Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 11

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16 ؍ جمادی الثانی 1438 ہجری قمری　　16 ؍ امان 1396 ہجری شمسی　　16 ؍ مارچ 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔
حضور انور نے 10 ؍ مارچ 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے اُن پر تکبر، ہلاکت کی راہوں سے ڈرو، خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ نمبر 12)

زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنا چاہئے، والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں

مربیان کو، انتظامی لحاظ سے جو بھی ان پر مقرر کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرنی ہے اور خاموش رہنا ہے تا کہ جماعت میں بے چینی پیدا نہ ہو

صدران اور امراء سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ مربیان کی عزت واحترام قائم کرنا ان کا کام ہے اور سب سے زیادہ مربی کی عزت واحترام کرنے والا صدر جماعت اور امیر جماعت کو ہونا چاہئے

نہ ہی صدر یا امیر کو اپنی مرضی چلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور نہ ہی مربیان کو اپنی رائے صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنا یا کروانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تعاون سے کام کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مورخہ 10 ؍ مارچ 2017، بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے جہاں سے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آ چکے ہیں اور آ رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں یہاں یو.کے کے جامعہ احمدیہ میں کینیڈا اور یو.کے کے جامعات کے پاس ہونے والے طلباء کی مشترکہ کنووکیشن تھی۔ یہ شاہد کی ڈگری لے کر اپنے آپ کو بطور مربی خدمت کے لئے پیش کرنے والے لوگ ہیں۔ ان کی اکثریت بلکہ تقریباً تمام ہی وہ ہیں جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ مغربی ممالک میں رہتے ہوئے جہاں دنیاداری اور دنیاوی چمک دمک عروج پر ہے، اپنے آپ کو وقف کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کے سپاہیوں میں شامل ہونے کے لئے پیش کرنا یقیناً ان کی سعادت مندی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا اظہار ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اس لئے اسے اللہ تعالیٰ کے فضل کا باعث سمجھنا چاہئے اور اس کے آگے جھکتے ہوئے اس کے فضل کی تلاش ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ میں نے کنووکیشن میں یہ بھی کہا تھا کہ جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنا چاہئے۔ والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ان کی ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو۔

واقفین نو بچوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ جامعات میں داخل ہوں اور جیسا کہ میں نے کہا اس کے لئے ان کے والدین کو تیار کرنا چاہئے۔ اس وقت میں میدان عمل میں آنے والے مربیان کے ذہنوں میں جو بعض سوالات آتے ہیں ان کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ مربیان کے یہ سوال ہوتے ہیں کہ ہمارے کاموں میں صدر جماعت کس حد تک دخل اندازی کر سکتا ہے ہماری کیا حدود ہیں اور ان کی کیا حدود ہیں؟ بعض دفعہ مربی ایک بات کو تربیت کے لحاظ سے بہتر سمجھتا ہے اور بہتر سمجھ کر جماعت میں رائج کرنے کی کوشش کرتا ہے تو صدر جماعت کہتا ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ اس کو اس طرح کرنا چاہئے۔ تو مربیان کو پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ انہوں نے انتظامی لحاظ سے جو بھی ان پر مقرر کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرنی ہے اور اپنی اطاعت کا نمونہ دکھانا ہے۔ اگر کوئی زیادتی کی بات ہے تو اپنے نیشنل امیر، صدر کو بتائیں یا مرکز میں بتائیں مجھے بھی لکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح صدران اور امراء سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ مربیان کی عزت واحترام قائم کرنا ان کا کام ہے اور کسی بھی جماعت میں سب سے زیادہ مربی کی عزت واحترام کرنے والا اور تعاون کے ساتھ اور مشورے کے ساتھ چلنے والا صدر جماعت اور امیر جماعت کو ہونا چاہئے اور اسی طرح باقی عہدیداران بھی اپنے اپنے دائرے میں مربی کے ساتھ تعاون کرنے والے ہوں اور مربی بھی کامل عاجزی اور تقویٰ کے ساتھ صدر جماعت یا امیر جماعت سے بھرپور تعاون کرے۔ مقصد تو ہمارا ایک ہے کہ افراد جماعت کی تعلیم وتربیت نظام جماعت کا احترام قائم کرنا خلافت سے وابستگی پیدا کرنا اور توحید کا قیام کرنا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا۔ اس میں حدود اور اختیارات کا کیا سوال ہے۔ آپس میں ایک ہو کر کام کرنا چاہئے اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس بنیادی ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے کہ وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ جماعت کی خدمت چاہے وہ کسی رنگ میں بھی کرنے کی توفیق مل رہی ہو اس سے بڑی اور کوئی نیکی نہیں ہے اور خدمت کے بجا لانے کے لئے تقویٰ بھی ضروری ہے۔ جماعت کی خدمت میں تو تقویٰ ہی ہے جو حقیقی اور مقبول خدمت کی توفیق دے سکتا ہے۔ یہ کام تو ہے ہی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کا۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ جہاں ذرا سا بھی صدر یا عہدیداران یا مربیان کے تعلقات میں کمی ہے یا کوئی ہلکا سا بھی شکوہ آپس میں پیدا ہوا ہے تو وہاں شیطان اندر گھسنے کی کوشش کرتا ہے اور نیکی اور تقویٰ کی جڑیں ہلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ کچھ مربی کے ہمدرد بن کر اسے کہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ صدر جماعت نے اچھا سلوک نہیں کیا اور کچھ لوگ صدر جماعت کو کہتے ہیں کہ مربی کو یہ رویہ نہیں اپنانا چاہئے تھا۔ نتیجۃً لوگوں میں پھر بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں۔

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اسلام کی خدمت اور اشاعت اب حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کے ذریعہ مقدر ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کے نقش قدم پر چلیں

اگر ہم تقویٰ پیدا کرلیں گے تو ہمیں وہ نور اور طاقتیں عطا ہوں گی جس کا کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کرسکتی

مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا، مومن جس قدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا، مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہوسکتا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23 دسمبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی آیت وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (113) کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا کہ ہم نے انسانوں اور جنّوں میں سے سرکشوں کو ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ ان میں سے بعض بعض کو ملمّع کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے وحی کرتے ہیں۔

سوال: آج کل کے سرکش علما جماعت احمدیہ کی مخالفت کس طرح کرتے ہیں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سرکش علماء دین کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں اور عوام الناس کو بھڑکاتے ہیں اور مختلف جگہوں پہ بعض لیڈر بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کی طرف ایسی باتیں منسوب کی جاتی ہیں جن کا کوئی وجود ہی نہیں۔

سوال: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اب احمدیوں پر سختی کی انتہا ہوگئی، اب ہمیں سختی کا جواب سختی سے دینا چاہئے۔ حضور انور نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب: حضور انور فرمایا، یہ جہالت کی باتیں ہیں اور انتہائی غلط سوچ ہے۔ یا تو ایسے لوگ جذبات میں آکر یہ بھول گئے ہیں کہ ہماری بنیادی تعلیم کیا ہے یا پھر ایسے لوگ ہمدرد بن کر جماعت میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جن ملکوں میں جو تکلیف میں ہیں، ان کی اکثریت تو صبر ہی کر رہی ہے اور جو دُور بیٹھے ہیں اور ظاہری تکلیفوں سے بچے ہوئے ہیں وہی زیادہ تر باتیں بھی کرتے ہیں۔ پس ان کو بھی چاہئے کہ اگر اپنے بھائیوں سے ہمدردی ہے تو اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑیں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے جماعتی ترقی کے لیے ہمیں بار بار کیا بات سمجھائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ نے سمجھایا ہے کہ جماعت کی ترقی اور دشمن کی تباہی دعاؤں سے ہونی ہے۔ اس لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ یہاں جذبات کو بھی مارنا ہوگا اور جانی و مالی نقصان کو بھی برداشت کرنا ہوگا۔

سوال: حضور انور نے مخالفین کے ظلم و بربریت کے مقابل پر احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، مخالفین کے ظلم اور بربریت کے مقابلہ پر ہم نے ظلم و بربریت نہیں دکھانی اور نہ ہی حکومتوں سے ہم نے ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ ہمارا مقابلہ دعاؤں کے ہتھیار سے ہے۔ ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دَر کو پکڑیں اور دعاؤں کی انتہا کردیں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے ہمارے فتح مند اور غالب آنے کی کیا راہ بیان فرمائی ہے؟

جواب: آپؑ فرماتے ہیں کہ ''سن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہوجانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنے خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہوجائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

سوال: پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک میں جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اگر جائز طور پر بھی اپنا دفاع کریں تو قانون بجائے ہمارا ساتھ دینے کے ظالم کا ساتھ دیتا ہے۔ مظلوم احمدی اسیران کی ضمانت بھی اس وجہ سے نہیں لی جاتی کہ عدالتیں مولوی کے سامنے بے بس ہیں۔ اکثر جج خوف سے اگلی تاریخیں دے دیتے ہیں اور فیصلہ نہیں کرتے۔ ملک میں فساد کرنا ہماری تعلیم نہیں ہے۔

سوال: دعا اور اسکی قبولیت کے درمیانی اوقات میں جو ابتلا آتے ہیں ان میں کیا سِرّ ہوتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ''دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ایسے ایسے ابتلا بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ ان میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔''

سوال: حضور انور نے ہمیں کن باتوں کا جائزہ لینے کی طرف توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا مَیں نے دعا کے وہ معیار حاصل کر لئے ہیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ کیا ہم دنیاوی اسباب کی طرف نظر رکھنے کی بجائے اپنی روح کو گدازش کے اس معیار پر لے گئے ہیں جہاں قبولیت دعا ہوتی ہے۔ ہمارا کام صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دامن کو پکڑے رکھنا ہے۔

سوال: اگر کوئی گالیاں دے تو اس پر ہمارا کیا ردّعمل ہونا چاہئے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں۔ اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔''

سوال: جو لوگ ابتلاؤں اور آزمائشوں کے وقت ثابت قدمی نہیں دکھاتے ان کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے کیا انذار فرمایا ہے؟

جواب: حضورؑ فرماتے ہیں، اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو وہ مجھ سے الگ ہوجائے...... جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتے۔ نہ مصیبت سے، نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور اُن کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔

سوال: بدظنی اور قطع تعلق کرنے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ نے کیا انذار فرمایا ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام فرماتے ہیں، یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مومنوں کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضورؑ فرماتے ہیں، مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ مومن جس قدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہوسکتا...... یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز مذہب و قوم ہر ایک سے نیکی کرو۔

سوال: حقیقی تقویٰ کی حضرت مسیح موعودؑ نے کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام فرماتے ہیں، حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہوسکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کی کیا وضاحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اگر ہماری باتوں میں عقل سے ہٹ کر صرف جوش ہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ ہمارے عمل اگر اسلامی تعلیم کے مطابق نہیں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ ہمارے قول و فعل میں اگر اللہ تعالیٰ کے نور کا اظہار نہیں تو ہمیں اپنے تقویٰ کی فکر کرنی چاہئے۔ نامساعد حالات میں اگر ہم زمانے کے امام کی بتائی ہوئی نصائح اور ہدایات پر عمل نہیں کر رہے تو ہم اس نور سے دُور چلے جائیں گے جو اس اطاعت کی وجہ سے ہمیں ملنا ہے۔

سوال: وہ کیا طریق ہے جسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے ملک بنائے گا اور زمینیں ہموار کرے گا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اگر ہمارے تقویٰ کے معیار اتنے بلند ہوچکے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا نور نظر آئے اور ہماری دعائیں گدازش کی اُن حدود کو چھو رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پھر ہمیں یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت قریب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارے لئے ملک بھی بنائے گا اور ہمارے لئے زمینیں بھی ہموار کرے گا انشاء اللہ۔

سوال: اس زمانے میں اسلام کی خدمت کس صورت میں ممکن ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اسلام کی خدمت اور اشاعت اب حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کے ذریعہ مقدر ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کے نقش قدم پر چلیں۔ اگر ہم تقویٰ پیدا کرلیں گے تو ہمیں وہ نور اور طاقتیں عطا ہوں گی جس کا کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کرسکتی۔

سوال: وہ لوگ جو ہر حال میں خدا سے تعلق قائم رکھتے ہیں ان کو حضرت مسیح موعودؑ نے کیا خوشخبری دی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا اگر...... ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہوجاؤ گے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی ترقی کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا، یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہوجائے گا۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہوجاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

خطبہ جمعہ

آ جکل جو دنیا کے حالات ہیں سب کے علم میں ہیں۔ ہر جگہ فساد اور فتنہ برپا ہے۔ اسلام مخالف قوتیں ان حالات کا ذمہ دار، جیسے کہ مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، مسلمانوں کو ٹھہراتی ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ بعض مسلمان گروہ اور تنظیمیں اسلام کے نام پر مسلمان ممالک میں بھی اور غیر مسلم ممالک میں بھی ایسی حرکات کر رہی ہیں جو ظلم و بربریت کے علاوہ کچھ نہیں اور اسلام کی تعلیم کا اس سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کے اندر یہ حالات پیدا کئے گئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کو نقصان عموماً خود غرض مسلمانوں اور منافقین نے ہی پہنچایا ہے جو اپنے مفادات کیلئے ایسی طاقتوں کا آلہ کار بنتے رہے ہیں۔ بہر حال دنیا کے عمومی حالات خراب ہیں۔ بعض مسلمانوں کے غلط عمل کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں کو اسلام کو بدنام کرنے کا خوب موقع مل رہا ہے تو ظاہر ہے ہم احمدی مسلمان بھی اس وجہ سے اسکا نشانہ بنتے ہیں

احمدی نہ صرف مسلمان ہونے کی حیثیت سے بلکہ مسلمان ممالک میں بھی احمدی ہونے کی حیثیت سے ان سختیوں سے گزر رہے ہیں
صرف اس لئے کہ ہم نے آنے والے منادی کو جو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آیا مان لیا
پاکستان میں تو ظالمانہ قانون کی وجہ سے مولوی کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے اور مولوی کے ڈر سے عدالتیں بھی انصاف نہ کرنے پر مجبور ہیں
لیکن اب الجزائر میں بھی عدالتوں نے یہی رویّے اپنا لئے ہیں کہ نام نہاد مولوی کے ڈر سے معصوم احمدیوں کو جیل میں غلط الزام لگا کر بھیجا جا رہا ہے

ہمارے پاس نہ دنیاوی حکومت ہے نہ ہی دنیاوی دولت اور تیل کا پیسہ ہے۔ ہاں ایک چیز ہے جس کی طرف دنیا کے ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہ ہے عبادات، صدقات اور استغفار کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔ یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لاتی ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے

انسان کے اندر بے شمار کمزوریاں ہوتی ہیں بسا اوقات ہم دنیاوی کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے اپنی عبادتوں کی ادائیگی کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ کوئی ذاتی مشکل آئے تو تھوڑے سے صدقے کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔ استغفار کی طرف توجہ کا جو حق ہے وہ ادا نہیں کرتے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو یہ چیز واضح ہو جائے گی کہ ہم میں سے اکثر یہ حق ادا نہیں کرتے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے اور اس کے رحم کو جوش دلانے والا اور دشمنوں اور مخالفین کی کوششوں کو ناکام و نامراد کرنے والا بننا ہے تو ہمیں ان باتوں کی طرف... بہر حال توجہ دینی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی بخشش کو حاصل کرنے والے ہیں

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے
عبادات کے قیام، کثرت سے توبہ و استغفار اور صدقات کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی خصوصی تاکید

مکرمہ سَعدَہ برتاوی صاحبہ اہلیہ مکرم مَرعی برتاوی صاحب آف سیریا کی وفات، مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24؍فروری 2017ء بمطابق 24 تبلیغ 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آ جکل جو دنیا کے حالات ہیں سب کے علم میں ہیں۔ ہر جگہ فساد اور فتنہ برپا ہے۔ اسلام مخالف قوتیں ان حالات کا ذمہ دار، جیسے کہ مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، مسلمانوں کو ٹھہراتی ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ بعض مسلمان گروہ اور تنظیمیں اسلام کے نام پر مسلمان ممالک میں بھی اور غیر مسلم ممالک میں بھی ایسی حرکات کر رہی ہیں جو ظلم و بربریت کے علاوہ کچھ نہیں اور اسلام کی تعلیم کا اس سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کے اندر یہ حالات پیدا کئے گئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کو نقصان عموماً خود غرض مسلمانوں اور منافقین نے ہی پہنچایا ہے جو اپنے مفادات کے لئے ایسی طاقتوں کا آلۂ کار بنتے رہے ہیں۔ بہر حال دنیا کے عمومی حالات خراب ہیں۔ بعض مسلمانوں کے غلط عمل کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں کو اسلام کو بدنام کرنے کا خوب موقع مل رہا ہے تو ظاہر ہے ہم احمدی مسلمان بھی اس وجہ سے اس کا نشانہ بنتے ہیں۔

گو ہمیں جاننے والے جانتے ہیں کہ احمدیت کی تعلیم اور عمل محبت پیار اور بھائی چارے کے علاوہ کچھ نہیں لیکن عام لوگ ہمیں بھی اسی طرح خیال کرتے ہیں جیسا کہ میڈیا نے عام تصور مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں پھیلایا ہوا ہے۔ بعض ملکوں کی قوم پرست تنظیمیں اور پارٹیاں کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتیں اور صرف منفی رویے اور سوچیں اور اس کے مطابق عمل پر ہی زور ہے۔ اس مخالفت کا جرمنی کے مشرقی حصہ میں بھی سامنا ہے اور ہالینڈ میں بھی جہاں عنقریب انتخابات ہونے والے ہیں۔ اسی طرح یورپ کے اَور ملکوں میں بھی رائٹسٹ (rightist) اب زور پکڑ رہے ہیں اور امریکہ کا حال تو سامنے ہی ہے اور پھر احمدی نہ صرف مسلمان ہونے کی حیثیت سے بلکہ مسلمان ممالک میں بھی احمدی ہونے کی حیثیت سے ان سختیوں سے گزر رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ہم نے آنے والے منادی کو جو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آیا مان لیا۔ پاکستان میں تو ظالمانہ قانون کی وجہ سے مولوی کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے اور مولوی کے ڈر سے عدالتیں بھی انصاف نہ کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن اب الجزائر میں بھی عدالتوں نے یہی رویّے اپنا لئے ہیں کہ نام نہاد مولوی کے ڈر سے معصوم احمدیوں کو غلط الزام لگا کر جیل میں بھیجا جا رہا ہے۔ اس وقت بھی وہاں سولہ احمدی احمدیت کی وجہ سے جیل کی سزا کاٹ رہے ہیں تو ایسے میں ایک احمدی کو کیا کرنا چاہئے؟

ہمارے پاس نہ دنیاوی حکومت ہے نہ ہی دنیاوی دولت اور تیل کا پیسہ ہے۔ ہاں ایک چیز ہے جس کی طرف دنیا کے ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہ ہے عبادات، صدقات اور استغفار کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔ یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لاتی ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے۔ عبادات کی طرف اور خاص طور پر نمازوں کی ادائیگی کی طرف میں گزشتہ خطبات میں توجہ دلا چکا ہوں۔ آج صدقات اور استغفار کے حوالے سے زیادہ بات کروں گا کہ یہ خدا تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ انسان کے اندر بے شمار کمزوریاں ہوتی ہیں بسا اوقات ہم دنیاوی کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے اپنی عبادتوں کی ادائیگی کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ کوئی ذاتی مشکل آئے تو تھوڑے سے صدقے کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔ استغفار کی طرف توجہ کا جو حق ہے وہ ادا نہیں کرتے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو یہ چیز واضح ہو جائے گی کہ ہم میں سے اکثر یہ حق ادا نہیں کرتے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے اور اس کے رحم کو جوش دلانے والا اور دشمنوں اور مخالفین کی کوششوں کو ناکام و نامراد کرنے والا بننا ہے تو ہمیں ان باتوں کی طرف بہر حال توجہ دینی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی بخشش کو حاصل کرنے والے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں توبہ اور استغفار اور صدقات قبول کرتا ہوں تو یہ اس لئے کہ تم توبہ اور استغفار کی طرف توجہ دو تا کہ تمہاری مشکلات دور کروں۔ تمہاری بے چینیاں دور کروں۔ تمہیں اپنے قریب کروں۔

تمہارے گزشتہ گناہوں کو معاف کروں۔ تمہیں صحیح عبد بننے کی توفیق عطا کروں۔ تم پر اپنا رحم کروں۔ جیسا کہ اس آیت میں بھی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَیَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ۔(التوبۃ:104) یعنی کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

صدقہ اور دعا کی اہمیت اور تعلق کے بارے میں ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ’’صدقہ۔ صِدق سے لیا گیا ہے۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ خدا سے صِدق رکھتا ہے‘‘۔ سچائی کا تعلق رکھتا ہے۔ ’’دوسرا دعا۔‘‘ فرمایا کہ ’’دعا کے ساتھ قلب پر سوز وگداز اور رقت پیدا ہوتی ہے‘‘۔ (دعا وہ ہے جو دل میں سوز اور رقت پیدا کرے۔) ’’دعا میں ایک قربانی ہے۔ صدق اور دعا اگر یہ دو باتیں میسر آ جائیں تو اکسیر ہے‘‘۔ اگر یہ دونوں باتیں میسر آ جائیں تو ایک کامیاب علاج ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 88-87 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس استغفار بھی دعا ہی ہے اور جب انسان اپنے گناہوں سے اور اپنی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کرتا ہے تو ایک رقّت اور جوش پیدا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ دل میں ایک درد پیدا ہونا چاہئے۔ صرف منہ سے اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ کہنے اور توجہ اللہ تعالیٰ کی بجائے کہیں اور رہنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور صدقات کو جو بے چینی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے۔ اور جب بندہ یہ عہد بھی کرتا ہے کہ آئندہ میں اپنی کمزوریوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کا رحم جذب کرنے کی کوشش کرے تو پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہمیں یہ خوشخبری بھی دی، دعاؤں اور صدقات کو قبول کرنے کی مزید وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ میرے بندوں کو بتا دو کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دو قدم چل کر آتا ہوں۔ اگر میرا بندہ تیز چل کر میری طرف آتا ہے تو مَیں دوڑ کر آتا ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب التوحید باب یحذرکم اللہ نفسہ حدیث 7405) پس اللہ تعالیٰ کے رحم کی کوئی انتہا نہیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا حیا والا ہے۔ بڑا سخی ہے۔ بڑا کریم ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی ہاتھ اور نا کام واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب ان اللہ حی ...... الخ حدیث 3556)

ہاں یہ ہوسکتا ہے جس طرح بندہ نتائج مانگتا ہے یا نتائج کی خواہش رکھتا ہے ضروری نہیں کہ اسی طرح اور اسی وقت اس کے نتائج ظاہر ہو جائیں۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت کچھ عرصہ بعد اور کسی اَور رنگ میں ان دعاؤں اور صدقات کے نتائج ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں۔ کبھی اسی طرح فوری طور پر نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔

پس یہ کامل ایمان ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے جو فرمایا کہ مَیں دعاؤں کو سنتا ہوں۔ مَیں استغفار قبول کرتا ہوں۔ مَیں صدقات قبول کرتا ہوں یعنی جب انسان اپنے گناہوں سے معافی مانگ رہا ہو اور آئندہ گناہوں اور کمزوریوں سے بچنے کا عہد بھی کر رہا ہو اور بھرپور کوشش بھی کر رہا ہو تو وہ اس کو قبول کرتا ہے اور ہر قسم کی پریشانیوں اور مشکلات سے نکالتا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو حال جانتا ہے اس لئے ہمارے دکھاوے کے عمل اس کے ہاں قبول نہیں ہوتے اور خالص ہو کر عمل کئے جائیں تو وہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پھر بغیر نتیجہ یا اجر کے نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ تو اس قدر مہربان ہے اور اپنے بندوں پر اس کی مہربانی کا یہ حال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اتنی کشائش نہ رکھتے ہوں کہ صدقہ دے سکیں تو معروف باتوں پر عمل کرنا اور بری باتوں سے رکنا ہی ان کو صدقہ کا ثواب دے دے گا۔

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب علی کل مسلم صدقۃ ...... الخ حدیث 1445)

ان کی عبادتیں اور استغفار اور نیک عمل جو دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں وہ جہاں عبادتوں اور استغفار کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں گی وہاں وہ نیک عمل صدقات کا ثواب بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ ایک صاحب حیثیت شخص صدقات دے کر جو ثواب کما رہا ہوگا تو ایک غریب شخص اپنی نیک نیت کی وجہ سے بشرطیکہ وہ باقی احکامات پر عمل کر رہا ہے صدقات کا بھی برابر کا ثواب کما رہا ہوگا۔

پس ایسے پیار کرنے والے خدا کا کس کس طرح ہمیں شکر ادا کرنا چاہئے جس نے نہ صرف ہمیں اپنی کمزوریوں سے بچنے کے طریق سکھائے بلکہ یہ بھی فرما دیا کہ مَیں تمہارے ان عملوں کو جو تم کمزوریوں اور گناہوں سے بچنے کے لئے کرتے ہو قبول کرتے ہوئے تمہیں مشکلات اور مصائب سے بھی نجات دوں گا۔ پس مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اپنی دعاؤں کو خالص کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ استغفار پر زور دیں۔ جماعتی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی صدقہ اور خیرات کی طرف توجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدقہ اور استغفار کے مضمون کی گہرائی کو بیان کرتے ہوئے بہت سارے مختلف مواقع پر ارشادات فرمائے ہیں جن میں سے چند ایک میں بیان کرتا ہوں۔

استغفار کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں‘‘ (جو گناہ ہم کر چکے ہیں) ’’ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں‘‘ (جن کا امکان ہے کہ ہو سکتے ہیں یا جس کی طاقتیں انسان میں موجود ہیں کہ وہ طاقتیں گناہ کی طرف لے جاسکتی ہیں) ’’ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے‘‘۔ (وہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں۔ یہ استغفار ہے) ’’اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں‘‘۔ (یعنی گزشتہ گناہوں کی معافی بھی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے استغفار ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے اور وہ ہمیں اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا رہے۔) فرمایا کہ ’’یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب وملّت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات وخیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزولِ عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا۔ پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 299۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ابھی تو یہ چھوٹی سی مشکلات ہیں لیکن یہ چھوٹی چھوٹی مشکلات ہمیں سامنے نظر آ رہی ہیں۔ جس طرف دنیا جا رہی ہے، جس طرح انسان بے لگام ہو رہا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سامان ہو رہے ہیں تو انسان اس تباہی کی طرف جا رہا ہے جو انسان کے اپنے ہاتھوں سے ہونی ہے۔ یہ دنیا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکا رہی ہے۔ پس ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والوں کا یہ کام ہے کہ جہاں ہم اپنے آپ کو بد اثرات سے بچانے کے لئے توبہ اور استغفار پر زور دیں وہاں عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے۔

پھر استغفار کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ: ’’جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ اَلۡحَیُّ اور اَلۡقَیُّوۡمُ۔ اَلۡحَیُّ کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ اَلۡقَیُّوۡمُ خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہیں دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حَیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ہے۔ اور اَلۡقَیُّوۡمُ چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے۔ اس کو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔‘‘ (حَیّ کا فرمایا کہ) ’’حَیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اس کے مر جانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ سے اگر گناہوں سے بچنے کی طاقت طلب کرتے رہیں، اس کی عبادتوں کے لئے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہ طاقت طلب کرنا جو ہے فرمایا یہی استغفار ہے۔) فرمایا کہ ’’اصل حقیقت تو استغفار کی یہ ہے۔ پھر اس کو وسیع کر کے اُن لوگوں کے لئے کیا گیا کہ جو گناہ کرتے ہیں کہ ان کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھا جاوے۔ لیکن اصل یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں سے بچایا جاوے۔‘‘ فرمایا کہ ’’پس جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 217۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور توبہ و استغفار کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’انسان بہت بڑے کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔‘‘ اس سے پہلے آپ نے اس کام کی تفصیل یہ بیان فرمائی کہ انسان اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ یہ بہت بڑا کام ہے انسان کے لئے کہ اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ سے صلح کرے۔ اسکو ناراض نہ کرے اور پتا کرے کہ کس غرض کے لئے دنیا میں آیا ہے۔ انسان کو یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ کس غرض کیلئے دنیا میں آیا ہے اور یہ غرض جیسا کہ ہم جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بیان بھی فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ بہرحال پھر آپ فرماتے ہیں) ’’بہت بڑے کام کے لئے بھیجا گیا ہے لیکن جب وقت آتا ہے اور وہ اس کام کو پورا نہیں کرتا تو خدا پھر اس کا تمام کام کر دیتا ہے۔ خادم کو ہی دیکھ لو کہ جب وہ ٹھیک کام نہیں کرتا تو آقا اس کو الگ کر دیتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ اس وجود کو کیونکر قائم رکھے جو اپنے فرض کو ادا نہیں کرتا‘‘۔ آپ مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ہمارے مرزا صاحب‘‘ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد مرحوم ومغفور) ’’پچاس برس تک علاج

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کرتے رہے۔ انکا قول تھا کہ ان کو کوئی حُکمی نسخہ نہیں ملا۔ سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اِذن کے بغیر ہر ایک ذرّہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہوسکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’توبہ و استغفار بہت کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ خدا نے یہی فرمایا ہے کہ دعا قبول کروں گا اور کبھی کہا کہ میری قضاء وقدر مانو‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ) ’’اسلئے مَیں تو جب تک اِذن نہ ہولے کم امید قبولیت کی کرتا ہوں۔ بندہ نہایت ہی ناتواں اور بے بس ہے۔ پس خدا کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 319۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر نگاہ رکھنے کے لئے ہر وقت خدا تعالیٰ پر نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے، اس سے جُڑے رہنے کی ضرورت ہے۔ توبہ و استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ رونا اور صدقات فردِ قرار دادِ جرم کو ردّ کر دیتے ہیں، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یونس کی قوم گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔‘‘ فرمایا کہ ’’میری سمجھ میں محاتبت مغاضبت کو کہتے ہیں‘‘ (یعنی آپس میں غضبناک ہونا اور ایک دوسرے سے غصہ کرنا یا کسی بات پر غصہ کرنا۔) فرمایا میری سمجھ میں تو محاتبت مغاضبت یعنی اس غصہ کے اظہار کو اور ناراضگی کو کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’اور حُوت مچھلی کو کہتے ہیں اور نُون تیزی کو بھی کہتے ہیں اور مچھلی کو بھی۔ پس حضرت یونسؑ کی وہ حالت ایک مغاضبت کی تھی۔‘‘ (غصہ کی حالت تھی۔) ’’اصل یوں ہے کہ عذاب کے ٹل جانے سے ان کو شکوہ اور شکایت کا خیال گزرا کہ پیشگوئی اور دعایوں ہی رائیگاں گئی اور یہ بھی خیال گزرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی۔ پس یہی مغاضبت کی حالت تھی‘‘۔ فرمایا کہ ’’اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات فردِ قرار دادِ جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرتے ہیں‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ اسلئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل وقال سے کچھ نہیں بنتا جبتک کہ عملی رنگ میں لاکر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے‘‘۔ فرمایا کہ ’’صدقہ اس کو اسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔ حضرت یونسؑ کے حالات میں دُرّ منثور میں لکھا ہے کہ آپ نے کہا کہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ جب تیرے سامنے کوئی آوے گا۔ تجھے رحم آجائے گا‘‘۔ اللہ تعالیٰ کو رحم آجائے گا۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 238-237۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جس کی تفصیل اخبار البدر میں چھپی ہے کہ بعض لوگ باہر سے آئے۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما ہوئے تو اخبار والے لکھتے ہیں کہ ’’بعد ادائیگی جمعہ گرد و نواح کے لوگوں نے بیعت کی اور حضرت اقدس نے ان کے لئے ایک مختصر تقریر نماز روزہ کی پابندی اور ہر ایک ظلم وغیرہ سے بچنے پر فرمائی کہ اپنے گھروں میں عورتوں، لڑکیوں اور لڑکوں سب کو نیکی کی نصیحت کریں اور جیسے درختوں اور کھیتوں کو اگر پورا پانی نہ دیا جائے تو وہ پھل نہیں لاتے۔ اسی طرح جب تک نیکی کا پانی دل کو نہ دیا جائے تو وہ بھی انسان کے لئے کسی کام کا نہیں ہوتا‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ نیکیوں کے ذکر گھروں میں چلتے رہنے چاہئیں تاکہ دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے۔ استغفار کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے باقی نیک اعمال کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے اور یہی پانی ہے جس سے نیکی کا پودا پروان چڑھتا ہے۔ ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ آپ نے ’’ہنسی اور ٹھٹھے کی مجلسوں سے پرہیز (کرنے) کی تاکید فرمائی۔ انبیاء کی وصیت یاد دلائی کہ صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اگر پیسہ نہ ہو تو ایک بوکا (ڈول) پانی کا کسی کو بھر دو۔‘‘ (یعنی کنوئیں میں سے ڈول ڈالتے ہیں، ڈول ڈال کے پانی بھر دو) ’’یہ بھی صدقہ ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اپنے مال اور بدن سے کسی کی خدمت کر دینی یہ بھی صدقہ ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 82-81۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے عبادتوں کی پابندی جہاں ضروری ہے وہاں ہر قسم کے ظلم و زیادتی سے بچنا بھی ضروری ہے اور لوگوں کے کام آنا بھی ضروری ہے۔ گھروں میں بجائے زیادہ وقت دنیاوی شغلوں میں گزارنے کے نیکی کی باتیں کرنے کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ ایسی مجلسوں سے بچنے کی ضرورت ہے جہاں صرف ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہو۔ دوسروں کا مذاق اڑایا جا رہا ہو اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ معروف باتیں ہیں جو صدقہ ہیں۔ لوگوں کے کام آنا بھی صدقہ ہے۔ جو لوگوں کی مشکلات کو دور کرتا ہے وہ بھی صدقہ دیتا ہے۔ پس اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ صدقہ خیرات کے ساتھ بَلا ٹل جاتی ہے اور بَلا کے آنے کے متعلق خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیشگوئی ہے۔ پس صدقہ و خیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیشگوئی بھی ٹل سکتی ہے‘‘۔ فرمایا ’’ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کے قائل ہیں کہ صدقات سے بَلا ٹل جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 227۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر بلا ایسی شئے ہے کہ وہ ٹل نہیں سکتی تو پھر صدقہ و خیرات سب عبث ہو جاتے ہیں۔‘‘ پس اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میں صدقات قبول کرتا ہوں تو وہ ایسی صورت میں بھی قبول کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے جس کے بارے میں وہ بعض اوقات اپنے انبیاء اور فرستادوں کے ذریعہ سے بتا بھی دیتا ہے کہ ایسا ہوگا۔ انذار کی پیشگوئی بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ یونس کی قوم کے بارے میں تھا اور اس کی قوم دعا اور صدقہ اور رونے دھونے سے بچ گئی اور جو تباہی کی پیشگوئی تھی وہ ٹل گئی۔ پس جب انبیاء کی کی گئی پیشگوئیاں بھی صدقہ و خیرات سے ٹل سکتی ہیں تو پھر جو مشکلات انسان کے اپنے عملوں کے نتیجہ میں سامنے آتی ہیں، خدا تعالیٰ کو بھولنے کے نتیجہ میں سامنے آتی ہیں وہ کیوں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے، استغفار اور توبہ کرنے سے اور صدقات کرنے سے نہیں ٹل سکتیں۔ یقیناً ٹل سکتی ہیں بشرطیکہ ہمارا رونا دھونا، دعا کرنا، صدقات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے۔ (سنن الترمذی کتاب الزکاۃ باب ما جاء فی فضل الصدقۃ حدیث 664)

پھر فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی توفیق ہو۔

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ......الخ حدیث 1417)

اور پہلے ہم آپ کا یہ فرمان بھی سن چکے ہیں کہ اچھی باتوں، نیک باتوں پر عمل کرنا اور بری باتوں سے رکنا بھی صدقہ ہے۔ پس ان باتوں کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے، جس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ استغفار اور دعاؤں کی طرف توجہ بھی انتہائی ضروری ہے۔ دل سے نکلی ہوئی استغفار آئندہ گناہوں سے بھی بچاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رحم کو بھی جوش میں لاتی ہے اور اس کا قرب بھی دلاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے باب دعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے اس میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت طلب کرنا محبوب ہے‘‘۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب من فتح منکم باب الدعاء ......الخ حدیث 3548)۔ اللہ تعالیٰ کی عافیت طلب کی جائے۔ اس کی پناہ میں آیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آچکا ہو اور اس کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے۔ فرمایا کہ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 357 مسند معاذ بن جبلؓ حدیث 22394 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔ توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں‘‘۔ (جس نے سچی توبہ کی۔ استغفار کیا۔ اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگی۔ آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کیا۔ اس طرح ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔) فرمایا کہ ’’جس کو معلوم ہی نہیں کہ مَیں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو‘‘۔ (پتا ہونا چاہئے ہم کیا کر رہے ہیں، ہمارا ہر عمل کیسا ہے۔) فرمایا کہ ’’اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 230۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ دعا کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے ہوں۔ استغفار کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اپنے پچھلے گناہوں کی بخشش اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے طلب کرنے والے ہوں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کر کے پھر اس کی بھرپور کوشش کرنے والے ہوں۔ بلاؤں کو دور کرنے کے لئے ایسے صدقات ادا کرنے والے ہوں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے۔ دشمن اور ہر مخالف کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے اور ان کے حملے ان پر الٹائے۔ ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے ان بندوں میں شمار ہوں جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے ہم وارث ہوں اور ان سے حصہ لینے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ سعدہ برتاوی صاحبہ کا ہے۔ مَرعی برتاوی صاحب کی اہلیہ۔ حوش عرب دمشق میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کے گھر میں ہیٹنگ کے لئے استعمال ہونے والی گیس کے لِیک (Leak) ہونے کی وجہ سے آگ لگنے پر یہ شدید جھلس گئیں اور ہسپتال لے جایا گیا جہاں علاج کے

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 / اکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 / ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

نتیجہ میں طبیعت بہتر ہوگئی تھی۔ اس واقعہ پر انہوں نے بڑے صبر کا مظاہرہ کیا۔ حمد و شکر میں مصروف رہیں اور سب سے کہتی تھیں کہ وہ خدا کی تقدیر پر راضی ہیں۔ لیکن چار دن کے بعد ڈاکٹر کے مطابق انہیں ایک ہارٹ اٹیک ہوا جسے وہ برداشت نہیں کرسکیں اور 10 / جنوری 2017ء کو ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ نے اپنے خاوند کے بعد 2004ء میں بیعت کی تھی لیکن اخلاص و وفا میں اپنے خاوند اور بچوں سے بہت آگے تھیں۔ ان کے خاوند مکرم مَرعی صاحب بیان کرتے ہیں کہ بیعت کے کچھ عرصہ بعد حاملہ ہوئیں اور حمل کے دوران ایک دن سیڑھیوں سے گر گئیں اور خطرہ تھا کہ حمل ضائع نہ ہوگیا ہو۔ رات کو سوئیں تو خواب دیکھا کہ کوئی شخص آسمان سے آواز دیتا ہے کہ ڈرو مت، اللہ اس جنین کی حفاظت کرے گا اور اس پر فیصلہ کیا گیا کہ اگر بیٹا ہوا تو اس کا نام احمد رکھیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ پھر جب اس بچے کی عمر چھ سال تھی تو اسی قسم کا خواب دیکھا کہ آسمان سے آواز آتی ہے کہ اللہ اس بچے کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اسکے بعد ایک دن اس بچے کے ساتھ ہائی وے (Highway) کے کنارے پر چل رہی تھی کہ اچانک اس بچے نے ہاتھ چھڑایا اور سڑک پار کرنے لگا۔ اس پر انہوں نے اپنا سر پکڑا اور آنکھیں بند کرلیں۔ جب آنکھیں کھولیں تو ان کا بچہ بالکل ٹھیک ٹھاک سڑک کی دوسری طرف پہنچ چکا تھا اور ہاتھ ہلا رہا تھا۔ اس پر انہیں اپنی وہ خواب یاد آ گئی۔ ان کے میاں بیان کرتے ہیں کہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والی تھیں۔ جب بھی مجھے کسی کے ساتھ کوئی نیکی کرنے کا خیال آتا اور میں کہتا کہ میں اہلیہ کو بتاؤں گا کہ ہمیں ایسا کرنا چاہئے تو وہ بتاتی کہ مجھے بھی یہی خیال آیا تھا اور میں نے اس یقین سے اس پر عمل کردیا ہے کہ آپ مخالفت نہیں کریں گے بلکہ حوصلہ افزائی کریں گے۔ خاوند ابھی سوچ رہا ہوتا تھا اور یہ نیکی کر چکی ہوتی تھیں۔ خاوند کہتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات سے شاید ہی کوئی ہفتہ خالی گزرا ہو۔

جرمنی میں آپ کے داماد مصعب شُوَیرِی صاحب کہتے ہیں کہ بہت نیک سیرت اور سادہ لوح خاتون تھیں۔ کسی سے دشمنی نہ تھی۔ بہت سخاوت کرنے والی تھیں۔ ان کے خاوند کی 2009ء سے 2013ء تک کی گرفتاری کے دوران انہوں نے بہت محنت کرکے بچوں کا پیٹ پالا اور سب کو سنبھالا اور گزشتہ قرض بھی ادا کئے۔ ہر کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ سب سے محبت اور پیار سے پیش آتیں۔ چندے ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ ان کی تدفین دمشق کے علاقے حوش عرب میں ہوئی ہے جہاں تدفین سے قبل احمدیوں اور غیر احمدیوں نے الگ الگ جنازہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی نسلوں کو بھی جماعت اور خلافت سے پختہ تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆......☆

ولادت و اعلان دعا

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم مولوی سید سعید الدین احمد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2/فروری 2017 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام سیدہ دانیہ احمد تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ مکرم نور محمد شاہ صاحب ساکن بھدرک (اُڈیشہ) کی نواسی ہے۔ قارئین بدر سے بچی کی صحت و تندرستی، درازی عمر، نیک، صالحہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید کلیم الدین احمد، مربی و قاضی سلسلہ دار القضاء قادیان)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

نتیجہ انعامی مقالہ نظارت تعلیم قادیان

سال 17-2016 کیلئے نظارت تعلیم قادیان کی جانب سے ''اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے'' انعامی مقالے کا عنوان دیا گیا تھا جس میں 20 طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ اوّل، دوم، سوم اور خصوصی انعامات حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے مبارک کرے آمین۔

پوزیشن	نام مقالہ نویس
اوّل	مکرم وسیم احمد عظیم صاحب (قادیان)
دوم	مکرم سید نعیم احمد کاشف صاحب (قادیان)
سوم	مکرمہ انیس فاطمہ صاحبہ عبد الصمد (عثمان آباد، مہاراشٹر)
خصوصی	مکرمہ سیدہ سعدیہ حمید صاحبہ (بنگلور، کرناٹک)
خصوصی	مکرمہ سیدہ مبشرہ شکیل صاحبہ (حیدر آباد، تلنگانہ)
خصوصی	مکرمہ خان منصورہ فرحت مجیب اللہ (عثمان آباد، مہاراشٹر)
خصوصی	مکرم افتخار الرحمن (قادیان)

(ناظر تعلیم قادیان)

ضروری اعلان برائے وقف نو

سیّدنا حضور انور کی ہدایت کے مطابق اب ہندوستان کے واقفین نَو کی منظوری کے خطوط اور حوالہ نمبر لندن سے شعبہ وقف نو بھارت میں موصول ہو رہے ہیں۔ بعدۂ شعبہ وقف نو بھارت منظوری کے خطوط اور حوالہ نمبر والدین تک پہنچانے کی کارروائی کررہا ہے۔ لہٰذا وہ والدین جو اپنے بچے کو تحریک وقف نو میں شامل کرنا چاہتے ہیں اپنی درخواست براہِ راست سیّدنا حضور انور کی خدمت میں مکمل ایڈریس کے ساتھ فیکس کیا کریں اور اسکی اطلاع بذریعہ فون یا ای میل دفتر وقف نو بھارت میں کرکے اپنا ای میل آئی ڈی اور ایڈریس نوٹ کروادیا کریں تاکہ لندن سے منظوری کا خط اور حوالہ نمبر کیلئے فارم آنے پر شعبہ وقف نو بھارت والدین تک منظوری اور فارم جلد بھجوا سکے۔ اسی طرح حوالہ نمبر جاری کروانے کیلئے بھی جملہ خط و کتابت شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے کی جائے۔ براہِ راست شعبہ وقف نو لندن کو میل نہ بھجوائی جائے۔ جملہ سیکرٹریان وقف نو اور والدین اس ہدایت کی پابندی کریں۔ بچے کی پیدائش کے بعد فارم تاخیر سے بھجوانے کی صورت میں بچہ تحریک وقف نو میں شامل نہیں ہو پائے گا۔ لہٰذا والدین پیدائش کے بعد حوالہ نمبر جاری کروانے کیلئے فارم جلد سے جلد دفتر وقف نو بھارت کے درج ذیل ایڈریس پر بذریعہ پوسٹ یا E.Mail بھجوائیں۔

OFFICE WAQF-E-NAU INDIA (Nazarat Taleem)
Qadian-143516, Dist. Gurdaspur, Punjab
Office : 01872-500975 Mobile : 9988991775
E.Mail : qdnwaqfenau@gmail.com

(انچارج شعبہ وقف نو بھارت)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

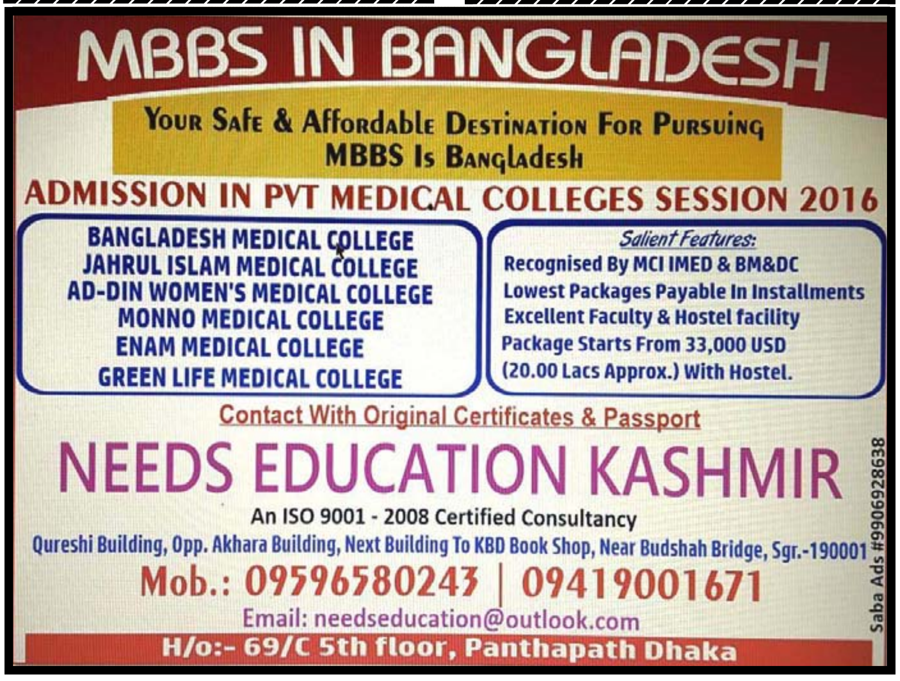

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

مَصَالِحُ العَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

جلسہ سالانہ قادیان 2016ء میں عرب احباب کی شرکت (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے جلسہ سالانہ قادیان 2016ء میں عرب احباب کی شرکت کے حوالے سے چند امور کا تذکرہ کیا تھا۔ اس قسط میں اس سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے دوعرب بہنوں کے اس بارہ میں تأثرات نقل کرتے ہیں۔

ناروے میں مقیم ہماری ایک عراقی کردی بہن محترمہ بریفان سعید صاحبہ نے 2011ء میں بیعت کی تھی اورامسال یہ پہلی بار قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائی تھیں۔ وہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

قادیان کی بستی کی زیارت سے پہلے ہی اس کے بارہ میں میرے جذبات واحساسات اس قدر غیر معمولی تھے کہ میں سمجھتی تھی کہ میں ان کو قلمبند کرنے سے قاصر رہوں گی لیکن جب قادیان کی بستی اور یہاں کے مقامات مقدسہ کی زیارت نصیب ہوئی تو محسوس کیا کہ یہاں پر گزرے جانے والے دنوں کی یادوں کے بارہ میں لکھنا تو اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

اس بستی کی فضاؤں میں کچھ ایسا امن وامان اور ایسی راحت وسکینت پھیلی ہوئی ہے جسے محسوس کیا جاسکتا ہے، الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ میں کچھ دیر کیلئے اس احساس میں اس قدر کھوئی کہ دنیا ومافیہا سے بے خبر ہوگئی اور میں نے بے اختیار ہوکر کہا کہ کاش میں ہمیشہ کے لئے یہیں رہ جاؤں۔

قادیان پہنچتے ہی میں نے سیدی وحبیبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضری دی، آپؑ کو سیدنا ومولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا اور بہت دیر تک وہاں دعائیں کرنے کے بعد ٹکٹکی باندھ کر اس مبارک مزار کو دیکھتی رہی۔ وہاں سے لوٹنے کو دل ہی نہیں چاہتا تھا۔

اَلدَّار کی زیارت اوردعا

پھر ہم دارالمسیح کی زیارت کیلئے گئے۔ اس کے بیرونی دروازے سے داخل ہوتے وقت میرے ذہن میں حضور علیہ السلام کا یہ الہام آرہا تھا: إِنِّي أُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ إِلَّا الَّذِينَ عَلَوْا مِنِ اسْتِكْبَار اور میرے دل سے دعا نکل رہی تھی کہ خدایا ہمیں بھی اس الہام میں دیئے گئے وعدۂ حفاظت کے حصار میں داخل فرمالے۔ اس وقت میرا دل چاہتا تھا کہ اس گھر کے درودیوار کے بوسے لوں جن کے درمیان خدا کے مسیح نے اپنی زندگی گزاری۔ ان مقامات کی زیارت کے دوران آپؑ کی سیرت کے واقعات میری آنکھوں کے سامنے آتے جارہے تھے اور میں تصورات اور احساسات کی ایک عجیب دنیا میں پہنچ چکی تھی۔ یہ تمام حالت پُرسوز دعاؤں میں ڈھل رہی تھی اور الحمد للہ کہ ان مقدس مقامات کی زیارت کے دوران ہر مقام پر ہمیں نوافل ادا کرنے اور پُرسوز دعاؤں کی توفیق بھی مل گئی۔

چند روز قبل ہی قادیان سے عربی زبان میں دعا کے موضوع پر نہایت خوبصورت اور پُرتاثیر پروگرام پیش کیا گیا تھا اور ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور طریقِ دعا کا طبیعت پر بہت گہرا اثر تھا۔ آپؑ کے اَلدَّار اور مقامات کی زیارت کے دوران مجھے اپنے اہل واقارب کا بھی بہت خیال آیا اور میں نے ان کے لئے بھی بہت دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت دے تا وہ اس روحانی چشمہ سے اپنی پیاسی روحوں کو سیراب کرکے نئی زندگی پاجائیں۔

مجاہدہ صحابیہ کی قبر پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضری کے دو دن بعد میں نے بہشتی مقبرہ کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس دوران جہاں مختلف صحابہ اور جماعت کے علماء وبزرگان کی قبور پر کھڑے ہونے اور دعائیں کرنے کا موقعہ ملا وہاں میں ایک ایسی قبر کی تلاش میں بھی کامیاب ہوگئی جس کی جگہ دیکھنے کی میرے دل میں بڑی خواہش تھی۔ یہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کی والدہ ماجدہ کی قبر تھی۔ جس کے بارہ میں انہوں نے لکھا تھا کہ: ''والد صاحب کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ اگر ممکن ہو تو اُن کے قریب قریب میری قبر کی جگہ مقرر فرما دیں۔ حضور نے فرمایا کہ عام طور پر ایسا کرنا تو پسندیدہ نہیں لیکن استثنائی صورت میں ایسا ہوسکتا ہے۔ چنانچہ حضور نے والد صاحب کی قبر کے دائیں طرف والدہ صاحبہ کے لئے جگہ مقرر فرمادی۔ لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ جب حضرت تائی صاحبہ فوت ہوئیں تو انہیں اس جگہ دفن کردیا گیا۔ والدہ صاحبہ نے جب حضرت صاحب کی خدمت میں اس امر کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ مقبرہ بہشتی کے منتظمین کے سہو سے ایسا ہوگیا ہے۔ اب ہم نے اور جگہ آپ کے لئے تجویز کردی ہے۔ یہ ہے تو اسی قطعہ میں، لیکن چوہدری صاحب کے پاؤں کی طرف ہے۔ والدہ صاحبہ نے عرض کی: حضور میں ہوں بھی ان کے پاؤں کی جگہ کے ہی لائق۔ لیکن اب ایسا انتظام فرمایئے کہ پھر میری جگہ کسی اور کو نہ مل جائے۔ حضورؓ نے فرمایا اب ہم نے مقبرہ بہشتی کے محکمہ کو ہدایت دے دی ہے کہ وہ اپنے رجسٹروں میں اس کا اندراج کردیں اور اخبار میں اعلان بھی کرادیا جائے گا۔'' (میری والدہ، صفحہ 64 تا 65)

جب سے میں نے یہ پڑھا تھا اس مجاہدہ صحابیہ کی قبر کی جگہ دیکھنے اور اس کے لئے دعا کرنے کی شدید خواہش تھی جسے اللہ تعالیٰ نے پورا فرمادیا۔

ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر

ہم نے ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر بھی اختیار کیا اور اس مقام کی زیارت کی توفیق ملی جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلّہ کشی کی تھی اور جہاں اپنے اصحاب سے پہلی بیعت لی تھی۔ اگرچہ ان دونوں مقامات پر وسیع پیمانے پر تعمیری کام جاری تھا اس کے باوجود بوقتِ زیارت اس مقام کی روحانی تاثیر اور برکت کا احساس نمایاں تھا اور میرا تصور مجھے زمانے کی حدوں کو عبور کرواتے ہوئے ان ایام اور لمحات کی جانب لئے جارہا تھا جن میں حضور علیہ السلام نے ان مقامات پر قیام فرمایا تھا۔

اخوّت ومحبت کے رشتے اوردعائیں

قادیان کی ناقابل فراموش باتوں میں سے ایک وہاں کے رہائشی احمدی احباب ہیں جن سے ملتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے ہمارے مابین یہ محبت اور اخوت کا تعلق صدیوں پرانا ہے۔ یہ پیارے لوگ اپنے محدود وسائل کے باوجود مسکراتے چہروں اور بشاشت قلبی کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کیلئے سب کچھ پیش کرنے کیلئے تیار بیٹھے تھے۔ اہل دنیا میں یہ باتیں کہاں ملتی ہیں؟!

میرا گھر میں بھی عمومًا یہی طریق ہے کہ ہر وقت ایم ٹی اے لگا رہتا ہے اور مَیں اس میں کام کرنے والوں اور دیگر احمدیوں کیلئے دعائیں کرتی رہتی ہوں۔ قادیان میں قیام کے دوران میں اس روحانی فضا سے بہت متأثر ہوئی تھی اور اکثر اوقات جلسہ کے انتظامات کرنے والوں کیلئے دعائیں کرتی رہی۔ سرائے وسیم میں ہماری خدمت پر مامور خدّام کے جذبۂ خدمت کو دیکھ کر ان کیلئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ ان ماؤں کو مبارک ہو جنہوں نے اپنے بچوں کی ایسی تربیت کی ہے۔ ان کے لئے بھی دل سے دعا نکلتی ہے۔

آغوشِ امن وآشتی

ہماری دوسری بہن مکرمہ سماح عبد الجلیل صاحبہ آف فلسطین ہیں۔ انہوں نے 2003ء میں بیعت کی تھی۔ 2015ء میں انہیں پہلی بار اپنی دو بہنوں کے ہمراہ قادیان کی زیارت کی توفیق ملی تھی، اور اب دوسری بار یہ تشریف لائی تھیں۔ وہ اپنے تأثرات کے بارہ میں تحریر کرتی ہیں:

قادیان پہنچتے ہی ہم نے سال گزشتہ کی طرح سامان رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک کا رخ کیا۔ ہماری کیفیت بالکل ویسی ہی تھی جیسے کوئی ہجر کا مارا لمبے سفر کے بعد محبوب کے دیس پہنچ جائے تو پھر اسے دیکھنے اور اس سے ملنے کی آرزو اَور بڑھ جاتی ہے۔ حضور علیہ السلام کی قبر پر کھڑے ہوکر جذبات کی کیفیت اَور ہی ہوجاتی ہے۔ بہشتی مقبرہ کی فضا میں ایک عجیب سکون ہے لیکن یہ محبت کی آگ کو بھڑکانے والا ہے۔

جلسہ کے ایام نہایت مبارک تھے۔ جلسہ کا انتظام اور خدمت کا جذبہ دیکھ کر دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے سرزمین قادیان تُو برکت والی ہے۔ کتنے انسانوں کی روحیں تیری طرف کھنچتی چلی آرہی ہیں اور تُو انہیں اپنی آغوش میں لے کر محبت اور امن وآشتی کے پیغام دیتی جارہی ہے۔

ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

جلسہ کے موقعہ پر انڈونیشین احمدیوں کا جہاز آیا اور یوں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ جہاں مجھے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی خوشی تھی وہاں اس بات پر بھی خدا کا شکر ادا کررہی تھی کہ میں اس جلسہ میں شامل تھی اور اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا۔ جب حضور انور نے اپنے خطاب میں اس بات کا ذکر فرمایا تو میں خطاب کے فورًا بعد اپنی دونوں بہنوں کو لے کر انڈونیشین احمدیوں سے ملنے کیلئے چلی گئی۔ انہیں مل کر ہمیں احساس ہوا کہ وہ کس قدر محبت کرنے والے، عاجزی وانکساری کا نمونہ اور کس قدر منظّم لوگ ہیں۔ یقینا یہ اس اعزاز کے اہل تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

خوبصورت پھول ولذیذ پھل

گزشتہ برس بہت سی پاکستانی بہنوں کے ساتھ ہماری جان پہچان ہوگئی تھی اور اس بار ان سے ملنے کی توقع تھی لیکن حالات کی خرابی کے باعث ان کے نہ آسکنے کا سن کر بہت افسوس ہوا۔ زیادہ افسوس مجھے ان پاکستانیوں کے بارہ میں سوچ کر ہوا جن کا زندگی میں پہلی مرتبہ قادیان کا ویزہ لگا تھا لیکن اس بار بھی وہ آنے سے رہ گئے۔ خلیفہ وقت کی ایک آواز پر وہ سب لبیّک کہتے ہوئے ٹھہر گئے اور ان میں سے ایک بھی جلسہ پر نہ آیا۔ اطاعت کی یہ مثال دیکھ کر میرے دل نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر جو بیج بویا تھا وہ کیسا عظیم درخت بن گیا ہے اور اس کی چارسُو پھیلنے والی شاخوں پر اخلاص ووفا کے کیسے خوبصورت پھول اور طاعت ومحبت کے کیسے لذیذ پھل لگے ہوئے ہیں۔

ملاقاتیں

قادیان میں ہماری ملاقات کرغیزستان سے آئی ہوئی حفیظہ نامی ایک بہن سے ہوئی۔ اگرچہ ہم ایک دوسرے کی زبان سے ناواقف تھے پھر بھی اس کے ساتھ ہم نے بہت سی باتیں کیں اور ایک دوسرے کی باتوں کو اشاروں سے سمجھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ اس بہن نے بتایا کہ قادیان آنے سے قبل اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ جہاز پر قادیان آئی ہے اور حضور انور نے خود اس جہاز کا استقبال کیا تھا۔ یہ بہن ہر جگہ ہمارے ساتھ ساتھ رہی۔ اس دوران یہ بہن چلتے چلتے اچانک ٹھہر کر رونا شروع کردیتی اور پھر کچھ کہتی جس میں سے ہمیں ''حضور، حضور'' کے الفاظ ہی سمجھ آتے۔ شاید اس کی مراد یہ تھی کہ اگر حضور انور تشریف لائے ہوتے تو ہماری بھی حضور انور سے ملاقات ہوجاتی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قادیان میں ہمارا تعارف ایک درویش مکرم بشیر احمد ناصر صاحب کی دو بیٹیوں سے بھی ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے درویشی کے لئے خود کو پیش کرنے کی تحریک ہوئی اور اس کا ''ترگڑی'' میں جماعت کی مسجد میں اعلان ہوا تو یکدم سنّاٹا چھا گیا اور پھر ایک کونے سے ایک نوجوان کھڑا ہوا اور اس نے خود کو اس کام کے لئے پیش کیا۔ اتنے میں مسجد کے دوسرے کونے سے ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی خود کو پیش کیا۔ یہ دونوں باپ بیٹا تھے۔ نوجوان بشیر احمد ناصر صاحب تھے اور ان کے والد صاحب عبد الکریم صاحب تھے۔ جب یہ دونوں مسجد سے گھر پہنچے تو والد نے بیٹے سے کہا کہ تم گھر میں رہو اور مَیں قادیان جاتا ہوں۔ بیٹے نے کہا کہ مَیں نوجوان ہوں مَیں اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہوں۔ بشیر احمد ناصر صاحب کی والدہ جلدی فوت ہوگئی تھیں اور انہیں ان کی دادی نے پالا تھا۔ باپ بیٹے میں یہ تکرار بشیر احمد ناصر صاحب کی دادی کے سامنے ہورہی تھی۔ انہوں نے یہ سنا تو اپنے بیٹے عبد الکریم سے کہا کہ تم رُک جاؤ اور بشیر کو جانے دو کیونکہ یہ پُھرتیلا ہے اور اس کام کے لئے موزوں ہے۔ اور پھر ایک سو ایک روپیہ دے کر دعاؤں بھرے آنسوؤں کے ساتھ بشیر احمد ناصر صاحب کو درویشی کے لئے روانہ کیا۔

پھر انہوں نے زمانۂ درویشی کے بعض واقعات بھی سنائے اور اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان معمولی قربانیوں کے عظیم الشان پھل عطا فرمائے ہیں۔

یہ واقعات سن کر ہمارے دل سے اس درویش اور اس کے والد کے لئے بہت سی دعائیں نکلیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بار بار اس بستی کی زیارت کی سعادت بخشے، ہماری ساری دعائیں قبول فرمائے اور اس زیارت سے جو روحانی استفادہ کیا ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 3 / فروری 2017)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM

R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352

Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless

RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

ہمارا جہاد اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے

- مسجدوں کی تعمیر کا مقصد بہت عظیم ہوتا ہے، مسجدیں فتنہ وفساد پھیلانے کی بجائے درحقیقت دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی بنیاد رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں
- صرف اپنی خوشحالی اور امن کیلئے دعائیں مانگ لینا کافی نہیں بلکہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں کے امن اور خوشحالی کیلئے دعا کرے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا علاقہ سے ہو کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کیلئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے
- حقیقی مساجد فتنہ وفساد اور نفرت پھیلانے کی بجائے لوگوں کو یکجا کرنے اور تمام بنی نوع انسان کو محبت، باہمی عزت واحترام، ہم آہنگی اور سکون جیسی اقدار پر جمع کرنے کی نیت سے بنائی جاتی ہیں
- ہم تمام دنیا میں بلاتفریق رنگ ونسل اور مذہب فلاحی کام کررہے ہیں۔ ہمارا صرف یہی مقصد ہے کہ ضرورتمندوں کو آرام پہنچایا جائے اور انہیں بہتر زندگی کے مواقع فراہم کئے جائیں
- ہمارا جہاد تلواروں، بندوقوں اور بموں کا جہاد نہیں ہے، ہمارا جہاد ظلم، بربریت اور ناانصافی کا جہاد نہیں ہے بلکہ ہمارا جہاد تو پیار، محبت اور خداترسی کا جہاد ہے، ہمارا جہاد تو برداشت، انصاف اور انسانی ہمدردی کا جہاد ہے، ہمارا جہاد تو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے
- ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں کا پورا خیال رکھتے ہیں، ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں تاکہ ہم اپنے ایمان کے تقاضے پورے کرسکیں

مسجد محمود (ریجائنا) کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

- خلیفۃ المسیح نے عظیم الشان خطاب فرمایا ہے۔ خلیفہ کا پیغام بین الاقوامی تھا اور ہر ایک پر لاگو ہوتا تھا (ریجائنا کے سٹی کونسلر Bob Hawkins صاحب)
- خلیفۃ المسیح کا خطاب شاندار اور بہت ہی متاثر کن تھا، ہمیں اس طرح کے مزید خطابات سننے کی ضرورت ہے (ریجائنا سٹی کونسلر Johnathan Findura صاحب)
- خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت خوبصورت تھا۔ خلیفہ کی آواز میں ایک ٹھہراؤ، تسلّی اور تحمّل نظر آرہا تھا جس سے تمام حاضرین پر ایک عجیب رُعب طاری تھا۔ آپ کے وجود سے عاجزی ٹپک رہی تھی، میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ تمام کینیڈین خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سنیں (ممبر سسکاٹون اسمبلی Paul Merryman صاحب)
- میں سمجھتا ہوں کہ جو پیغام انہوں نے دیا، وہ ایسا پیغام ہے جو سرحدوں اور ملکوں کی حدود سے بالا ہے اور خواہ کوئی ریجائنا شہر میں ہو یا کینیڈا کے ملک میں یا دنیا کی کسی بھی جگہ میں ہو، یہ پیغام سمجھ سکتا ہے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے (ریجائنا پولیس سروس کے چیف Evan Bray صاحب)
- خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت شاندار ہے، یہ ایک ایسا پیغام ہے جس نے نہ صرف ریجائنا بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کو متاثر کیا ہے، خلیفۃ المسیح ایک بہت ہی طاقتور سفیر ہیں (ایک مہمان)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر مہمانان کرام کے تاثرات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 2، 3 اور 4 نومبر 2016 کی مصروفیات

2 نومبر 2016ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ ہوٹل سے نماز فجر کیلئے جاتے ہوئے اور پھر واپسی پر پولیس نے Escort کیا اور پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے Escort میں Paririeland سنٹر میں تشریف لے آئے جہاں فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج صبح کے اس سیشن میں 42 خاندانوں کے 198 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی تمام فیملیز کا تعلق سسکاٹون جماعت سے تھا۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ان فیملیز ملاقاتوں کے دوران میئر آف سسکاٹون Charlie Clark صاحب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کیلئے آئے تھے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں جماعتی عہدیداروں نے درج ذیل سات گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

(1) مجلس عاملہ جماعت نارتھ سسکاٹون
(2) مجلس عاملہ انصار اللہ نارتھ سسکاٹون
(3) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نارتھ سسکاٹون
(4) مجلس عاملہ جماعت ساؤتھ سسکاٹون
(5) مجلس عاملہ انصار اللہ ساؤتھ سسکاٹون
(6) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ساؤتھ سسکاٹون
(7) مبلغین سلسلہ ویسٹرن کینیڈا

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ ہوٹل Marriott میں تشریف لے آئے۔

سسکاٹون سے روانگی اور ریجائنا میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق سسکاٹون سے ریجائنا کیلئے روانگی تھی۔ چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ مقامی جماعت کے عہدیداران حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعدازاں قافلہ پولیس کے Escort میں ریجائنا کیلئے روانہ ہوا۔ پروگرام کے مطابق پولیس نے شہر کی حدود سے باہر جانے تک قافلہ کو Escort کرنا تھا۔

سسکاٹون سے ریجائنا کا فاصلہ 259 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے پچیس منٹ کے سفر کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ریجائنا تشریف آوری ہوئی تو شہر کی حدود سے بیس کلومیٹر باہر ریجائنا پولیس کا اسکواڈ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کا منتظر تھا۔ حضور انور کی آمد پر یہاں سے پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی Hilton ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر جماعت ریجائنا نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور مسجد محمود کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد محمود تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ مبلغ سلسلہ ریجائنا ذیشان گورایہ صاحب نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ اپنے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور بعدازاں خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

مسجد محمود ریجائنا میں تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد محمود کے اندر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 14 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

عزیز فراست احمد بشیر، لقمان احمد، عمر احمد، ارسلان احمد فیض، ولید احمد، عطاء السلام، عبیر احمد، فیض ہاشم۔

عزیزہ عطیۃ القیوم منزہ، ہالہ رشید، کاشفہ ایوب، عائشہ احمد، بازغہ ایمن کاہلوں، مدیحہ ظفر۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہلٹن ہوٹل میں تشریف لے آئے۔ مسجد سے واپس آتے ہوئے بھی مقامی پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔

......☆......☆......☆......

3 نومبر 2016ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ ہوٹل سے نماز فجر کیلئے آتے ہوئے اور پھر واپس جاتے ہوئے پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا

کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا دو بجے مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہوٹل Hilton میں تشریف لے آئے۔ مقامی پولیس کی تین گاڑیاں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر رہیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد محمود تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں جماعت Regina اور جماعت Winnipeg کے 49 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جماعت Winnipeg سے آنے والی فیملیز 580 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ پولیس کی گاڑیاں اپنی ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہیں۔

ریجائنا کی مختصر تاریخ

ریجائنا شہر، سسکاٹون کے بعد صوبہ سسکاچوان کا دوسرا بڑا شہر ہے اور اس صوبہ کا معاشی اور تجارتی مرکز ہے۔ اس شہر کا پہلا نام Wascana تھا۔ 1882ء میں ملکہ وکٹوریہ کی تعظیم میں اس کی بیٹی شہزادی Louise نے اس شہر کا نام وکٹوریہ ریجائنا رکھا۔ اس شہر میں Aboriginal آبادی کی تعداد 15 ہزار 685 ہے جو کہ شہر کی آبادی کا 8.3 فیصد ہے۔

اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد ایک سو ساٹھ کے لگ بھگ ہے۔ شروع میں ریجائنا جماعت نے شہر کے قریب مسجد کیلئے زمین خریدی تھی لیکن سٹی نے اس جگہ کو سڑک بنانے کیلئے استعمال کیا اور اس زمین کے متبادل ایک قطعہ زمین سال 2015ء میں جماعت کے لئے مختص کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ریجائنا نے بڑی خوبصورت دو منزلہ مسجد تعمیر کی ہے۔ اس مسجد کی تکمیل اکتوبر 2016ء میں ہوئی۔ مسجد محمود ریجائنا شہر کے مشرق میں واقع ہے۔ اس طرح مسجد کا محل وقوع ایک ایسی جگہ پر ہے جس کے گردونواح میں شاپنگ سنٹرز، ہوٹلز اور رہائشی عمارات ہیں۔ اس دو منزلہ مسجد کے نچلے حصہ میں خواتین کا ہال، واش رومز اور مبلغ کی رہائش گاہ ہے۔ اوپر والی منزل میں مردوں کا ہال، واش رومز، دفاتر اور لائبریری ہے۔ مسجد کا کل احاطہ 8 ہزار 486 مربع فٹ ہے۔ دونوں نمازوں کے ہال میں 400 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ Common Area میں مزید سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے مینار کی اونچائی 47 فٹ ہے اور گنبد کی اونچائی 7 فٹ ہے۔ مسجد کے احاطہ میں 39 گاڑیاں پارک کی جاسکتی ہیں۔ یہ کینیڈا کی پہلی ایسی مسجد ہے جو احمدی رضاکاروں نے مل کر تعمیر کی ہے اور اصل خرچ سے نصف سے کم خرچ میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ اس مسجد کے دو اطراف سڑکیں ہیں۔ ایک کونے کے پلاٹ پر واقع ہے۔ دور سے نظر آتی ہے اور رات کو بھی روشن دکھائی دیتی ہے۔ بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ذریعہ اسے سجایا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز کل بروز جمعۃ المبارک اس کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آئے گا۔

......☆......☆......☆......

4 نومبر 2016ء (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ مسجد محمود ریجائنا کا افتتاح ہو رہا تھا۔ نماز جمعہ میں ریجائنا جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں، ایڈمنٹن، کیلگری، وینکوور، سسکاٹون، آٹوا، ٹورانٹو، لائیڈ منسٹر اور بعض دیگر جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کر کے شامل ہوئے۔ اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے بعض احباب جماعت اور فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کر کے ریجائنا پہنچیں اور نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد محمود تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور بعد ازاں دعا کروائی۔ ریجائنا کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اس موقع پر موجود تھا اور انہوں نے حضور انور کی مسجد میں آمد اور نقاب کشائی کی تقریب کو کوریج دی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (خطبہ کا مکمل متن بدر 24 نومبر 2016ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ مسجد محمود ریجائنا سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔ ریجائنا کی سرزمین سے نشر ہونے والا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نماز جمعہ کے لئے مسجد کے علاوہ علیحدہ مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔ مسجد کے دونوں ہال اور مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ مقامی جماعت کی تجنید 160 کے لگ بھگ ہے لیکن نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد تھی۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں سے احباب بڑی تعداد میں آئے تھے۔ اسی طرح امریکہ کی بعض جماعتوں سے بھی احباب حضور انور کی اقتدا میں جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچے تھے۔ نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائش ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق دو بجکر پچاس منٹ پر پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

پریس کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پہلے سے ہی وہاں موجود تھا:

CTV نیوز سسکاچوان	سی بی سی نیوز
سی ٹی وی نیشنل	گلوبل ٹی وی نیوز
ریجائنا لیڈر پوسٹ	CJME ریڈیو 980
ریڈیو کینیڈا	CKRM 620

ان تمام میڈیا outlets کے نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اس کے بعد سوالات کئے۔

☆ایک جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ ریجائنا جیسے چھوٹے شہر میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا آنا آپ کیلئے کیا معنی رکھتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ریجائنا صوبہ کا دارالحکومت ہے، یہ ایک چھوٹا شہر نہیں ہے۔ اگرچہ یہاں کی مسجد چھوٹی ہے اور یہاں کی جماعت بھی اتنی بڑی نہیں ہے مگر جہاں میں جاتا ہوں وہاں لوگ آنا چاہتے ہیں اور مجھے براہ راست سننا چاہتے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا اور کوئی میرا نمائندہ آتا تو اتنی بڑی تعداد میں لوگ یہاں نہ آتے۔

☆ایک دوسرے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں کی چھوٹی سی جماعت اتنی جلدی بڑھی ہے اور ایک مسجد بھی بنالی ہے۔ آپ اس کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال سے یہاں کی جماعت اتنی بڑی نہیں ہے لیکن جہاں کہیں بھی ہماری جماعت ہے، چاہے چھوٹی ہی ہو وہاں ایک مسجد کی ضرورت ہوتی ہے، عبادت کے لئے ایک جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر ہم مسجد میں پانچ وقت باجماعت نماز پڑھ سکیں، عبادت کر سکیں تو یہ بہت اچھا ہے۔ اور اس طرح شہر کے لوگوں کو حقیقی اسلام سے بھی تعارف ہو جاتا ہے۔ تو اسی وجہ سے ہم مساجد بناتے ہیں کہ باجماعت نماز کی ادائیگی ہو سکے اور دوسرا یہ کہ ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ مسجد معاشرے میں امن، محبت اور رواداری پھیلانے کا ذریعہ ہے۔

☆ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہم آپکو ریجائنا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آجکل ہر کوئی انتہا پسندی اور شدت پسندی سے گھبراتا ہے۔ Prairie ریجن میں بننے والی یہ چھوٹی سی مسجد انتہا پسندی اور شدت پسندی کو ختم کرنے میں کیا کردار ادا کرے گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب یہاں پر کوئی مسجد نہیں تھی تب بھی ہم پیار، محبت اور ہمدردی کا پیغام پھیلا رہے تھے۔ یہاں ابھی کئی بڑے شہر اور قصبے ہیں جہاں ہماری مسجدیں نہیں ہیں، لیکن وہاں کے رہنے والے احمدی محبت اور رواداری کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اگر ہمارا پیغام اچھا ہے تو چاہے جماعت چھوٹی ہے لوگ اس پیغام کو قبول کرتے ہیں۔

☆ایک جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔ اس جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کچھ سالوں سے کینیڈا میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو ہماری پاکستان میں مذہبی مخالفت ہوتی ہے۔ کینیڈا میں رہنے والے احمدیوں کی اکثریت پاکستان سے ہے۔ نہ صرف یہاں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی پاکستان سے ایک بڑی تعداد ہجرت کر رہی ہے جن میں مغربی ممالک اور یورپ وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں پر مالی آسائش کے علاوہ مذہبی آزادی بھی ایک بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان میں آئین کی وجہ سے ہم بنیادی مذہبی آزادی کے حق سے محروم ہیں۔ وہاں کے مُلّاں احمدیوں سے لین دین سے منع کرتے ہیں۔ اور عرب دنیا میں نازک حالات کی وجہ سے بھی لوگ یہاں آرہے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے فرمایا تھا آج کا دن کل سے اچھا ہونا چاہئے اس کا کوئی خاص مطلب تھا یا یہ عمومی بات تھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک ترقی کرنے والی قوم ایک جگہ آکر ٹھہر جائے تو ممکن ہے وہاں سے اس کی تنزلی شروع ہو جائے۔ ہم ایک ترقی کرنے والی جماعت ہیں اور ہم نے حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانا ہے۔ اور ہم نے اپنی بھی اصلاح کرنی ہے اور یہی ہمارا جہاد ہے۔ ہمارے جہاد کا مطلب یہی ہے کہ ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے۔ تو ہم نے ہر لحظہ آگے بڑھنا ہے تا کہ ہم بلندی حاصل کریں اور روحانی طور پر ترقی کریں۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب آپ آج ہمارے وزیر اعلیٰ Brad Wall سے ملاقات کریں گے تو آپ ان کو کیا پیغام دیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ آتے ہیں تو ہم ان کی قدر کریں گے اور میرا پیغام وہی ہو گا جو میں ہمیشہ ہر جگہ دیتا ہوں۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے سسکاٹون اور ریجائنا میں جماعت کے ممبران سے ملاقات کی ہے۔ آپ کی جماعت کے افراد ہمارے معاشرے میں مسلمانوں سے امتیازی سلوک کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا کے لوگ احمدیوں کو قبول کر رہے ہیں۔ ہمارے ایک احمدی ممبر Legislative Assembly میں MP بن گئے ہیں۔ گو کہ ایشیائی مسلمانوں نے ان کے حق میں کوئی ووٹ نہیں دیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کینیڈین لوگ ہماری جماعت اور احمدیوں کو پسند کرتے ہیں۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف غلط باتیں سن کر تنگ تو نہیں آگئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مغربی ممالک میں میڈیا اسلام کی جو تصویر پیش کر رہا ہے اور چند شدت پسند عناصر جو اپنے ملکوں میں حرکات کر رہے ہیں اس سے لازمی طور پر مغربی ممالک میں رہنے والے لوگوں کے دلوں میں فکر پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جو تصویر میڈیا پیش کر رہا ہے یہ حقیقی اسلام نہیں ہے۔ جو لوگ اسلام کے نام پر ایسی حرکات کر رہے ہیں ان کی حرکات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں ہمیشہ اپنی تقاریر میں قرآن کریم جو تمام مسلمانوں کی روحانی کتاب ہے اور احادیث سے اسلام کی تعلیم پیش کرتا ہوں کہ اسلام امن، محبت اور رواداری کا مذہب ہے۔ جس پر ہم عمل پیرا ہیں۔ اور ہر جگہ لوگوں کو بھی بتاتے ہیں۔ اس لئے ایسی باتیں سن کر میں مایوس نہیں ہوتا بلکہ پہلے سے بڑھ کر کام کرتا ہوں اور میں اپنی جماعت سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ یہ غلط فہمی لوگوں کے دماغوں سے دور کریں۔ اگر میں پریشان ہو جاؤں تو اس کا مطلب ہے کہ میں مایوس ہو جاؤں گا۔ اور ہم کبھی بھی ہمت ہارنے والے نہیں ہیں۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مذہب اسلام صوبہ سسکاچیوان کیلئے کیا کر سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: اگر آپ اسلام اور قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ دو فقروں میں نکالتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ لوگوں میں خالق حقیقی کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کا احساس پیدا کرنا ہے۔ اگر یہ دو باتیں موجود ہوں تو کوئی بھی عقلمند شخص ان کو قبول کرنے میں تردّد نہیں کرے گا۔

یہ پریس کانفرنس تین بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں Global TV کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کیا۔

گلوبل ٹی وی کے نمائندہ کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو

☆ جرنلسٹ نے انٹرویو کا آغاز اس طرح کیا کہ احمدیہ مسلم جماعت کے رہنما نے حال ہی میں سسکاچوان کا دورہ مکمل کیا ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ آپ دنیا بھر کے مسلمان راہنماؤں میں سے ممتاز ہیں جو ''محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں'' کے علمبردار ہیں۔ ہمیشہ مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت دنیا کی سب سے بڑی جماعت ہے جو کسی ایک رہنما کے تحت منظم ہو۔ آپ کے ماننے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے اور سسکاٹون میں آپ کی جماعت کی تعداد 1500 ہے اور کینیڈا کی سب سے زیادہ تیزی سے بڑھتی ہوئی جماعت ہے۔ ہمارے صوبہ میں آنے پر خلیفۃ المسیح کا بڑے جوش و خروش سے استقبال ہوا جو اس وقت ہمارے ساتھ پروگرام Focus Saskatchewan میں شامل ہیں۔

☆ اسکے بعد صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور سوال کیا کہ میں اور آپ اس پر متفق ہیں کہ یہ ریجائنا کی پہلی باقاعدہ مسجد ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر مذہبی جماعت کو عبادتگاہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ عیسائیوں کو گرجے کی، یہودیوں کو کنیسہ کی، اور ہندو اور بدھ مت والوں کو مندر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو مسجد وہ جگہ ہے جہاں ہم باجماعت نماز کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ مسجد کا ایک مقصد یہ ہے کہ تمام احمدی، اور دوسرے لوگ بھی، ایک خدا کی عبادت کر سکیں۔ اسلئے مسجد کی فوری ضرورت تھی اور احمدی مسلمانوں کی خواہش تھی کہ اس علاقہ میں عبادت کی جگہ ہو تا کہ وہ وہاں آکر با آسانی نماز پڑھ سکیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آپ نے سسکاٹون اور ریجائنا میں وقت گزارا ہے اور احمدیوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ صوبہ سسکاچیوان کے احمدی مسلمان کیا محسوس کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہاں مسجد کا افتتاح کرنے آیا ہوں۔ شاید یہ توقع نہیں تھی کہ میں اس دُور کے علاقہ کا دَورہ کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ اچھا محسوس کرتے ہوں گے مگر اپنے ذاتی تاثرات تو وہ خود ہی بتا سکتے ہیں۔ لیکن جہاں بھی خلیفہ جاتا ہے احمدی اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں اور خلیفہ بھی ہر فردِ جماعت سے محبت کرتا ہے۔ تو میں یہاں مسجد کے افتتاح کے علاوہ اپنے پیاروں کو بھی دیکھنے آیا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شاید آپ کے علم میں ہوگا کہ آپ سسکاچیوان ایک ایسے وقت میں تشریف لائے ہیں جبکہ یہاں پر بہت زیادہ racism ہے۔ گرمیوں میں کولٹن بوشی ایک Indigenous آدمی کی گولی لگنے سے ہلاک ہوگیا تھا جس پر پورا صوبہ غصہ سے بھڑک اٹھا ہے۔ اور صوبہ کے وزیر اعلیٰ بھی اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایسے لوگ جو بہت زیادہ غصہ میں ہیں ان کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہمیں تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور نسلی یا مذہبی تنازعات نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ قرآن تو یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر انسان کی عزت کرو اور مختلف قبائل، قومیں اور نسلیں صرف پہچان اور تعارف کا ذریعہ ہوتی ہیں اور کسی کو اس پر فخر نہیں کرنا چاہئے کہ وہ فلاں قبیلے یا قوم کا فرد ہے اور ہر ایک کو دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ یہ قرآن کریم کا پیغام ہے جسے سن کر اگر ایک حقیقی مسلمان یا کوئی بھی شخص معاشرہ میں امن قائم کرنا چاہے، تو پھر اس طرح کا کوئی نسلی تعصب کا مسئلہ نہ ہو۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ مذہب اور قوم سے بالا ہو کر ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے پیغام کو فروغ دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی مسلمان عورت اور مرد کے ساتھ سلوک میں بہت discrimination نظر آتا ہے۔ آپ کینیڈا جیسے ملک میں اپنے دین کو کیسے فروغ دیتے ہیں، جہاں عورت کے حقوق کے لئے آج تک لڑا جا رہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلام میں مرد اور عورت کے حقوق میں کوئی discrimination نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے حقوق برابر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ تو اس بارہ میں قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگلے جہان میں ہر انسان سے ایک جیسا سلوک ہوگا۔ اس دنیا میں نیکی کرنے والوں کو اگلے جہان میں انعام ملے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ عورتوں کے بھی حقوق ہیں۔ چند دہائیوں پہلے تک مغربی ممالک میں عورت کے کوئی حقوق نہیں تھے۔ لیکن قرآن کریم نے عورت کو وراثت کے حقوق دلائے۔ اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا۔ اگر وہ سمجھے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ نہیں رہ سکتی تو اسے حق ہے کہ وہ خلع لے لے اور اسکے علاوہ بہت سے حقوق اور بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ ہماری عورتوں کو ایک جیسے مواقع ملتے ہیں اور وہ مَردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ نہ صرف کینیڈا بلکہ ترقی پذیر ممالک میں بھی ہماری عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیمیافتہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام یہ کہتا ہے کہ بچوں کی تربیت کرنے کی ذمہ داری عورت کی ہے۔ خود اچھی تعلیم حاصل کرے گی تو پھر ہی اپنے بچوں کی بہترین تربیت کر سکے گی تا کہ وہ معاشرہ کا اچھا حصہ بن سکیں۔ اسلئے ہماری عورتوں کے حقوق میں کوئی کمی نہیں ہے۔ احمدی مسلمان عورتیں پیشہ ور ڈاکٹرز ہیں، وکیل بھی ہیں، انجینئرز بھی ہیں، آرکیٹیکٹ بھی ہیں، سائنسدان بھی ہیں۔ تو وہ تمام پیشے اختیار کر سکتی ہیں جو مرد اختیار کر سکتے ہیں۔ کوئی discrimination نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کہیں کہ discrimination کا مطلب ہے کہ وہ حجاب کیوں کرتی ہیں تو یہ discrimination نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسلام کا ضابطہ اخلاق ہے اور دوسری طرف مَردوں کو بھی یہی حکم ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں Donald Trump کی campaign کا دنیا بھر میں احمدی مسلمانوں پر کیا اثر پڑا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Donald Trump صرف احمدی مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہے، چاہے وہ سنّی ہیں، شیعہ ہیں یا احمدی ہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ اگر وہ جیت جاتا ہے تو وہ اپنی پالیسی پر عمل کرواتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس کی پارٹی کا بھی ایک منشور ہے اور اسے اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑ کر اس منشور کے مطابق چلنا پڑے گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ان لوگوں کو کیا کہتے ہیں جو Mr Trump کے تفریق پیدا کرنے والے نظریات سے اتفاق کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ تو ایک جنونی کی طرح بولتا ہے۔ جو بھی اس سے اتفاق کرتا ہے، وہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ میں تو نہیں اتفاق کرتا۔

☆ جرنلسٹ نے آخری سوال کیا کہ ہم بطور کینیڈین دنیا میں اتحاد پیدا کرنے کیلئے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں اس وقت تمام مظالم کو روکنے کی ضرورت ہے اور پیار، امن اور ہم آہنگی پھیلانے کی ضرورت ہے۔ تو یہی ہر انسان کو کرنا چاہئے۔ اور ایک بڑا ملک ہونے کی حیثیت سے کینیڈا کے رہنے والوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

یہ انٹرویو تین بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد CTV کی جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

CTV کی جرنلسٹ کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو

☆ جرنلسٹ نے انٹرویو کے آغاز میں حضور انور کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا۔

اسکے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور انور کا ریجائنا میں پہلا دورہ ہے۔ اس حوالہ سے آپ ریجائنا میں جماعت کے پاس آکر کیسا محسوس کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ جانتی ہیں کہ افراد جماعت اپنے خلیفہ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ یہی جذبات خلیفہ کے ان کے بارے میں ہیں۔ دونوں بہت لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ یہ ریجائنا میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔ آپ کے نزدیک اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں بھی ہماری جماعت ہے وہاں ہمیں عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسلام میں عبادتگاہ کو مسجد کہتے ہیں۔ تو اب یہاں پر ہماری مسجد بن گئی ہے جہاں تمام احمدی مسلمان اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں جو ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ جب آپ کے پاس عبادت کی کوئی جگہ ہو تو آپ زیادہ منظم ہو سکتے ہیں۔ میں اسی لئے ہمیشہ کہتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدی ہوں، چاہے تھوڑی تعداد میں ہوں، وہاں مسجد ہونی چاہئے۔ یہ جماعت کو اکٹھا رکھنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سسکاچوان میں آپ کی جماعت کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور سسکاٹون میں بھی آپ کی جو مسجد بن رہی ہے وہ کینیڈا کی تیسرے نمبر پر بڑی مسجد ہوگی۔ اس بارہ میں حضور کے کیا تاثرات ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جماعت کی تعداد بڑھنے کی وجہ اس صوبہ کے اچھے اقتصادی حالات تھے۔ مگر oil crises کے بعد علم نہیں کہ سسکاچوان کی پوزیشن اسی طرح ہے یا نہیں؟ بہرحال یہاں پر رہنے والے احمدیوں نے مختلف کام اور کاروبار شروع کئے ہیں۔ اب پتہ نہیں کہ اسی تیزی سے بڑھتے رہیں گے یا نہیں؟ لیکن اگر اقتصادی حالات اور تیل کی قیمتیں ملک میں نارمل ہو گئیں تو میرا خیال ہے کہ نوکریوں کے مواقع زیادہ ہوں گے اور مزید لوگ یہاں آئیں گے اور احمدیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ جیسا کہ اب یہاں چھوٹی موٹی انڈسٹری بھی شروع ہو رہی ہے جبکہ پہلے نہیں تھی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم سنتے ہیں اور جانتے بھی ہیں کہ جماعت احمدیہ کا شمار دنیا میں سب سے تیز ترقی کرنے والی جماعتوں میں ہو رہا ہے۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: احمدیت کا کیا پیغام ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمان اصل اسلامی تعلیم کو بھول جائیں گے اور ان کے علماء انہیں گمراہ کریں گے اور قرآنی تعلیم کے غلط معنی کریں گے۔ ایسے وقت میں اصلاح کرنے والا آئے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا۔ اور یہ خطاب اس آنے والے وجود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ تو ہم یہی پیغام پھیلاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمان جب اپنے حالات دیکھتے ہیں، مسلمان علماء کے رویے اور کام دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح نفرت اور انتہا پسندی پھیلا رہے ہیں تو یہ سب دیکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں۔ جب ہمارا پیغام سنتے ہیں تو انہیں پتا چلتا ہے کہ وہ شخص جسکے آنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا وہ آچکا ہے۔ اس طرح وہ حقیقی اسلام کو قبول کر لیتے ہیں جس پر آج

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

صرف احمدی مسلمان ہی عمل پیرا ہیں۔ پھر دوسری طرف دوسرے مذاہب والے ہیں۔ عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی قبول کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک کافی تعداد میں pagans بھی ہمارا پیغام قبول کر رہے ہیں جو پہلے لامذہب تھے لیکن ہمارا پیغام سن کر خدا پر ایمان لا کر اور مذہب کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ اسلئے اگر پیغام صحیح اور سچا ہے اور عقل کے بھی مطابق ہے تو جن کو عقل ہے وہ قبول کر لیتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آج کل ہم خبروں میں امریکہ کے بارہ میں بہت سن رہے ہیں اور خاص کر آنے والے انتخابات اور اسلام اور مسلمانوں کی برداشت کے بارہ میں کافی باتیں ہو رہی ہیں۔ کینیڈا میں مسلمانوں اور اسلام کی برداشت کے حوالہ سے حضور کا کیا نقطہ نظر ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا اپنے اندر برداشت کا مادہ رکھتا ہے۔ اس ملک میں مختلف قومیں، نسلیں اور ثقافتیں آباد ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کو قبول کرنا ہوگا ورنہ تو بہت فساد ہوگا۔ اور میرا نہیں خیال کہ کینیڈا کبھی اس فتنہ و فساد کو برداشت کرے گا۔ اس لئے ایک دوسرے کی عزت و احترام کرتے ہوئے اتحاد کے ساتھ رہنا لازمی ہے۔ ہر نسل اور مذہب کے گروہ کو دوسرے کی عزت کرنی ہوگی۔ اور یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ تمام لوگوں کو ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائے۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حکومت یہ کس طرح کر سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی کسی گروہ کے خلاف آوازیں اٹھیں تو انہیں وہیں روک دیں اور مسئلہ کو جڑ سے ختم کر دیں ورنہ بہت پریشانیاں پیدا ہوں گی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ Love for All, Hatred for None کی تعلیم پر بدقسمتی سے عمل نہیں ہوتا اور ویسے بھی یہ کہنا آسان ہے لیکن اس پر عمل مشکل ہے۔ اس لئے کچھ مسجدوں میں ابھی بھی شدت پسندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کی مساجد میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ نعرہ احمدی مسلمانوں کا ہے اور وہی اسے پھیلا رہے ہیں نہ کہ باقی مسلمان۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا اسی کو اس پیغام کو پھیلانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور یہی نعرہ اور یہی پیغام ہم پھیلا رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ عمومی طور پر اسلام سے کیا امید رکھتے ہیں اور کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دینی جماعتیں یا مذاہب اپنے مقاصد فوری طور حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں اور پھیلتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح پھیل رہی ہے۔ اگر آپ افریقہ جائیں تو دیکھیں گے کہ کس طرح جماعت بڑھ رہی ہے اور لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ کسی ذاتی مفاد کی خاطر نہیں داخل ہو رہے ہے بلکہ اس احساس سے داخل ہو رہے ہیں کہ یہی صحیح دین ہے اور اسے ماننا ضروری ہے۔ اور یہی اسلام کا اصل اور حقیقی پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دے رہی ہے۔ قرآن کریم کا پیغام اگر دو جملوں میں دیا جائے تو یہی بنتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے حقوق ادا کرنا اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا۔ اگر یہ دونوں ذمہ داریاں پوری ہو رہی ہوں تو پھر ایک جملہ میں یہی بنتا ہے ’’Love for All, Hatred for None‘‘

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسلمان جب مغربی ممالک میں آتے ہیں تو ان کیلئے اپنے عقائد اور ثقافت کی وجہ سے مقامی لوگوں میں integrate ہونا آسان نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے نزدیک integration کیا ہے؟ کیا integration کا مطلب ہے کہ اپنے دین یا اپنی ثقافت کو چھوڑ دینا چاہئے؟ جو چینی لوگ یہاں رہتے ہیں کیا وہ اپنی ثقافت چھوڑ دیتے ہیں؟ یا کبھی سکھ کمیونٹی نے اپنی ثقافت یا زبان چھوڑی ہے؟ یا یہاں پر رہنے والے فلپینی یا ہندوؤں نے اپنا مذہب اور ثقافت ترک کر دیا ہے؟ اگر ان لوگوں نے اپنی روایات اور ثقافت نہیں ترک کی تو پھر مسلمانوں سے ان کی ثقافت اور مذہب چھوڑنے کا کیوں کہا جائے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو چیزیں ہیں۔ ایک تو ثقافت اور دوسرا مذہب۔ اگر آپ کا مذہب کہے کہ یہ مردوں کیلئے اور یہ عورتوں کے لئے حدود ہیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے؟ میں پریس والوں کو ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ اگر integration سے یہ مراد ہے کہ عورت کے لئے حجاب نہیں ہونا چاہئے اور حکومت قانونی طور پر حجاب پر پابندی لگا دے تو یہ integration نہیں بلکہ اس طرح تو آپ مذہبی حقوق کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر سکھوں کی پگڑی اتروا دیں تو کیا یہ اچھا ہوگا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر integration کا مطلب یہ ہے کہ ملک کیلئے محنت سے کام کیا جائے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو ملک کے مفاد کیلئے استعمال کیا جائے، ہمیشہ ملک کے قانون کی پابندی کی جائے، جس ملک میں رہتے ہیں اس ملک سے محبت کی جائے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ تو اصل انٹگریشن یہی ہے نہ کہ زبردستی عورتوں کے سروں سے حجاب اتروایا جائے یا سکھوں کی پگڑی اتار دی جائے یا حکومت لوگوں کے لباس کے بارہ میں قانون پاس کرتی پھرے۔ اس لئے کسی سے اس کے مذہب پر عمل کرنے کے حق کو چھینا نہیں جا سکتا۔ جہاں تک دین کا تعلق ہے تو آپ اس میں آزاد ہیں۔ ورنہ مذہبی آزادی ختم ہو جائے گی۔ اگر آپ لوگ ایسا کریں گے پھر تو پاکستانی حکومت کی طرح ہو جائیں گے جس نے احمدیوں کی مذہبی آزادی سلب کی ہوئی ہے۔

اس وقت جو Trump چاہتا ہے وہی پاکستان میں مولانا فضل الرحمان چاہتا ہے۔ اس لئے Trump اور مولانا فضل الرحمان میں کوئی فرق نہیں۔ یہ لوگوں کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ Trump جو اپنی انتخابی مہم میں دعوے کر رہا ہے ان کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ جیت جاتا ہے تو ایسا نہیں کرے گا جو وہ کہہ رہا ہے۔ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر وہ ان باتوں پر عمل کرتا ہے تو اس سے فتنہ و فساد ہی ہوگا۔ یہ انٹرویو تین بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں لگائے جانے والے پودے کو پانی دیا۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ ہوٹل ہلٹن میں تشریف لے آئے۔

مسجد محمود کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے رسپشن

آج مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے ایک Reception کا اہتمام Ramada ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Ramada ہوٹل کے ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شرکت کیلئے آنے والے مہمانوں میں سے آنریبل Brad Wall وزیر اعلیٰ صوبہ سسکاچوان، اپوزیشن لیڈر Trent Weatherspoon صاحب، میئر سٹی آف ریجائنا Michael Fougere صاحب، ڈپٹی وزیر اعلیٰ صوبہ سسکاچوان، آنریبل Don Morgan صاحب اور بعض دیگر مہمان اور چیف آف پولیس ریجائنا Evan Bray صاحب حضور انور کی آمد اور ملاقات کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔

اس موقع پر ممبر صوبائی پارلیمنٹ محمد فیاض صاحب بھی موجود تھے۔ موصوف ایک مخلص احمدی ہیں۔ انکے بارہ میں مہمانوں نے عرض کیا کہ یہ پہلا مسلمان ہے جو ہمارے صوبہ سسکاچوان کی اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہے اور موصوف بہت اچھے ہیں اور محنت سے کام کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ علاقہ میں زراعت اور فارمنگ کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔ غانا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیام کے دوران جو گندم اُگانے کا کامیاب تجربہ کیا تھا۔ اس کا ذکر بھی صوبائی وزیر اعلیٰ Brad Wall صاحب نے کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہال مہمانوں سے بھر چکا تھا۔ آج کی اس تقریب میں دو صد سے زائد غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ جن میں صوبہ Saskatchewan کے وزیر اعلیٰ، ڈپٹی وزیر اعلیٰ، اپوزیشن لیڈر، ڈپٹی اپوزیشن لیڈر، میئر ریجائنا سٹی، میئر Dundurn سٹی، میئر سسکاٹون سٹی، سابق میئر سسکاٹون سٹی، پریذیڈنٹ سسکاٹون پارٹی، ممبر پارلیمنٹ اور منسٹر آف پبلک سیفٹی (Safety)، وائس چیئرمین سسکاٹون یونیورسٹی، ریجائنا یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ ریلیجس سٹڈیز کے ہیڈ Brenda Anderson صاحبہ، پروفیسر F. Volker صاحب ریجائنا یونیورسٹی، پروفیسر Braj Sinha صاحب سسکاٹون یونیورسٹی، آرچ بشپ Donald J. Bohan صاحب، چیف آف پولیس ریجائنا سٹی اور پولیس چیف Moose Jaw سٹی اور اس کے علاوہ جرنلسٹس، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

استقبالیہ تقریب کا آغاز

چھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شاہد ایوب صاحب نے کی۔ اسکے بعد اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق امیر جماعت کینیڈا مکرم ملک لال خان صاحب نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

صوبہ سسکاچوان کے وزیر اعلیٰ آنریبل Brad Wall کا ایڈریس

❁ اسکے بعد سب سے پہلے آنریبل Brad Wall جو کہ سسکاچوان صوبہ کے وزیر اعلیٰ ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد کہا: ہمارے لئے یہ باعث برکت ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم آج خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ آج خلیفۃ المسیح سسکاٹون میں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جو پیغام لے کر آئے ہیں اسے گرمجوشی کے ساتھ سراہا گیا ہے۔ موصوف نے کہا: اس تقریب سے پہلے میری خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات ہوئی جس میں مجھے ان کی زراعت کے حوالہ سے پیشہ ورانہ مہارت کا تعارف ہوا۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ خلیفۃ المسیح نے گھانا میں بعض گندم کی اقسام کی کاشت کی جو پہلے وہاں نہیں اُگتی تھیں۔ اس حوالہ سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ میرا سسکاچوان کے علاقہ Palliser Triangle سے تعلق ہے جو کہ کیپٹن James John Palliser کے نام پر ہے۔ کیپٹن جیمز جان پالیزر کو ملکہ برطانیہ نے انیسویں صدی میں سسکاچوان بھیجا تھا کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کیا سسکاچوان کو آباد کیا جا سکتا ہے اور کیا وہاں گندم کاشت کی جا سکتی ہے؟ اس نے واپس جا کر ملکہ کو بتایا کہ وہ علاقہ انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کسی قسم کی کوئی فصل کاشت کی جا سکتی ہے۔ آج ہم یہاں آباد بھی ہیں اور یہاں گندم بھی کاشت کی جا رہی ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ حضور انور کی یہاں کے زمینداروں کے ساتھ ایک مشابہت ہے جنہوں نے ایسی جگہوں پر گندم کاشت کی جس کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ یہاں گندم کی فصل نہیں ہو سکتی۔

موصوف نے کہا: ہم نے خلیفۃ المسیح کا واضح پیغام ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ سنا۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہر قسم کے مذہبی، معاشرتی اور نسلی فرق کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہم سب کے لئے ہے۔ لہٰذا میں خلیفۃ المسیح کا شکر گزار ہوں کہ آپ ایک ایسے وقت میں پیار، محبت، ہمدردی اور رواداری کا پیغام لے کر آئے ہیں جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی۔ موصوف نے کہا: میں سسکاچوان صوبہ کی طرف سے یہاں کی جماعت کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں جن کی کوششوں سے مسجد محمود پایہ

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

تکمیل کو پہنچی۔ مجھے امید ہے کہ یہاں کی 300 کی جماعت میں سے ہر ایک فرد کا اس مسجد کی تعمیر کے پیچھے ہاتھ ہے۔ میرے خیال میں مسجد محمود شاید کینیڈا کی پہلی مسجد ہو جس میں اس قدر رضا کاروں نے کام کیا ہوگا۔ ہمارے صوبہ کی تاریخ ہی یہی ہے کہ یہاں لوگوں نے مل کر اتحاد اور تنظیم کے ساتھ اس صوبہ کی ترقی کیلئے کام کیا اور گرجے اور کلیسے تعمیر کئے۔ آج یہ مسجد بھی اسی اتحاد اور یگانگت کی علامت کے طور پر بنی ہے جو اس صوبہ کے لوگوں کا خاصہ تھا۔

موصوف نے کہا کہ اب یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اس میں آپ لوگ نہ صرف عبادت کریں گے بلکہ مجھے امید ہے کہ یہ مسجد ایک ایسی درسگاہ ہوگی جہاں اس کمیونٹی کے بڑے لوگ اپنی آئندہ نسلوں کو پُرحکمت باتیں بتائیں گے۔ یہ مسجد جو آپ لوگوں نے تعمیر کی ہے یہ صرف مسجد ہی نہیں بلکہ آپ کی مذہب کے ساتھ وفاداری کی علامت ہے۔ یہ مسجد امید اور امن کی علامت ہے۔ یہ مسجد اعتماد اور مثبت سوچ کی علامت ہے۔ موصوف نے کہا: مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی کمیونٹی کے ایک دوست فیاض صاحب یہاں کی legislative assembly کے ممبر منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہاں کینیڈا آکر مجھے مذہبی آزادی دی گئی اور میں اپنے طریق کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کر سکتا ہوں۔ مجھے یہاں بولنے کی آزادی ہے اور میری فیملی محفوظ ہے۔ فیاض صاحب نے مزید اپنی تقریر میں کہا کہ میں کینیڈا کو اتنا کچھ نہ دے پاؤں گا جتنا کینیڈا نے مجھے دیا ہے۔ میں فیاض صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ مَیں فیاض صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اور آپ کی جماعت کے لوگوں نے کینیڈا کو بدلہ میں بہت کچھ دیا ہے۔ آپ لوگوں نے اپنا آپ، اپنے خاندان، اپنی تمام تر صلاحیتیں اور قابلیتیں اور تمام طاقتیں اور اعلیٰ اقدار کینیڈا کو دی ہیں اور آج یہاں اس مسجد کی تعمیر اس بات کا ثبوت ہے۔ موصوف نے آخر میں کہا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک بار پھر سے شکر گزار ہوں۔ اسی طرح میں جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ سسکاچوان کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے۔ میں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے سسکاچوان کو اپنا گھر سمجھا ہے۔

Queen سٹی کے میئر Michael Fougere کا ایڈریس

❀ اس کے بعد Queen سٹی کے میئر Michael Fougere نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ اکتوبر 2014ء میں کونسلر Mark Doherty اور Fendura کے ساتھ اس مسجد کے سنگِ بنیاد کے موقع پر مَیں یہاں موجود تھا اور اس وقت لوگوں کا جوش اور جذبہ قابل دید تھا۔ اور آج یہاں خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا بہت خوشکُن اور حیران کن احساس ہے۔ اس تقریب میں شمولیت میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔

موصوف نے کہا: ہمارے شہر کی پہچان اتحاد اور تنظیم کی وجہ سے ہے جس کا وزیرِ اعلیٰ نے بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے اور آپ لوگ بھی پیار، محبت اور رواداری جیسی اقدار سے خوب واقف ہیں جس کی دنیا میں شدید کمی ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم لوگ تناؤ کے سمندر کے بیچ ایک امن اور سکون کے جزیرہ میں رہ رہے ہیں۔ ہمارا یہ صوبہ دوسروں سے اسلئے بھی مختلف ہے کہ ہم اس صوبہ میں دنیا کے کسی بھی علاقہ اور قوم سے آنے والے لوگوں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کیلئے پیار اور رواداری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسلئے ریجائنا شہر کی نمائندگی میں اس تقریب میں شمولیت میرے لئے باعث اعزاز ہے اور میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ہمارے شہر اور صوبہ کو منتخب کیا ہے۔ آپ لوگوں سے یہ صوبہ مزید مستحکم ہوگا۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

ریجائنا پولیس کے چیف Evan Bray کا ایڈریس

❀ اسکے بعد ریجائنا پولیس کے چیف Evan Bray نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے کہ مجھے آج یہاں بولنے کا موقع مل رہا ہے۔ آپ میں سے اکثر جانتے ہیں ریجائنا کے پولیس چیف ہونے کی حیثیت سے میرا تیسرا ہفتہ ہے۔ جب میں نے یہ پوزیشن سنبھالی تو پہلے ہفتہ ہی مجھے ایک احمدی دوست محمد فیاض صاحب کی کال آئی کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ شاید انہوں نے صرف میرا دفتر دیکھنا ہوگا۔ لیکن جب وہ آئے تو انہوں نے حضور کے اہم دورہ کا ذکر کیا اور ہم نے سیکیورٹی سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق گفتگو کی۔

موصوف نے کہا: میرے ساتھ اس وقت سسکاچوان پولیس سروس، RCMP اور ریجائنا پولیس کے ممبرز موجود ہیں اور ہمیں بہت فخر ہے کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کی سیکیورٹی کرنے کا موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح ایک ایسا پیغام لے کر آئے ہیں جسے ہماری کمیونٹی بہت پسند کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں فخر ہے کہ ہم نے حضور کا پیغام دیگر مہمانوں تک پہنچانے میں مدد کی۔ موصوف نے کہا: جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے اس شہر کو کس چیز سے محفوظ رکھنا ہے تو اکثر ہمارے ذہن جرم کی طرف جاتے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اس شہر کو نفرت، نسل پرستی اور تعصب سے محفوظ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ یہ شہر صرف اسی وقت صحتمند ہو سکتا ہے جب اسے محفوظ رکھا جائے اور اس مقصد کیلئے ہم ریجائنا اور پورے سسکاچوان میں کام کر رہے ہیں اور اس بات پر فخر کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ ریجائنا میں نئی مسجد کا آج افتتاح ہو رہا ہے جس کا نام مسجد محمود رکھا گیا ہے۔ پس ہم آج اور آئندہ بھی ان دعاؤں اور نیک تمناؤں کا خیر مقدم کرتے رہیں گے جو مسجد کے ذریعہ سے کی جائیں گی۔ ہم شکر گزار ہیں کہ ان دعاؤں میں ہم بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر دس منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

خطاب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور اس کے بعد تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔

بعد ازاں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے تو میں اس موقع پر تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے براہِ مہربانی ہماری دعوت قبول کی اور آج شام یہاں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ آپ میں سے اکثر مسلمان نہیں ہیں اس لئے ایک اسلامی تقریب میں شمولیت آپ کی وسعت قلبی اور رواداری کو ظاہر کرتی ہے۔ لہٰذا میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے مشکور وممنون ہوں۔ میرا شکریہ محض رسمی یا دکھاوا نہیں بلکہ یہ میرے ایمان کا حصہ ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپ کی قدر کرنا دراصل میرا مذہبی فریضہ ہے اور یہ ہماری مذہبی تعلیمات کا ایک خوبصورت حصہ ہے جس پر میں اور تمام احمدی عمل پیرا ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے شکر کے یہ جذبات اسلئے بھی بڑھ جاتے ہیں کہ ہم اس وقت انتہائی نازک اور پُرآشوب حالات سے گزر رہے ہیں اور اسلامی دنیا کے حوالہ سے یہ بات بالخصوص حقیقت پر مبنی ہے۔ ہم سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ گزشتہ سالوں میں بعض نام نہاد انتہا پسند مسلمان تنظیمیں بنی ہیں جو اسلام کے نام پر انتہائی ہولناک مظالم ڈھا رہی ہیں۔ ایک طرف جہاں وہ آپس میں لڑ رہے ہیں وہیں دوسری طرف اپنے حکمرانوں کے خلاف بھی جنگ کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض حکومتیں بھی اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے باغی گروہ جنم لے رہے ہیں جو شدید مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اسکے نتیجہ میں بعض مسلمان ملکوں میں معاشرتی نظام بالکل تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ ممالک امن کی بجائے ایک نہ ختم ہونے والے بے معنی فساد کے بھنور اور بربریت کی دلدل میں دھنس گئے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اُسے صرف انسانیت کے نام پر دھبہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ سچ ہے کہ یہ تنازعات یا تشدد محض مسلمان ممالک تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض غیر مسلم ممالک میں بھی خانہ جنگی اور اضطراب نظر آ رہا ہے خاص طور پر اُن ترقی پذیر ممالک میں جنہیں اقتصادی مسائل کا سامنا ہے۔ بہرحال مسلمان ممالک میں موجود بے چینی کو ہی دنیاوی مسائل کا مرکز اور وجہ پریشانی سمجھا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان دہشتگرد اور تشدد پسند گروہ جنم لے چکے ہیں جو نہ صرف اپنے ملکوں میں گھناؤنے مظالم ڈھا رہے ہیں بلکہ اپنی اس دہشتگردی کو باہر کے ملکوں میں بھی لے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ میں یہاں مغربی ممالک میں بھی انتہائی گھناؤنے حملے ہوئے ہیں جن کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ مثال کے طور صرف گزشتہ سال ہی پیرس، برسلز، Orlando اور بعض دیگر بڑے شہروں میں دہشتگردی کے حملے ہوئے جن میں معصوم لوگوں کو بے رحمی اور وحشیانہ طریق سے قتل کیا گیا۔ ایسے واقعات نے مغرب میں غیر مسلموں کے اندر خوف کی فضا پیدا کر دی ہے جس کی وجہ سے اسلام سے خوف میں اضافہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے جسے یہاں بالعموم Islamophobia کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بے شک آپ اس تقریب میں شامل ہیں اور احمدی مسلمانوں سے آپ کا ذاتی رابطہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض ہماری مسجد کے حوالہ سے خوف و خدشات رکھتے ہوں۔ آپ شاید سمجھتے ہوں کہ جب تک احمدی مسلمانوں کی مسجد نہیں تھی تو وہ معاشرے میں رچے بسے ہوئے تھے لیکن اب چونکہ ان کی اپنی مسجد بن گئی ہے اس لئے شاید اب یہ اپنی مساجد کے دروازے بند کرلیں اور باقی معاشرہ سے بالکل قطع تعلق ہو جائیں یا پھر اس مسجد کو دہشتگردی کی کارروائیاں کرنے کے لئے، حملوں کے منصوبے بنانے کے لئے اور معاشرہ کا امن تباہ کرنے کے لئے استعمال کریں۔ دنیا کے جن حالات کا میں نے ابھی ذکر کیا اس کے پیشِ نظر اگر آپ میں سے کسی کو یہ تحفظات ہیں تو اس میں مَیں آپ کو قصوروار نہیں ٹھہراؤں گا بلکہ میرے نزدیک تو ایسے خدشات مکمل طور پر جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ ان امور کی روشنی میں میں آغاز میں ہی آپ سب پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مسجدوں کی تعمیر کا مقصد بہت عظیم ہوتا ہے۔ یہ مسجدیں فتنہ وفساد پھیلانے کی بجائے درحقیقت دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی بنیاد رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ کسی بھی مسجد کا سب سے اوّلین مقصد یہ ہے کہ وہاں لوگ جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے سامنے جھکیں اور اس کے رحم اور پیار کے طلبگار ہوں۔ تاہم صرف اپنی خوشحالی اور امن کیلئے دعائیں مانگ لینا کافی نہیں بلکہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں کے امن اور خوشحالی کیلئے دعا کرے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا علاقہ سے ہو۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کیلئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے آپ کیلئے پسند کرتا ہے۔

پس اگر ہم اپنے لئے امن، تحفظ، محبت اور احترام چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے لئے بھی یہی کچھ چاہیں۔ چنانچہ حقیقی مساجد فتنہ وفساد اور نفرت پھیلانے کی بجائے لوگوں کو یکجا کرنے اور تمام بنی نوع انسان کو محبت، باہمی عزت واحترام، ہم آہنگی اور سکون جیسی اقدار پر جمع کرنے کی نیت سے بنائی جاتی ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس اصول کا کامل مظہر تھے کہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی سے دور ہوتا دیکھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غم اور دکھ ہوتا اور اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے سجدہ ریز رہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی سوز کے ساتھ دعائیں کرتے کہ یہ لوگ کیوں اپنی اصلاح نہیں کر رہے؟ یہ لوگ ظلموں سے باز کیوں نہیں آتے؟ یہ لوگ کیوں برائیوں اور بدیوں کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہوتے؟ اور کیوں یہ لوگ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے عذاب کا مَورد

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بنانے پر تُلے ہوئے ہیں؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دکھ اور تکلیف اس قدر گہری تھی کہ قرآن کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دکھ اور پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ کیا تُو اس وجہ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ لوگ امن کے ساتھ نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہیں کرتے؟ غرضیکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کے ہر حصہ سے، ہر رگ وریشہ سے انسانیت کیلئے لامتناہی رحم اور ہمدردی مترشح تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسلئے حقیقی مسلمان جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہیں وہ مسجدوں میں ہرگز بد ارادے یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کی نیت لے کر داخل نہیں ہوسکتے۔ بلکہ وہ تو اس مضبوط ایمان کے ساتھ مسجدوں میں جاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا اور گریہ وزاری کریں کہ ساری دنیا امن کے ساتھ متحد ہوجائے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک حقیقی مسجد تو ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے کے لئے امن کی ضامن ہوتی ہے۔ اور خدانخواستہ اگر کوئی مسجد ان نیک ارادوں کے ساتھ نہیں بنی تو اس کا مطلب ہے وہ اپنا مقصد پورا نہیں کر رہی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اسی قسم کی ایک نام نہاد مسجد بنائی گئی تھی جس کا مقصد معاشرہ میں فتنہ وفساد پھیلانا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسجد کو گرانے کا حکم دیا کیونکہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت اور انسانیت کے حقوق ادا کرنے کیلئے نہیں بلکہ بد ارادے کے ساتھ تعمیر کی گئی تھی۔ اس لئے اس مسجد کو منہدم کر دیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ اسلام کی اعلیٰ تعلیمات ہیں جن میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ مسجد کے مقاصد حاصل کرنے کیلئے صرف یہی ضروری نہیں کہ وہ اپنے خالق کے فدائی بنیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور انہیں فائدہ پہنچانے والے ہوں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر طرح سے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ دو فقروں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل محبت کرنا اور اسکے حقوق ادا کرنا اور دوسرا اُس کی مخلوق کے ساتھ محبت رکھنا اور اسکے حقوق ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مُسلمہ ہمیشہ سے ہی ان تعلیمات پر کاربند رہی ہے۔ اسلئے ہم جہاں بھی مساجد یا اپنی جماعتیں قائم کرتے ہیں وہاں جلد ہی دوسروں کی خدمت کرنے کی وجہ سے ہماری ایک پہچان بن جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری پہچان ہی یہی ہے کہ ہم انسانیت کی خاطر ہر ممکن قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ضرورت ہو جماعت احمدیہ مسلمہ انسانیت کی خدمت کیلئے صفِ اول میں کھڑی ہوتی ہے۔ ہم تمام دنیا میں بلاتفریق رنگ ونسل اور مذہب فلاحی کام کر رہے ہیں۔ ہمارا صرف یہی مقصد ہے کہ ضرورتمندوں کو آرام پہنچایا جائے اور انہیں بہتر زندگی کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہماری مساجد صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی جگہ نہیں ہیں بلکہ یہ مساجد ان مراکز کا بھی کام دیتی ہیں جہاں ہم جمع ہوکر مقامی لوگوں کی مدد کے مختلف طریقوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مساجد میں صرف یہی منصوبے بنائے جاتے ہیں کہ ہم مسکینوں اور محرومی کا شکار لوگوں کی تکلیفوں اور غموں کو کس طرح دور کرسکتے ہیں۔ صرف یہی سکیمیں بنائی جاتی ہیں کہ صعوبتوں کا شکار اور مصیبت زدہ لوگوں کی محرومی اور مایوسی کا بوجھ ہلکا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مثال کے طور پر ہم نے ترقی پذیر ممالک میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال کھولے ہیں تاکہ دنیا کے اِن دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کو تعلیم اور طبی سہولیات مہیا کی جاسکیں۔ اسی طرح ہم بہت سے ایسے دیہاتوں اور قصبوں میں صاف پانی مہیا کر رہے ہیں جہاں اس قسم کی سہولت پہلے موجود نہ تھی۔ یہاں مغرب میں رہتے ہوئے پانی کی اصل قدر جاننا بہت مشکل امر ہے۔ پانی مہیا کرنے والی کمپنیوں کو کچھ رقم ادا کردینے سے ہمارے نلوں سے صاف پانی آنے لگتا ہے۔ اسلئے یہ سمجھنا نہایت مشکل ہے کہ افریقہ اور دنیا کے بعض غریب حصوں میں رہنے والے لوگ اس بیش بہا نعمت کیلئے کس قدر ترسے ہوئے ہیں۔ پانی تو زندگی کا ذریعہ ہے لیکن اسکے باوجود دنیا کے بیشتر حصوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی پانی تک پہنچ نہ ہونے کے برابر ہے۔ افریقن ممالک میں اگر بارشیں ہوجائیں تو ان کے تالاب بھر جاتے ہیں لیکن اکثر خشک سالی کی وجہ سے پانی کے تالاب خشک ہوجاتے ہیں جسکے نتیجہ میں پانی کی شدید قلت ہوجاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حقیقت تو یہ ہے کہ دیہاتوں اور دور دراز علاقوں میں اگر بارشیں ہو بھی جائیں تو ان لوگوں کو صاف پانی مہیا نہیں ہوتا کیونکہ جن تالابوں کا پانی وہ استعمال کرتے ہیں وہ مختلف قسم کے بیکٹیریا اور مُضر مادّوں سے زہر آلود ہوتا ہے۔ یہ لوگ جو پانی پینے، نہانے، کھانا پکانے اور اپنے کپڑے دھونے کیلئے استعمال کرتے ہیں وہی پانی جانور بھی پیتے ہیں جو اکثر جانوروں کے فضلہ سے آلودہ ہوجاتا ہے۔ پھر یہ کہ یہ پانی ان کے نلوں سے نہیں بہہ رہا ہوتا بلکہ اسکی خاطر چھوٹے چھوٹے بچے اپنے سروں پر پانی کے برتن اُٹھائے کئی کئی کلومیٹر کا سفر پیدل طے کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بھی کئی سال افریقہ رہ چکا ہوں اور یہ سب میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ایسی عمر میں جبکہ انہیں سکول میں ہونا چاہئے اور آزاد ہونا چاہئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے شدید حالات سے مجبور ہوکر روزانہ ایک ایسے معمول کو برداشت کرتے ہیں جو یہاں مغرب کی آرام دہ زندگی میں رہتے ہوئے ہمارے لئے ناقابل تصور ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کے روزمرہ کے مسائل تو نہایت معمولی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہماری پریشانی یہی ہوتی ہے کہ ہمارے بچے وقت پر سکول پہنچ جائیں یا اسی قسم کے چھوٹے موٹے مسائل ہیں۔ پسماندہ ممالک میں رہنے والوں کے لئے تو اس قسم کے معمولی مسائل صرف خام خیالی ہے۔ ان لوگوں کے بچے تو اُن سہولیات کی خاطر جو یہاں ہمارے بچوں کے پاس ہیں اپنا سب کچھ قربان کردیں۔ کیا وہ اپنے خاندان کے روزمرہ کے استعمال کیلئے پانی لانے کیلئے دور دراز سفر کرنے کی بجائے ہر روز سکول جانے کی خاطر اپنا سب کچھ نہیں دے دیں گے؟ پس ان لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے اور ان کی تعلیم کی پیاس بجھانے کے لئے جماعت احمدیہ شمسی توانائی پر چلنے والے اور ہینڈ واٹر پمپس لگا کر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کر رہی ہے۔ جب یہ لوگ پہلی مرتبہ نلوں میں سے پانی بہتا دیکھتے ہیں تو اکثر ہمارے رضا کار اُس موقع کی تصاویر یا ویڈیو بنالیتے ہیں اور بعد میں یہ تصاویر اور ویڈیوز مجھے بھی دکھاتے ہیں۔ ایک مفلسانہ زندگی گزارنے کے بعد ان لوگوں کے چہروں پر اور بالخصوص چھوٹے چھوٹے بچوں کے چہروں پر (جبکہ وہ اپنے دروازے کے بالکل سامنے پانی کو دیکھتے ہیں) آنے والی بے انتہا خوشی قابل دید ہوتی ہے۔ اُن کیلئے یہ بات ایسی ہے جیسے ان کی تمام امنگیں اور خوابیں حقیقت بن گئیں یا جیسے انہیں ساری دنیا کے خزائن حاصل ہوگئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان ان لوگوں کی خدمت کر کے فخر محسوس کرتے ہیں اور اس کو ایک فضل جانتے ہیں کہ ہمیں دوسروں کو سہولت اور آرام پہنچانے کا موقع ملا کیونکہ یہی اسلامی طریق ہے۔ پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں کہیں بھی جماعت احمدیہ مسلمہ مسجد تعمیر کرتی ہے تو وہاں کے مقامی لوگ جلد ہی جان لیتے ہیں اور اس بات کی کھلے عام تصدیق کرتے ہیں کہ یہ لوگ بے غرض ہوکر اور مذہب سے بالا ہوکر انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں اور ہر ممکن طور پر معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اسی طرح احمدی مسلمان اُن لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں جو کہ قدرتی آفات کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس کی حالیہ مثال ہیٹی میں چند ہفتے قبل آنے والا Hurricane Mathew ہے جس کے نتیجہ میں وہاں شدید تباہی وبربادی ہوئی ہے۔ اس طوفان کے فوراً بعد ہیومینٹی فرسٹ نے، جو کہ ہماری جماعت نے انسانیت کی خدمت کیلئے ایک تنظیم بنائی ہے، نے فوری طور پر وہاں رضا کار بھیجے جنہوں نے وہاں Royal Navy Dutch کے ساتھ مل کر امدادی کام کئے ہیں۔ ہمارے احمدی رضا کاروں کی کوششوں کا اُن پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ Dutch Naval Ship کے کمانڈر نے بعد میں ہماری کوششوں کو سراہتے ہوئے ایک خط میں لکھا کہ اس نے ہیومینٹی فرسٹ جیسی بے نفس اور خلوص اور جذبہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے والی کبھی کوئی اَور تنظیم نہیں دیکھی۔ اسلئے مَیں ایک بار پھر کہوں گا کہ حقیقی مسجدوں اور حقیقی مسلمانوں سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا جہاد جھوٹا جہاد نہیں ہے یا دہشتگردی اور ظلم کرنے کا جہاد نہیں ہے بلکہ ہمارا جہاد تو وہی جہاد ہے جس کی تعریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی عمل کیا۔ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفاعی جنگ، جو کہ زبردستی مسلمانوں پر مسلط کردی گئی تھی، سے واپس تشریف لائے تو اپنے صحابہ کو فرمایا کہ وہ ایک چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں اور یہ بڑا جہاد خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور نفسوں کی اصلاح کا جہاد ہے۔ لہٰذا ہمارا جہاد تلواروں، بندوقوں اور بموں کا جہاد نہیں ہے۔ ہمارا جہاد ظلم، بربریت اور ناانصافی کا جہاد نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا جہاد تو پیار، محبت اور خدا ترسی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو برداشت، انصاف اور انسانی ہمدردی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے۔ اگر ہم نے کوئی جہادی گروپ بنائے ہیں تو وہ معصوم لوگوں پر وحشیانہ حملے کرنے اور ان کو مارنے کے لئے یا کلبوں، سٹیشنوں اور اس قسم کی دوسری جگہوں پر دہشتگردانہ حملہ کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد تو ہر وقت اور ہر جگہ تمام لوگوں کے حقوق قائم کرنا ہے۔ اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے ہم وحشیوں کی طرح تلواریں یا بندوقیں نہیں چلاتے بلکہ ہمارے پسندیدہ ہتھیار تو پیار، محبت، ہمدردی اور سب سے بڑھ کر دعاؤں کے ہتھیار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ اب یہ مسجد بن چکی ہے اس لئے مجھے پورا یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی مسلمان نہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں گے بلکہ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت پر بھی توجہ دیں گے۔ ہمارے ہمسائے دیکھیں گے کہ یہ مسجد روشنی کی کرن ثابت ہوگی جو کہ معاشرے کو پیار، محبت اور شائستگی جیسی اقدار سے منور کرنے والی ہوگی۔ آپ لوگ دیکھیں گے کہ یہ مسجد کس طرح امن، خوشحالی اور تمام انسانیت کے لئے جائے پناہ بن جانے کی ایک روشن مثال بن جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً قرآن کریم نے ہمسایوں کے حقوق پر اس قدر زور دیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف اس قدر توجہ دلائی کہ مجھے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت کا حقدار بنادے گا۔ پس اگر اس مسجد کے ہمسایوں میں سے کسی کو اس مسجد کے حوالہ سے کوئی خدشہ یا خوف ہو تو وہ اسے کلیۃً ختم کردے۔ ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں کا پورا خیال رکھتے، ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں تاکہ ہم اپنے ایمان کے تقاضے پورے کرسکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقامی احمدی یہ ثابت کریں گے کہ وہ یہاں کی لوکل کمیونٹی سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں اور اپنی تمام تر قابلیتوں کے ساتھ آپ سب لوگوں کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر سے کہتا ہوں کہ ہماری یہ مسجد ہمیشہ امن اور خیر خواہی کا مرکز بن کر رہے گی اور اس کے دروازے ہمیشہ ہر مذہب اور عقیدہ سے تعلق

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں

(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

رکھنے والوں کیلئے کھلے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا۔ تو مہمانوں نے کھڑے ہوکر کافی دیر تک تالیاں بجاتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ ڈنر کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے آتے رہے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور نے ہر ایک کے ساتھ گفتگو فرمائی۔

مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام قریباً نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد محمود تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ بعدازاں خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے مسجد محمود میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

مہمانوں کے تأثرات

مسجد محمود کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سارے مہمان تاثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

☆ مذاہبِ عالم کے ایک پروفیسر صاحب جو اس تقریب میں شامل تھے وہ بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں یہ نہایت ہی پُر معارف اور دلکش خطاب اُن تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہبِ عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی جو بات مجھے بہت اچھی لگی وہ آپ کا واضح اور قابلِ عمل پیغام تھا کہ اگر دنیا میں سب امن چاہتے ہیں، تو یہ اُن غریبوں کو نظر انداز کر کے نہیں حاصل ہو سکتا جو تکالیف میں مبتلا ہیں۔ میرے خیال میں یہ پیغام بہت ہی واضح تھا۔ میرے خیال میں موجودہ حالات کے پیشِ نظر جبکہ دنیا کے مسائل کے اسلامی حل پر لوگ کچھ غلط فہمیوں میں الجھے ہوئے ہیں، اُن کا پیغام بہت ہی ضروری اور مناسب تھا۔ انہوں نے ان خدشات کو دُور کرنے کا ذمہ لیا اور ان کا پیغام ہمارے اس ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجس سوسائٹی میں باہمی تعاون، اتفاق اور احترام کو ترویج دینے کے لئے اہم تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عظیم پیغام دیا ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون بیان کرتی ہیں: مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفۃ المسیح نے جہاد کے موضوع پر بات کی۔ اس کا مطلب کوشش کرنا، دوسروں سے محبت کرنا، امن کو پھیلانا اور کمیونٹی کی مدد کرنا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا جب انہوں نے کہا کہ ہر ایک دوسروں کے لئے وہی چاہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ میں نے احمدیت کے متعلق اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ لیکن اب خلیفۃ المسیح اور سارے لوگوں سے مل کر مجھے علم ہوا کہ احمدی بہت ہی پیار کرنے والے ہیں۔

☆ ریجائنا ملٹی فیتھ فورم کے چیئرمین گگن دیپ سنگھ صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے ان کا خطاب بہت پسند آیا۔ اس کا مرکزی نقطہ انسانیت سے تعلق رکھنے والے امور تھے، جو ہر مذہب کے عقائد کا حصہ ہیں۔ کئی مشترک باتیں ہیں مثلاً انسانیت کیلئے کام کرنا، غریبوں کیلئے کام کرنا، سکولوں اور ہسپتالوں کو قائم کرنا۔ ہمیں یہ سب کچھ کرنا چاہئے اور اسی بات نے مجھے گھائل کیا۔

☆ ایک سیاستدان بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا پیغام نہایت مؤثر تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈین اور سسکاچوان باشندہ ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ پیغام سننا چاہئے، اسے دل میں اپنانا چاہئے اور اس میں اطمینان محسوس کرنا چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ہم اس بات سے خوش ہیں۔ جو مسلمان سسکاچوان میں آئے ہیں، انہوں نے اپنی ثقافت ہمارے ساتھ share کی ہے اور یقیناً وہ ہمارے بہترین شہریوں میں سے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی گورنمنٹ اور انتخابی نظام کے ساتھ وفادار ہیں۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کینیڈا اور سسکاچوان کا انتخاب کیا۔ میں ہمیشہ بہت خوش ہوتا ہوں کہ جماعت ہم سے رابطہ کرتی ہے اور کینیڈا ڈے پر ہمیں مسجد میں بلاتی ہے۔ جب سسکاٹون میں نئی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو ہمیں بھی مدعو کیا گیا۔ بہت ہی مہمان نواز اور فراخ دل ہیں اور میں انہیں نہ صرف اپنے حلقہ بندی بلکہ اپنے دوست کہنے پر فخر محسوس کرتا ہوں اور اپنے تعلقات کو مزید بڑھانے کے لئے امیدوار ہوں۔

☆ ایک مہمان نے بیان کیا کہ خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک کمرہ میں موجود ہونا اور ان کے الفاظ کو سننا میرے لئے ایک اعزاز تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ ہمارے صوبہ سسکاچوان میں بھی ویسے ہی حق ہیں جیسا کہ ساری دنیا میں ہیں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ یہاں اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ہمراہ موجود ہوں۔ دنیا میں مثبت باتیں سننے میں نہیں آتیں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اچھائی بھی موجود ہے۔ لیکن آج ان مثبت باتوں میں سے بعض ایسی باتیں سامنے آئیں جنہیں میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام دل میں بیٹھ جانا چاہئے کہ محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں۔ دنیا میں ہمیشہ ہی مشکلات رہیں گی اور ہر مذہب میں بھی مشکلات درپیش ہیں۔ جو بات مجھے نمایاں لگی، وہ یہ تھی کہ اگرچہ دنیا کے دوسرے علاقوں میں بحران اور بے امنی ہے، وہ اس جماعت کی طرف سے نہیں جو آج یہاں موجود ہے۔ جس اسلام کو میں جانتا تھا وہ اس سے بالکل ہی مختلف ہے جس کا آج مجھے یہاں پتہ چلا۔ بدقسمتی سے دنیا کے ہر مذہب میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنے مذہب کو ہتھیار بنا کر لڑائی جھگڑا اور فتنہ پھیلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ تو شدت پسندی ہے اور میرے خیال میں اتنی بھی نہیں جتنا خبروں میں اچھالا جاتا ہے۔ عموماً آج کا پیغام امید اور باہم اتحاد کا پیغام ہے۔ میں سسکاٹون سے آیا ہوں جو کہ ریجائنا سے تقریباً 250 کلومیٹر دُور ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ اتنی دور سے لوگ یہاں weekend پر کام کرنے کیلئے آتے رہے ہیں۔ یہ بات اس صوبہ کے ابتدائی باشندوں کے نمونے کی طرح ہے، جو یکجا ہو کر مساجد تو نہیں بلکہ فارمز اور کمیونٹی سینٹرز اور سکول بناتے تھے۔

☆ ایک خاتون مہمان نے بیان کیا: میں سمجھتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا۔ میں نے ہر لفظ کو سنا اور اپنے دل میں بٹھایا اور محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام بہت ہی شاندار ہے۔ اگر ساری دنیا اس طرح ہوتی تو کیا ہی خوب دنیا ہوتی۔ میں ساری شام وہاں بیٹھ کر خلیفۃ المسیح کو سن سکتی تھی۔ مجھے جو بات بہت نمایاں لگی وہ یہ تھی کہ آپ کو اپنے ہمسائے سے محبت کرنی چاہئے اور یہ کہ اگر کچھ حاصل کرنا ہے تو اتفاق سے ایک دوسرے کے ساتھ کام کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ حضور کا پیغام نہایت واضح، حقیقی اور دل سے نکلا ہوا پیغام تھا اور میرا خیال ہے کہ یہ پیغام ہر شخص کے دل میں بیٹھ گیا ہوگا جو وہاں کمرے میں موجود تھا۔ اور اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس تقریب میں شامل ہونا اور محض اس پروگرام میں شرکت کیلئے سسکاٹون سے میرا یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔

☆ ریجائنا شہر کے سٹی مینجر Chris Holden صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: بہت ہی واضح، سچا اور حقیقی پیغام تھا۔ جس انداز سے خلیفۃ المسیح نے مسلم دنیا کے مسائل بیان فرمائے وہ میرے لئے حیران کن تھا۔ خلیفۃ المسیح کا محبت اور اپنائیت پر زور دینا، مسجد کی ضرورت کو واضح کرنا، اور یہ بتانا کہ مسجد کے دروازے ہر شخص اور ہر مذہب کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں، ان باتوں سے مجھے بہت تسلّی ہوئی۔ دنیا میں بہت ہی بدامنی رہی ہے لیکن ریجائنا میں بننے والی یہ مسجد ہر ایک کے لئے کھلی ہے۔ اس تقریب سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ ایک مہمان بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت شاندار ہے۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جس نے نہ صرف Regina بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کو متأثر کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک بہت ہی طاقتور سفیر ہیں۔ جماعت احمدیہ بہت ہی مثبت، تعمیری اور اچھا کام کرنے والی ہے۔ یہ سوچ اور اس قسم کا کردار قوموں کو ترقی دینے والا کردار ہے جس کی بنیاد باہمی احترام اور تعلقات پر ہے۔ زندگی میں ہم سب مختلف کردار ادا کرتے ہیں لیکن ہم ایک کامیاب معاشرہ اور دنیا تبھی بناتے ہیں جب ایک دوسرے سے اتفاق کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر انسان قیمتی ہے اور ہم اکٹھے ہوکر ہی زیادہ مضبوط ہیں۔

☆ پروفیسر Brenda Anderson صاحبہ (University of Regina) بیان کرتی ہیں: مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی اور میں جماعت کو مبارکباد دیتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ریجائنا اور صوبہ کی کمیونٹی کیلئے آپکے الفاظ سننے بہت ہی ضروری تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس خطاب نے بہت سے ایسے لوگوں کو آگاہ کیا ہوگا جنہیں اسلام کے متعلق کچھ علم نہیں اور جنہیں شاید کچھ خدشات ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمیں جہاد کے متعلق بات کرنی پڑتی ہے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھانا پڑتا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ لوگ امن کے پیغام کے ساتھ واپس گئے ہوں گے۔ پس میں جماعت کو اس سنگِ میل پر مبارکباد دینا چاہتی ہوں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا: میں نے جماعت احمدیہ میں یہ بات دیکھی ہے کہ جوں جوں اس جماعت نے سسکاٹون میں ترقی کی، اس نے مقامی لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں اور ان کو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج شدت پسندی اور دیگر خدشات پر روشنی ڈالی ہے، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جو باقی دنیا میں ہو رہا ہے، اس کا اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ سسکاٹون میں جو درخت لگانے کے منصوبے بنائے گئے ہیں اور جس طرح ہم نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کمیونٹی کے کارکنان کے ساتھ مل کر کام کیا ہے، میں دیکھتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا مستقبل ہے اور اس معاشرہ کا عکس ہے جس کی میں امید رکھتا ہوں، جس میں مختلف مذاہب کے لوگ مشترک اقدار کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم تفرقہ کی بجائے متفق ہوکر زیادہ بہتر حال ہیں اور پھر ہم ایک دوسرے سے سیکھ بھی سکتے ہیں۔ موصوف نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کو چھوٹے گروہوں نے بگاڑا ہے جس کی وجہ سے کئی کینیڈینز اور مغرب میں رہنے والوں میں الجھنیں پیدا ہوئی ہیں۔ احمدیہ جماعت کے لوگوں کو جان کر میں نے سیکھا ہے کہ بھائی چارہ اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا ایک نہایت ہی اہم اصول ہے، اور یہ کہ ہمیں ایک دوسرے سے ہمسایوں کی طرح پیش آنا چاہئے اور ہمسایوں کے ساتھ رشتہ داروں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔ یا جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج فرمایا کہ دوسروں سے اسی طرح پیش آؤ جیسے تم چاہتے ہو کہ دوسرے تم سے پیش آئیں۔ یہ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے اور ہم سب کو اسے اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس

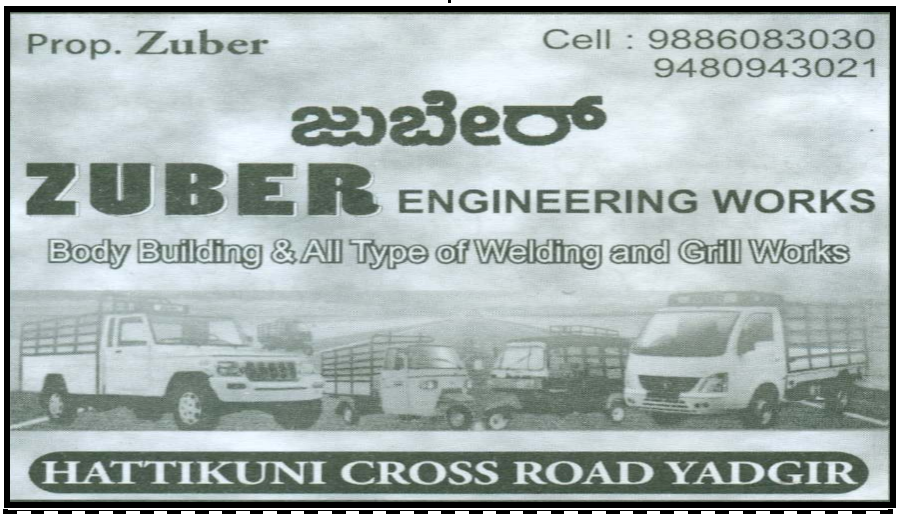

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
ProprItor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Zaid Auto Repair
زیدآٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

عقیدہ پر عمل کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ پس ہم سب کو محنت کر کے اس عقیدہ پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہئے۔ یہ جاننا کہ یہ تعلیم جماعت احمدیہ کینیڈا کی بنیادی تعلیم ہے اور ایمان کا لازمی حصہ ہے نہایت ہی اہم پیغام ہے۔

☆ ریجائنا کے سٹی کونسلر Bob Hawkins صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے عظیم الشان خطاب فرمایا ہے۔ خلیفہ کا پیغام بین الاقوامی تھا اور ہر ایک پر لاگو ہوتا تھا خواہ کوئی کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خلیفہ نے محبت، رواداری اور احترام کا پیغام دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم سب کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب اس زمانہ میں نہایت اہم ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو فساد کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور بدقسمتی سے ان میں سے بعض لوگوں نے اسلام کو فساد کرنے کا آلہ بنایا ہوا ہے۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے واضح کردیا کہ اسلام کا پیغام محبت اور لوگوں کے باہمی احترام کا پیغام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بہت ضروری تھا اور میں آپ کی ان باتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

☆ ریجائنا کے ایک اور سٹی کونسلر Johnathan Findura صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب شاندار اور بہت ہی متأثر کن تھا۔ ہر ایک اس کو سمجھ سکتا تھا۔ اس کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں تھا۔ ہمیں اس طرح کے مزید خطابات سننے کی ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگ دلوں میں خوف پیدا کرنا چاہ رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں کوئی خوف نہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں سفر کرکے تشریف لانا بہت ہی اہم موقع ہے۔ اس سے مسجد کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور ریجائنا کے لوگوں کی اہمیت بھی۔

☆ ایک مہمان خاتون بیان کرتی ہیں: آج مجھے حضرت عیسیٰؑ کی یاد آگئی۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم ایک دوسرے سے محبت اور شرافت سے پیش آسکتے ہیں۔ اگر ہم سچائی کی پیروی کررہے ہوتے تو دنیا کتنی بہتر ہوتی اور ہم سب امن، اتفاق اور باہمی احترام کے ساتھ رہتے۔ جماعت احمدیہ بہت اچھی جماعت ہے۔ اس کے لوگ بہت ہی عاجز، ہمدرد، کمیونٹی کا خیال رکھنے والے اور اچھا نمونہ دکھانے والے ہیں۔ میں عیسائی ہوں اور حضرت عیسیٰ کو مانتی ہوں اور حضرت عیسیٰؑ بھی ایسے ہی رہتے تھے۔ پس اگر ہم سب ان باتوں پر عمل کریں جن کا خلیفۃ المسیح نے ذکر کیا ہے تو دنیا بہترین جگہ بن جائے۔

☆ ایک مہمان نے بیان کیا: جس طرح خلیفۃ المسیح نے اسلام کے متعلق پائے جانے والے غلط تصورات دور فرمائے میں اس سے بہت متأثر ہوا ہوں کیونکہ میڈیا میں انہیں منفی رنگ میں دکھایا جاتا ہے اور اسی طرح لوگ انہیں سمجھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے پتہ چلا کہ جو میڈیا بیان کرتا ہے وہ مکمل صورتحال نہیں ہے۔ میں نے خلیفۃ المسیح کے متعلق بہت کچھ سنا تھا۔ پس آج انہیں بنفسِ نفیس دیکھنا، ان سے مصافحہ کرنا اور یہاں میرا موجود ہونا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔

☆ ایک مہمان بیان کرتے ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل کوئی اچھی چیز نہیں ملتی۔ خبروں اور میڈیا میں تو منفی اور بری باتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں رہا۔ آج کسی کو اچھی بات کہتے ہوئے سننا اور بھلائی کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھنا ایک تازہ ہوا کی طرح محسوس ہوا ہے۔

☆ اس صوبہ سے تعلق رکھنے والے ایک سیاستدان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج اس صوبہ کیلئے ایک عظیم دن ہے۔ بے شک آج یہ کمیونٹی خوشی منا رہی ہے لیکن یہ خوشی ہمارے صوبہ کیلئے بہت بڑا دن ہے ہمارا motto، کئی لوگوں کی طاقت سے ہے۔ آج اس مسجد کی تعمیر کے ذریعہ ہم اپنے اس motto پر عمل کررہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا پیغام جہاں ساری دنیا کے لئے ضروری ہے وہاں ہمارے لئے بھی بہت اہم ہے۔ کئی سال پہلے میرا جماعت سے تعارف ایک ایسے وقت میں ہوا جب سسکاچوان میں بہت بڑا سیلاب آیا اور ایک محلہ پانی کی وجہ سے بالکل الگ ہوگیا تھا اور دوسرے لوگ evacuation سینٹرز کی طرف جارہے تھے۔ اس وقت جبکہ ابھی مدد کی اپیل بھی نہیں کی گئی، احمدی مسلمان کئی وینوں پر مدد کے لئے سسکاٹون سے ریجائنا آئے۔ وہاں ہماری بات چیت ہوئی اور یہ ان کے outreach کی بہترین مثال ہے کہ فوراً تعلق قائم ہوگیا۔ اس جماعت نے ایسے لوگوں کو اکٹھے ملا دیا جو شاید عام حالات میں نہ ملتے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب سمجھ آئی ہے کہ احمدی مسلمان اتنے پُرعزم کیسے ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ خطاب ساری دنیا میں نشر کیا گیا لیکن کاش کہ Saskatchewan میں ہر شخص اس کو دیکھ سکتا۔ آج خلیفۃ المسیح سے میں نے جو کچھ بھی سیکھا وہ حتی المقدور ہر ایک کو بتاؤں گا لیکن کاش کہ دوسرے لوگ بھی براہِ راست خلیفۃ المسیح کی یہ باتیں سن سکتے۔ شمالی امریکہ میں ہم کافی تفرقہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ امریکہ کے انتخابات سے بھی نمایاں ہے، جسے دیکھ کر ہمیں پریشان ہونا چاہئے، لیکن ہمارے ملک میں بھی موجود ہے۔ میرے خیال میں ہمارے صوبہ میں اس پیغام کی ضرورت ہے خواہ لوگ یہاں نئے آباد ہونے والے ہوں، پرانے یورپین مہاجرین ہوں یا First Nations کے لوگ ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام نہایت ہی موزوں ہے۔ میں اس بات سے خوش ہوں کہ حضور جیسے بین الاقوامی لیڈر ہمارے صوبہ میں تشریف لائے۔

☆ Paul Merryman صاحب جو کہ سسکاٹون میں Legislative Assembly کے ممبر ہیں، انہوں نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت خوبصورت تھا۔ خلیفہ کی آواز میں ایک ٹھہراؤ، تسلّی اور تحمّل نظر آرہا تھا جس سے تمام حاضرین پر ایک عجیب رعب طاری تھا۔ آپ کے وجود سے عاجزی ٹپک رہی تھی۔ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہونا اور ان کی باتیں سننا بہت ہی اچھا تجربہ تھا۔

سیاسی اور دنیاوی فنکشنز مختلف ہوتے ہیں۔ وہاں پر لوگ زور لگا کر اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں اور لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خلیفۃ المسیح میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ مجھے لگا کہ وہ بہت ہی محبت سے اپنی طرف بلا رہے ہیں اور سب سے محبت کرنے کیلئے تیّار اور مستعد ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ مذہب اور روحانیت اصل میں اِسی بات کا نام ہے۔ یعنی اپنے ہمسایوں سے محبت کرنا اور دوسروں کی مدد کرنا۔ میرے خیال میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ایک ایسی جماعت مساجد بنائے جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والی ہو کیونکہ سسکاچوان کے تمام لوگ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اور سب کو ایک دوسرے سے احترام اور رواداری کا سلوک اختیار کرنا چاہئے۔ اگر سب لوگوں کو ایک صحیح نقطے پر جمع کیا جائے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ تمام کینیڈین خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈا ایک بہت ہی پُرامن اور رواداری اختیار کرنے والا متحمّل ملک ہے اور ہمیں اس پیغام کو، بطور کینیڈین، دوسرے ملکوں میں بھی پھیلانا چاہئے جس طرح ہمارے peacekeeper soldiers نے مشن کئے ہیں۔ انہیں اس رنگ میں بھی استعمال کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں ہم ساری دنیا کے سامنے یہ بات پیش کرسکتے ہیں کہ ہمیں اِن باتوں کو سیکھنا چاہئے اور سننا چاہئے اور نہ صرف یہ، بلکہ ان پر عملی جامہ بھی پہنانا چاہئے۔

☆ ایگریکلچرل ریسرچر Claire Burkett صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جو بات لے کر جارہی ہوں وہ حضور کی عاجزی اور ہمدردی اور مسلم مذہب کا تعارف ہے۔ دنیا کے تمام لوگوں کیلئے اسلام کی سچی حقیقت کو جاننا ضروری ہے۔ خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سننا بہت ہی ضروری ہے۔ میں Saskatoon میں رہتی ہوں۔ میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے اور جماعت کے لوگوں سے ملی ہوں اور مجھے اب بہتر طور پر سمجھ آئی ہے اور میں گھر جاکر اپنی فیملی اور اپنے بہن بھائیوں کو یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کروں گی کہ ٹیلیویژن پر جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں، اُن سے ہٹ کر بھی بہت ساری باتیں ہیں۔

☆ سسکاچوان کے لیڈر آف دی آفیشل اپوزین Trent Weatherspoon صاحب بیان کرتے ہیں: یہ ایک خوبصورت اور اہم اجتماع ہے۔ خلیفۃ المسیح کا نہایت طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدرِ مشترک باتوں کی نشاندہی کی اور ہمیں بتایا کہ کینیڈا کے احمدی انسانیت کو ترجیح دینے کے عقیدہ کو فوقیت دیتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام کہ ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کریں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں ہم سب کے لئے اہم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچائی پر مشتمل بہت ہی ضروری پیغام تھا جس میں کافی معلومات تھیں تاکہ باہمی رواداری اور امن قائم ہو۔ خلیفۃ المسیح نے اُن اقدار کی نشاندہی کی ہے جن پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اقدار نہ صرف ہمارے شہر ریجاینا یا ہمارے صوبہ سسکاچوان کو مضبوط کرنے کیلئے بلکہ ہمارے ملک اور ہماری دنیا کو مضبوط کرنے کیلئے ہیں۔ جن اقدار پر عمل کرنے کا خلیفۃ المسیح نے ہمیں چیلنج دیا ہے، اگر ہم سب انکے مطابق زندگی بسر کریں اور ان پر عمل کریں تو ہمارے ملک اور دنیا میں بہتری آئے گی۔

☆ ڈاکٹر فخری زَل الحلیم جو یونیورسٹی آف سسکاچوان میں اسلامک اسٹڈیز کے پروفیسر ہیں، بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا وہ بہت اہم تھا۔ وہ دراصل انسانیت کا ہی پیغام دے رہے تھے جس کی ہمیں آجکل ضرورت ہے، خصوصاً مسلم کمیونٹی میں۔ ہمیں اختلافات کے باوجود اکٹھے مل کر کام کرنا چاہئے میں نے خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ایک رعب دیکھا ہے۔

☆ ریجائنا پولیس سروس کے چیف Evan Bray صاحب جنہوں نے ایڈریس بھی کیا تھا نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک شاندار شام تھی۔ سب سے پہلے تو مجھے فخر ہے کہ Regina Police Service یہاں موجود تھی اور اس تقریب کا حصہ تھی۔ حضور نے نہایت تحمل سے اور دھیمے لہجہ میں لیکن پرشوکت انداز میں خطاب فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو پیغام انہوں نے دیا، وہ ایسا پیغام ہے جو سرحدوں اور ملکوں (کی حدود) سے بالا ہے اور خواہ کوئی ریجائنا شہر میں ہو یا کینیڈا کے ملک میں یا دنیا کی کسی بھی جگہ میں ہو، یہ پیغام سمجھ سکتا ہے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ ریجائنا اور کینیڈا کے لوگ اسلام کے سچے پیغام کو سنیں۔ اور یہی بات ہے جو ہمارے ملک اور صوبہ کو ممتاز بناتی ہے۔ ہماری کمیونٹی اس بات پر مبنی ہے کہ ایک دوسرے کی انفرادیت کو قبول کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
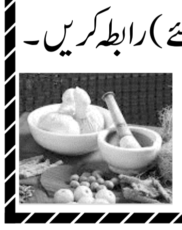
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

جائے۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے کہا: یہ امن، دوستی، محبت اور تفہیم کا عظیم پیغام تھا جس کی دنیا کو اشدّ ضرورت ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک عظیم سفیر ہیں، عظیم مقرّر اور ایک عظیم انسان ہیں۔ میں نے ان کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم لوگوں تک پہنچے۔ اسلام کے متعلق غلط فہمیاں شمالی امریکہ اور باقی دنیا میں مسائل پیدا کر رہی ہیں۔ لیکن یہ پیغام بہت ہی واضح، آسان اور بہترین پیغام ہے جسے ہم سب کو سننا چاہئے۔ مجھے خلیفہ کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی۔ میں جانتا ہوں کہ ریجائنا کی مسلم کمیونٹی بہت ہی دوستانہ اور روشن خیال ہے اور ہماری شہری زندگی میں ہمیشہ اچھا کردار ادا کرنے والی ہے۔ خلیفۃ المسیح کی شخصیت میں ایک رعب اور دبدبہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان میں جاذبیت بھی ہے۔ وہ ایک ایسے انسان ہیں جنہیں سننے کو دل چاہتا ہے۔ ہم خلیفۃ المسیح اور اسلام کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے۔

☆ رومن کیتھولک پادری Glenn Zwimmer صاحب بیان کرتے ہیں: میں بہت عرصہ سے خلیفۃ المسیح کو سننے کے لئے منتظر تھا۔ میں کئی سالوں سے اُن کی بعض تحریرات پڑھ رہا ہوں اور تقاریر سنتا رہا ہوں خصوصاً پچھلے چند دنوں میں انٹرویوز بھی دیکھے ہیں۔ لیکن انہیں دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ ان کا پیغام ایک حقیقت ہے۔ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنا، لوگوں کے حقوق ادا کرنا اور لوگوں کا خیال رکھنا دراصل ایک عبادت ہے۔ پس مسجد عبادت کرنے کی ایسی جگہ ہے جہاں ہم سب مل کر عبادت کرتے ہیں اور جہاں سے لوگوں کی خدمت کی جاتی ہے۔ ہم اسلام کے اس حقیقی پیغام کو جتنا بھی سنیں، اتنا ہی کم ہے۔ جو باتیں خلیفۃ المسیح نے بیان فرمائیں اور جو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں خبروں میں دیکھتے ہیں وہ بالکل مختلف ہیں۔ لیکن عالمی امن کا پیغام محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ہماری انسانیت کا بنیادی جزو ہے اور یہ مذہب سے بالا ہے۔ یہ قومیت، زمانہ اور جنس سے بالا ہے۔

☆ ایک مہمان Allan Kirk صاحب جو کہ sociologist ہیں، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس بات سے بہت متأثر ہوا ہوں کہ آپ کے خلیفہ نے نہایت توجہ اور یکسوئی سے عقائد کو پیش کیا۔ میرے لئے خاص طور پر تین پہلو بہت نمایاں تھے: پہلی بات یہ تھی کہ اسلام رواداری کا مذہب ہے جو اختلافِ رائے کو قبول کرتا ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ خلیفہ نے ذکر کیا کہ ملک میں نئے آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نئے ملک سے، اس کے لوگوں سے اور اس کے کلچر سے محبت کریں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جوں جوں ہجرت کر کے یہاں نئے لوگ آرہے ہیں، یہ بات آئندہ نہایت اہم ہو جائے گی۔ کیونکہ باہمی اقدار کو اپنانا اور تفہیم بھی ضروری ہے۔ تیسری بات یہ تھی کہ خلیفہ نے بہت ہی واضح طور پر اُن مسائل کا ذکر کیا جو شدت پسند مسلمانوں کی وجہ سے ہمیں درپیش ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی شدت پسندوں اور اسلام کی تشدّد پسند تشریح کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔ ریجائنا کے لوگوں کیلئے اس نئی مسجد میں آنا اور اسے دیکھنا بہت ضروری ہے۔ میں خود اس میں نماز میں شامل ہونے کیلئے منتظر ہوں۔ میرے خیال میں اس رواداری اور باہمی تعاون کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔

میڈیا میں دَورہ کی کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ریجائنا کے دورہ کے دوران متعدد ٹی وی و ریڈیو چینلز، اخبارات اور دیگر میڈیا کے ذرائع سے پورے شہر اور صوبہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی و ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر ذیل میں درج ہے:

☆ CTV News Saskatchewan جو کینیڈا کا سب سے بڑا پرائیویٹ نیوز نیٹ ورک ہے ان کی سسکاچوان اور نیشنل ٹی وی کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا تھا۔ اس حوالہ سے انہوں نے اسی روز شام کی خبروں میں اس کو دکھایا اور انفرادی انٹرویو مکمل شائع کیا۔ اس کے ذریعہ تین لاکھ سے زائد کینیڈین افراد تک خبر پہنچی۔

☆ گلوبل ٹی وی نیوز کینیڈا کا تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ دیکھا جانے والا نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انفرادی انٹرویو لیا جس کے کچھ حصے آن لائن نشر کئے۔ نیز انٹرویو کے ساتھ وڈیو کے ساتھ ایک آرٹیکل بھی شائع کیا۔ نیز اس ٹی وی چینل نے Ramada Hotel میں مسجد کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کی اور وہاں سے لائیو نشریات پیش کیں جس کے ذریعہ سے 60 ہزار سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔

☆ سی بی سی نیوز کینیڈا کا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا ٹیلیویژن نیوز نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے بھی اس پروگرام میں شمولیت اختیار کی اور افتتاحی تقریب سے براہِ راست نشریات پیش کیں جو اڑھائی لاکھ سے زائد کینیڈین افراد تک پہنچیں۔

☆ ریجائنا لیڈر پوسٹ (Regina Leader Post) ریجائنا کا سب سے بڑا روزنامہ اخبار ہے۔ ان کا نمائندہ بھی اس پروگرام میں شامل ہوا اور اگلے دن اخبار میں بھی اور آن لائن ویب سائٹ پر بھی ایک آرٹیکل شائع کیا جس کے ذریعہ 2 لاکھ 35 ہزار سے زائد افراد تک خبر پہنچی۔

☆ CJME Radio 89 ریجائنا میں خبروں کا سب سے زیادہ سنا جانے والا ریڈیو اسٹیشن ہے۔ ان کے نمائندہ نے ریڈیو کی ویب سائٹ پر آن لائن آرٹیکل شائع کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا نیز مسجد کے افتتاح، پریس کانفرنس اور صوبہ کے وزیرِ اعلیٰ کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ دن بھر پریس کانفرنس کے مختلف حصے ریڈیو پر نشر کرتے رہے جس کے ذریعہ دس ہزار سے زائد لوگوں تک خبر پہنچی۔

☆ ریڈیو کینیڈا کے نمائندہ بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بھی اس حوالہ سے ایک آن لائن آرٹیکل شائع کیا اور ریڈیو پر خبر نشر کی جس کے ذریعہ 2 لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ CKRM 620 بھی ریجائنا کا مشہور ریڈیو سٹیشن ہے۔ ان کے نمائندہ بھی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ایک آرٹیکل آن لائن شائع کیا اور دن بھر ریڈیو پر مختلف اوقات میں خبریں نشر کرتے رہے۔ یہ نشریات دس ہزار سے زائد لوگوں تک پہنچیں۔

☆ اسکے علاوہ بھی بعض دیگر میڈیا کے outlets جنکے نمائندگان ازخود تو اس موقع پر موجود نہ تھے لیکن انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ ان میں Brandon Sun اور Winnipeg Free Press شامل ہیں جن کے ذریعہ ایک لاکھ 22 ہزار سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔

اس طرح مجموعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے کینیڈا کے ڈیڑھ ملین سے زائد لوگوں تک خبر پہنچی اور انہیں اسلام احمدیت کا تعارف ہوا۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ / ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

10 Years
Quality Service
2003-2013
Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

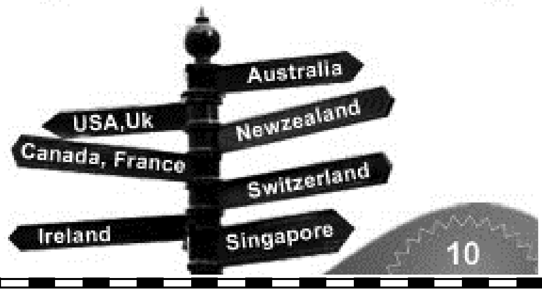

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 20

نے نو ہزار سے اوپر۔ سیرالیون نے پانچ ہزار سے اوپر۔ اسی طرح گنی بساؤ پانچ ہزار سے اوپر۔ کینیا چار ہزار سے اوپر۔ نائیجیریا تین ہزار سے اوپر۔ سینیگال تقریباً تین ہزار۔ بینن بھی دو ہزار سے اوپر۔ ٹوگو نے دو ہزار۔ تنزانیہ بھی اور اسی طرح باقی ممالک ہیں۔

نومبائعین کیلئے تربیتی کلاسز

نومبائعین کیلئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا۔ پانچ ہزار بانوے جماعتوں میں نومبائعین کی تربیت کیلئے تربیتی کلاسز، تعلیمی کلاسز اور ریفریشر کورس کئے گئے جن میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد تین لاکھ اکتالیس ہزار ایک سو بتیس ہے اور اسکے علاوہ شامل ہونے والے نومبائعین کی تعداد ایک لاکھ چودہ ہزار ہے۔ ان کلاسز میں ایک ہزار آٹھ سو تریسٹھ اماموں کو ٹریننگ دی گئی۔

امسال ہونے والی بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جو بیعتوں کی تعداد ہے وہ پانچ لاکھ چوراسی ہزار سے اوپر ہے۔ 119 ممالک سے تقریباً (303) اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔

ایک سو انیس ممالک میں بیعتیں ہوئی ہیں جن میں پہلے نمبر پر مالی ہے جہاں ایک لاکھ چالیس ہزار سے اوپر بیعتیں ہوئی ہیں۔ پھر نائیجیریا کی بیعتوں کی تعداد ستر ہزار سے اوپر ہے۔ نائیجر میں اکسٹھ ہزار سے اوپر ہے۔ گنی کناکری میں اکاون ہزار سے اوپر ہے۔ سیرالیون میں پچاس ہزار سے اوپر ہے۔ بینن میں بھی انچاس ہزار سے اوپر ہیں۔ کیمرون کی بتیس ہزار سے اوپر ہیں۔ برکینا فاسو ستائیس ہزار سے اوپر ہیں۔ سینیگال پچیس ہزار سے اوپر۔ آئیوری کوسٹ چودہ ہزار سے اوپر۔ اور اسی طرح مختلف ممالک ہیں۔

رؤیا کے ذریعہ جماعت کی طرف رہنمائی اور بیعتیں

جو بیعتوں کے بعض واقعات ہوئے ہیں وہ بتاتا ہوں کہ سینیگال کی سرحد کے قریب ایک بڑے شہر کائی (Kayes) میں جماعت احمدیہ کو ریڈیو لگانے کی توفیق ملی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینیگال اور موریطانیہ کے بعض حصوں میں بھی سنا جاتا ہے۔ وہاں ریڈیو کے پروگراموں کے نتیجہ میں ایک آدمی محمد امین کناتے صاحب سے رابطہ ہوا۔ موصوف محمد امین نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ مشرق کی طرف سے آگ نکلی ہے جس کی وجہ سے لوگ مغرب کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ان بھاگنے والوں میں چینی، جاپانی اور ہر رنگ و نسل کے لوگ ہیں۔ چنانچہ وہ بھی گھبراہٹ میں بھاگ کر خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ جاتے ہیں جہاں سے اس طرح نیچے گرتے ہیں گویا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرے ہوں اور ساتھ ہی ان کو زور سے آواز آتی ہے ’احمد۔ احمد‘۔ موصوف بھی خواب میں یہ الفاظ دہراتے ہیں اور اسی کیفیت میں ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس خواب کے چند دن بعد موصوف نے اتفاقاً جماعت کا ریڈیو سنا جس پر امام مہدی کی آمد کے حوالے سے پروگرام چل رہا تھا۔ جب مبلغ نے کہا کہ امام مہدی آ گئے اور ان کا نام غلام احمد ہے تو فوراً ان کے دل نے کہا کہ یہ تو وہی خواب پوری ہو رہی ہے۔

نائیجر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ نیامی شہر کے تین پڑھے لکھے احباب کو بیعت کی توفیق ملی۔ بیعت سے قبل تینوں نے جماعتی لٹریچر کا کافی مطالعہ کیا۔ ان بیعت کرنے والوں میں سے ایک گویتا ادریس صاحب ہیں۔ پیشے کے اعتبار سے ٹیچر ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ بیعت کرنے کے بعد ان کے دل میں ایک خلش سی تھی کہ کہیں راستے کا انتخاب غلط تو نہیں ہو گیا۔ چنانچہ اس کشمکش میں رات دعا کر کے سویا کہ اے اللہ تُو ہی میری رہنمائی کر۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ میں مسجد کے باہر کھڑا ہوں اور انہوں نے مجھے مسجد سے باہر آتے ہوئے دیکھا اور کہتے ہیں مجھے آپ نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد مجھے دلی سکون ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی کر دی ہے اور مجھے سچائی کا راستہ دکھا دیا ہے۔

اسی طرح قرغیزستان سے ایک دوست خالماتوف عبدالرسول (Khalmatov Abdurasul) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ یونس صاحب کی شہادت دسمبر 2015ء میں ہوئی تھی۔ وہاں قرغیزستان کے احمدی کو شہید کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے جنوری 2016ء میں خواب میں شہید مرحوم کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں مکّہ مکرمہ میں حج کر رہا ہوں۔ اسی دوران یونس جان شہید نظر آتے ہیں اور مجھ سے میرا حال پوچھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری جماعت ٹھیک ٹھاک ہے؟ سوال پوچھتے ہیں۔ میں نے ان کو کوئی جواب تو نہ دیا لیکن جب مَیں نیند سے بیدار ہوا تو اس خواب کا مجھ پر بہت زیادہ اثر ہوا۔ اسی وجہ سے میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور 18 ؍ جنوری 2016ء کو بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

کینیڈا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک سنّی نوجوان شجاع صاحب تقریباً دو سال سے جماعت کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے۔ ان کی ہر قسم کی علمی رہنمائی کی لیکن کوئی تسلی نہیں ہو رہی تھی۔ موصوف عمرہ پر بھی گئے وہاں بھی دعا کی۔ اسی طرح گزشتہ سال یوکے کے جلسہ پر بھی آئے۔ جمعہ وغیرہ بھی ہمارے ساتھ پڑھ لیتے تھے لیکن بیعت کیلئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ اس سال جنوری میں ایک دن اچانک فون کیا کہ میں اب مزید انتظار نہیں کر سکتا اور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ بیعت کرنے سے قبل موصوف نے کہا کہ رات دعا کر کے سویا تو خواب میں مجھے کہا گیا کہ اس کام کو چھ ماہ سے زائد نہیں لگنے چاہئے تھے۔ تم نے کیوں اتنی دیر کر دی۔ اور یہ پیغام کافی ناراضگی لئے ہوئے تھا۔ اب اگر بیعت نہ کرتا تو خدا تعالیٰ نے سزا دینی تھی اس لئے بڑی مشکل سے صبح کا انتظار کیا۔

فرنچ گیانا سے ہمارے مربی انچارج لکھتے ہیں کہ جماعت کے نیشنل صدر کی ہمشیرہ اکثر کہتی تھیں کہ وہ عیسائی مذہب سے مطمئن نہیں ہیں۔ قریباً گذشتہ تین سال سے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کر رہی تھیں اور ہماری دعوت پر مختلف جماعتی پروگراموں میں شامل بھی ہوتی رہیں لیکن بیعت نہیں کر رہی تھیں۔ ایک دفعہ ہمارے مشن ہاؤس میں آئیں تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر تو ایمان رکھتی ہیں اس لئے پوری توجہ سے دعا کریں اور اسی ہستی سے رہنمائی حاصل کریں کہ سچ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دعا شروع کر دی کہ اگر جماعت احمدیہ سچوں کی جماعت ہے تو میری بھی رہنمائی کرتا کہ میں بھی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ قریباً ایک ہفتے کے بعد موصوفہ نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ ایک ساتھ کھڑے ہیں اور ایک ساتھ ہی فرنچ گیانا کے دونوں مبلغین یعنی صدیق منور صاحب اور محمد بشارت صاحب کو دیکھا۔ موصوفہ کہتی ہیں کہ جب میں بیدار ہوئی تو میں خوشی سے رو رہی تھی اور میرے جسم پر لرزہ طاری تھا۔ میں بہت خوش تھی کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرما دی۔

خطبات/خطابات کا اثر

خطبات کے ذریعہ سے بعض لوگوں پہ اثر ہوتا ہے۔ بیعتیں کرتے ہیں۔ امیر صاحب گیمبیا کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کیر نوگور (Ker Ngorr) میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو ایک دوست الحاجی فائے (Faye) صاحب نے جماعت کی شدید مخالفت کی۔ جماعتی لٹریچر کو ہاتھ تک لگانا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ لیکن ہمارے داعیین الی اللہ نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ ایک دن گاؤں میں نومبائعین کے لئے تربیتی کلاس کا پروگرام رکھا گیا۔ ہمارے داعیین الی اللہ نے موصوف کو اس بات پر منا لیا کہ وہ بیشک کوئی کتاب نہ پڑھیں مگر ایک دفعہ ہمارے ساتھ مشن ہاؤس چلے جائیں اور ہمارے پروگرام میں شامل ہو جائیں۔ ہم وہاں آپ کو کوئی تبلیغ نہیں کریں گے اور نہ ہی آپ سے اس موضوع پر بات کریں گے۔ آپ صرف پروگرام میں شامل ہو کر ہماری باتیں سن لیں۔ چنانچہ موصوف جب مشن ہاؤس آئے تو کہنے لگے میں نے آپ کی کلاس میں شامل نہیں ہونا۔ میں یہاں ٹی وی والے کمرے میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ لیتا ہوں۔ اس پر انہیں ٹی وی والے کمرے میں بٹھا کر ٹی وی پر ایم ٹی اے لگا دیا گیا اور انہیں وہیں چھوڑ کر باقی سارے لوگ کلاس میں شامل ہونے کے لئے مسجد چلے گئے۔ اس دوران موصوف نے ایم ٹی اے پر میرا خطبہ سنا۔ کلاس کے بعد جب ان سے بات ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ شخص کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میرے لئے ممکن نہیں کہ اب پیٹھ پھیروں۔ چنانچہ موصوف اپنے خاندان کے دس افراد سمیت جماعت میں داخل ہو گئے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کے موقع پر میرا جو خطاب تھا وہ نشر ہوا تو کانگو کے شہروں میں سنا جا رہا تھا۔ بن کینگے (Ben Kenge) صاحب جو ایک ٹی وی کمرشل ڈائریکٹر ہیں انہوں نے اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے اسلام کے متعلق ہمارے سامنے بالکل ایک نیا زاویہ نگاہ رکھا ہے۔ جو لوگ مجھے جانتے ہیں ان کو پتا ہے کہ میں خواہ مخواہ متاثر ہونے والوں میں سے نہیں ہوں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ کے خطابات سن کر میں کہتا ہوں کہ بہت جلد ساری دنیا اس پیغام کو ماننے پر مجبور ہو جائے گی۔

کیمرون کے ویسٹرن ریجن کے شہر فمبان (Fumban) کے ایک نومبائع نے ہمارے معلم کو کہا کہ مَیں ایم ٹی اے پر خطبہ سنتا ہوں اور یہ خطبات ایسے ہوتے ہیں کہ ایسا لگ رہا ہوتا ہے کہ جیسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بولے جا رہے ہیں۔

مخالفین کے پراپیگنڈا کے نتیجہ میں بیعتیں

مخالفین کے پراپیگنڈے کے نتیجہ میں بیعتیں۔ پنجاب (انڈیا) کے ایک گاؤں شیخوپورہ کے ایک دوست پردیپ صاحب کافی عرصے سے زیر تبلیغ تھے مگر بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ ایک دن مقامی جماعت کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی۔ ابھی ان سے گفتگو کا آغاز ہی ہوا تھا کہ وہاں دو دیوبندی مولوی چندہ لینے کی غرض سے پہنچ گئے۔ ان مولویوں سے وہاں قریباً دو گھنٹے کے قریب اختلافی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ دونوں مولوی لاجواب ہو کر وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس بات کا پردیپ صاحب پر بہت گہرا اثر ہوا چنانچہ انہوں نے اپنی پوری فیملی کے ساتھ بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

بیعتوں کے تعلق میں بعض ایمان افروز واقعات

بیعت کے تعلق میں بعض اور ایمان افروز واقعات۔ کانگو برازویل سے معلم یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے جلسہ سالانہ میں اتھاریٹیز کے علاوہ چرچ کے پادریوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ ایک پادری جو ہماری ایک جماعت جماعت کیوسی میں رہائش پذیر ہے اور اسی گاؤں میں ایک چرچ میں تعینات ہے وہ بھی ہمارے جلسہ میں مدعو تھا۔ حضرت عیسیٰ کے بارے میں جماعت کا مؤقف سن کر بہت متاثر ہوا اور جاتے ہوئے اپنے ساتھ حضرت عیسیٰ کے بارے میں کتاب بھی لے گیا۔ چند دن کے بعد یہ پادری دوبارہ ہمارے پاس آیا اور کہا کہ میں نے بہت سوچا ہے اور آپ کو ہی حق پر پایا ہے۔ میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ موصوف نے بیعت کر لی اور پھر اپنی فیملی کو بھی تبلیغ کی اور وہ بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔

بے شمار واقعات ہیں۔ بیان کرنے تو بہت مشکل ہیں۔

نومبائعین کو احمدیت چھوڑنے کی دھمکیاں، مخالفت، مال اور مدد کا لالچ اور نومبائعین کی ثابت قدمی

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ جماعت کی ترقی کو دیکھتے ہوئے معاندین احمدیت اور حاسدین بھی میدان میں اترے ہوئے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کا پودا لگتا ہے اور لوگ اسلام کو قبول کرتے ہیں مولوی وہاں پہنچ جاتے ہیں اور نومبائعین کو لالچ دیتے ہیں اور ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ امسال جنوری میں پاراکو ریجن کی ایک نئی جماعت میں پیش آیا۔ مولویوں نے اس گاؤں میں بڑا اکٹھ کیا اور نومبائع کو مختلف لالچیں دیں کہ احمدیت چھوڑ دیں۔ جماعت کے افراد نے ان کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی تو کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ نے اگر آپ کو مسجد بنا بھی دی تو آپ سے ساری زندگی چندے کے نام پہ پیسے مانگتے رہیں گے۔ انہوں نے نیا نبی بنا لیا ہے، شریعت کو تبدیل کر دیا ہے اور جماعت احمدیہ جہاد کو نہیں مانتی۔ اس قسم کی باتوں کے ساتھ ان کو تنگ کرتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبائعین نے ان کی ایک نہ سنی اور انہیں وہاں سے نکال دیا۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک خاتون درامے دینیبا صاحبہ کو اپنی بہن کے سسرال کی طرف سے احمدیت کا پیغام ملا۔ انہوں نے جب مزید تحقیق کی تو ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی سچائی واضح ہونا شروع ہو گئی۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے یہ دور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی طرح نظر آنے لگا۔ میری نمازوں میں نمایاں فرق پڑ گیا۔ چنانچہ ایک دن میں نے بیعت کر لی۔ بیعت کی وجہ سے میرے سسرال شدید مخالفت کرنے لگے اور میرے خاوند نے مجھے تین بچوں سمیت گھر سے نکال دیا۔

مصر کی ایک خاتون کہتی ہیں میں احمدی ہوں۔ ایک غیر احمدی لڑکا میرا یونیورسٹی فیلو اور شریف النفس انسان ہے۔ اس نے میرا رشتہ مانگا۔ میں نے اور میرے والد صاحب نے اس کو احمدیت کے بارے میں بتایا اور دو کتابیں پڑھنے کے لئے دیں لیکن وہ قائل نہ ہوا اور مجھے احمدیت چھوڑنے کے لئے کہا لیکن میں نے انکار کر دیا اور دین کو دنیا پر ترجیح دی۔

امیر صاحب سپین لکھتے ہیں کہ موریطانیہ کے ایک نومبائع نوح صاحب 2012ء میں احمدی ہوئے تھے۔ ان کے سسر نے ان کی بیوی کو ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے گھر بلوا کر ان سے رشتہ ختم کر لیا۔ اس پر اس نومبائع نے کہا کہ احمدی ہونے کی وجہ سے اگر میری بیوی میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو نہ رہے، مجھے کوئی بھی احمدیت سے پیچھے نہیں ہٹا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وفا اور اخلاص میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

بیعت کے نتیجہ میں پاک تبدیلیاں

تنزانیہ کے لوکل معلم لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کافی ترقی کر رہی ہے۔ وہاں کے ریجنل کمشنر صاحب نے کہا مجھے پتا ہے کہ شیانگا کے لوگ زیادہ تر بے دین ہیں مگر پھر بھی احمدیت کے پیغام سے کافی متاثر ہو رہے ہیں اور احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ احمدیت کی وجہ سے ان میں

نیک روحانی تبدیلی آرہی ہے۔ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ شیانگا کے تمام لوگوں تک آپ کا پیغام پہنچ جائے کیونکہ آپ جو دین سکھا رہے ہیں اس سے لوگ مہذب بنتے جارہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں جرائم وغیرہ کی شرح میں کمی آرہی ہے۔

کانگو جماعت کے ایک نومبائع کہتے ہیں پہلے میں تعویذ وغیرہ کو مانتا تھا لیکن جب سے میں نے اسلام احمدیت کی تعلیم کو مانا ہے اور عبادت شروع کی ہے مجھے سمجھ آئی ہے کہ میں بھٹکا ہوا تھا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ راستہ لیا ہے جو خدا کی طرف جاتا ہے۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

مایوٹے سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ مایوٹے میں جماعت کو کافی مخالفت کا سامنا ہے۔ مجھے بھی انہوں نے دعا کے لئے لکھا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا، یہ لوگ خود اپنی آگ میں جل جائیں گے۔ تو کہتے ہیں کہ ایک عجیب نشان ظاہر ہوا کہ مایوٹے میں ایک شخص جماعت احمدیہ کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ اس نے خاکسار کو فون کر کے دھمکیاں دیں اور کہا کہ آپ لوگ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس شخص کو مختلف طریقوں سے سمجھانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ کسی طرح بھی باز نہ آتا اور جماعت کے خلاف ان کی بدکلامی جاری رہی۔ چنانچہ چند دن قبل اس شخص کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ نہر میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھ کر نہا رہا تھا جہاں پانی بہت کم تھا مگر پیچھے سے پانی کا ایک ریلا آیا۔ جس جگہ وہ بیٹھا تھا وہاں اس کی قمیض کسی چیز کے ساتھ اٹک گئی اور اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکا اور اس ریلے کی زد میں آکر ہلاک ہو گیا۔ اس واقعہ کے تین دن بعد اس کی نعش ملی۔ اس طرح یہ واقعہ احباب جماعت کے ایمانوں میں اضافے کا موجب بنا۔

اسی طرح مخالفین کے انجام کے بہت سارے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ داعین الی اللہ کی حفاظت کس طرح فرماتا ہے۔ تنزانیہ کے معلم لکھتے ہیں کہ خاکسار اپنی جماعت کے سیکرٹری مال حسن ناوجا صاحب کے ساتھ نومبائعین کو ملنے کے لئے قریبی گاؤں گیا۔ وہاں سے واپسی پر مَیں نے دیکھا کہ ہمارے پیچھے ایک شیر بھاگتا ہوا آرہا ہے۔ راستہ خراب ہونے کی وجہ سے موٹر سائیکل کی رفتار بہت آہستہ تھی اس لئے شیر بہت قریب آگیا اور ہم پر حملہ آور ہو گیا۔ حملہ کی وجہ سے خاکسار موٹر سائیکل سے چھلانگ لگا کر نیچے اترا تو شیر اچانک رُک گیا اور پیچھے مڑ گیا۔ کچھ دور جا کر ایک دوسرے شیر کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ دونوں شیر ہمیں دُور سے دیکھتے رہے لیکن دوبارہ ہماری طرف نہیں آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں کو محفوظ رکھا اور ہمیں واپس پہنچا دیا۔

مالی کے معلم لکھتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک تبلیغی سفر کے دوران بارش کی وجہ سے تمام راستے خراب ہو گئے۔ ہماری گاڑی ایک گڑھے میں بری طرح پھنس گئی اور باوجود ہر قسم کی کوشش کے گاڑی گڑھے سے باہر نہ نکل سکی۔ شام کا وقت ہوا جا رہا تھا جہاں ہم نے پہنچنا تھا وہ انتظار کر رہے تھے۔ اس پر خدا کے حضور دل سے دعا نکلی کہ اے اللہ! ہم تو تیرے کام سے ہی نکلے ہیں اب تو ہماری مدد فرما۔ دعا سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک کرین سامنے سے آرہی ہے جس پر دل خدا کی حمد سے پُر ہو گیا۔ اس کی مدد سے ہماری گاڑی نکالی گئی۔ اس جگہ پر کرین کا آنا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔ چنانچہ ہم اپنی مقررہ منزل پر وقت پر پہنچ گئے۔

جماعتی جلسوں میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں کے تأثرات

غیر از جماعت جو شامل ہوتے ہیں ان کے ایک دو تأثرات بیان کرتا ہوں۔

صوبہ آسام ہندوستان کے ایک ٹی وی چینل ''پراگ ٹی وی'' کے ایگزیکٹو پروڈیوسر اپنی ٹیم کے ساتھ جلسہ قادیان (2015ء میں) شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں بار بار قادیان آؤں اور اس جلسہ میں شامل ہوں۔ آپ کی جماعت کے ساتھ جو تعلق بن گیا ہے اس کو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ جماعت احمدیہ کے روحانی امام دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو خدمات سرانجام دے رہے ہیں یہ کسی اور مسلم لیڈر میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ میں آئندہ کوشش کروں گا کہ اس پروگرام کو Miss نہ کروں۔

بینن کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے نمائندے آئے۔ کہنے لگے کہ بینن میں جماعت اپنے کاموں کی وجہ سے مشہور ہے۔ ہر کوئی جماعت کو جانتا ہے۔ جماعت مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ سکول کھول رہی ہے۔ ہسپتال، یتیم خانے، ماڈل ویلج بنا رہی ہے۔ میڈیکل کیمپس کا انعقاد کر رہی ہے۔ ڈونیشن کے پروگرام کرتی ہے۔ عید کے موقع پر ضرورت مندوں میں تحائف تقسیم کرتی ہے۔ بین المذاہب پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ اور ایسے پروگرام ہیں جو بڑا متاثر کرتے ہیں۔

یہ میں نے مختصر رپورٹ بیان کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اپنے گروہ کو غالب کرے گا۔ تُو کچھ بھی خوف نہ کر۔ مَیں تجھے غلبہ دوں گا۔ ہم آسمان سے کئی بھید نازل کریں گے اور تیرے مخالفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو ہم وہ باتیں دکھلائیں گے جن سے وہ ڈرتے تھے۔ پس تُو غم نہ کر۔ خدا ان کی تاک میں ہے۔ خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور نہ تجھ سے علیحدہ ہوگا جب تک کہ وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں بھیجا گیا جس کے دشمنوں کو خدا نے رسوا نہ کیا۔ ہم تجھے دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے اور مَیں عجیب طور پر دنیا میں تیری بزرگی ظاہر کروں گا۔ مَیں تجھے راحت دوں گا اور تیری بیخ کنی نہیں کروں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تیرے لئے میں بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا۔ ...... ان کو کہہ دے کہ مَیں صادق ہوں۔ پس تم میرے نشانوں کے منتظر رہو۔ حجت قائم ہو جائے گی اور کھلی کھلی فتح ہوگی۔ ...... وہ چاہتے ہیں کہ تیرا کام ناتمام رہے لیکن خدا نہیں چاہتا مگر یہی کہ تیرا کام پورا کر کے چھوڑے۔ خدا تیرے آگے آگے چلے گا اور اس کو اپنا دشمن قرار دے گا جو تیرا دشمن ہے۔ جس پر تیرا غضب ہوگا میرا بھی اُسی پر غضب ہوگا۔ اور جس سے تو پیار کرے گا مَیں بھی اسی سے پیار کروں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور انجام کار ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ...... میری فتح ہوگی اور میرا غلبہ ہوگا مگر جو وجود لوگوں کے لئے مفید ہے مَیں اس کو دیر تک رکھوں گا۔ تجھے ایسا غلبہ دیا جائے گا جس کی تعریف ہوگی اور کاذب کا خدا دشمن ہے اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی، رخ جلد 22 صفحہ 588 تا 590)

اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے جلد ہماری زندگیوں میں پورے ہوں اور ہم کامیابیوں اور کامرانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 / جنوری 2017)

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2015ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سائرہ بتول امینی بنت مکرم رشید صادق امینی صاحب بریڈ فورڈ کا ہے جو عزیزم عظمت محمود ابن مکرم شیخ احسان اللہ بابر صاحب لاہور کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم عظمت محمود کے وکیل اظہر جاوید صاحب ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دونوں لڑکا اور لڑکی کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک دوسرے کے ساتھ اعتماد کی فضا میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا: رشتہ بابرکت ہونے کیلئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 / جنوری 2017 بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم ملک احمد شیر مجوکہ صاحب (آف لندن)

25 / جنوری 2017 کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق حویلی مجوکہ (ضلع سرگودھا) سے تھا اور گزشتہ چھ سال سے اپنے بیٹے کے پاس لندن میں مقیم تھے۔ نمازوں کے پابند، بہت مخلص، باوفا اور ہمدرد انسان تھے۔ تلاوت قرآن کریم ہر روز کا معمول تھا اور اپنے اہل خانہ اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مقامی جماعت میں امام الصلوٰۃ اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ حویلی مجوکہ میں مربی ہاؤس بھی آپ نے تعمیر کروایا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم منشی محمد اقبال صاحب (آف کنری، سندھ)

24 / جنوری 2017 کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے 1926 میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کی والدہ عائشہ بی بی صاحبہ کے خاندان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک خاص تعلق تھا۔ چنانچہ ربوہ قیام کے دوران آپ کا بھی ایک ذاتی تعلق خلیفۃ المسیح اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے بن گیا اور پھر جتنا عرصہ بھی وہاں رہے آپ ان سے نہایت عقیدت اور احترام سے ملا کرتے تھے۔ آپ 1960 میں سندھ گئے اور ناصر آباد فارم پر بطور منشی کام کا آغاز کیا۔ بعد ازاں آپ کو سندھ کاٹن جیننگ فیکٹری میں ملازمت کی بھی توفیق ملی۔ سندھ میں تحریک جدید انجمن احمدیہ کی زمین پر کافی لمبا عرصہ بطور نگران رہے۔ 1984 میں کلمہ مہم کے دوران آپ کو اسیر رہنے کی بھی توفیق ملی۔ بطور سیکرٹری جائیداد کنری اور سیکرٹری تحریک جدید ضلع عمرکوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کو متعدد بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ آپ میں مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمود احمد انجم صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل تاجکستان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم منشی حنیف احمد بھٹی صاحب
(ناصر آباد فارم، سندھ، حال ربوہ)

18 / جنوری 2017 کو ہارٹ اٹیک سے 59 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ناصر آباد فارم سندھ چلے گئے۔ جہاں پر آپ نے 18 سال تک بحیثیت منشی ناصر آباد فارم اپنی ذمہ داری احسن رنگ میں نبھائی۔ آپ محمد لطیف بھٹی صاحب کے بیٹے اور چوہدری محمد علی بھٹی صاحب کے بھتیجے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم توصیف احمد بھٹی صاحب طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں بطور کارکن خدمت بجا لا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆......☆

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ مطلب نہیں کہ خدانخواستہ جماعتی عہدیداروں، صدر یا امیر اور مربی کے درمیان جماعت میں عموماً اختلافات پائے جاتے ہیں۔ نہیں ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ یہ تمام باتیں میں نے کھول کر اس لئے بتا دی ہیں کہ صدر، امیر اور مربیان کو پتا ہو کہ ان کا کام بڑا وسیع ہے اور ایک اہم مقصد ہمارے سامنے ہے اور اگر کبھی خدانخواستہ آپس میں اختلاف پیدا ہو تو پھر وہ فوری طور پر حل ہونا چاہئے کیونکہ بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ آپس کا اختلاف آپس تک نہیں رہتا بلکہ افراد جماعت پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور شیطان جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ دونوں یہ بڑا مقصد اپنے سامنے رکھیں کہ جماعت کی علمی، روحانی اور انتظامی تربیت کی جو ذمہ داری ان پہ ڈالی گئی ہے وہ دونوں نے مل جل کر ادا کرنی ہے۔

پس نہ ہی صدر یا امیر کو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھ کر اپنی مرضی چلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور نہ ہی مربیان کو اپنی رائے صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنا یا کروانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تعاون سے کام کریں اور کیونکہ مربی کے ذمہ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس کا دینی علم بھی زیادہ ہے یا عموماً ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور اسے دینی علم کو بڑھاتے بھی رہنا چاہئے اور روحانیت کو بڑھاتے رہنے کی بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اس لئے اس کے تقویٰ کا معیار عام لوگوں سے زیادہ ہونا چاہئے۔ جب اس بات کو مربیان سمجھ لیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے تو عہدیداروں اور افراد جماعت کے درمیان خودبخود مربیان کا ایک مقام بن جائے گا۔ صدر جماعت یا امیر جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں انتظامی سربراہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے انتظامی نظام کو صحیح طور پر چلانے کی ان کی ذمہ داری ہے اور اس کام میں خلیفہ وقت نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہوا ہے۔ اسی طرح جماعت کی دینی اور روحانی بہتری اور ترقی اور اس کیلئے ممکنہ ذرائع استعمال میں لانے کی ذمہ داری مربیان کی ہے اور وہ اس معاملہ میں خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ پس امراء اور صدران اور مربیان کا آپس کا تعاون ہونا چاہئے اور ایک سکیم کے تحت کام کرنا چاہئے تبھی جماعت کو انتظامی لحاظ سے وہ مضبوط کر سکیں گے اور روحانی اور علمی معیار بھی ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں گے۔

پہلے بھی میں مختصر ذکر کر آیا ہوں دوبارہ کہہ دیتا ہوں کہ صدر اور امیر اور تمام جماعتی عہدیداران کا کام بلکہ ذمہ داری ہے کہ مبلغین بلکہ جتنے بھی واقفین زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کریں اور افراد جماعت کے دلوں میں بھی پیدا کریں۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا آپ لوگوں کا کام ہے تا کہ مربی اور مبلغ اور واقف زندگی کے مقام کی اہمیت واضح ہو اور زیادہ سے زیادہ نوجوان جماعتی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ نوجوان واقفین نو کو بھی مکمل طور پر اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرنے کے لئے ظاہری محرک بھی چاہئے جو ان کے شوق کو ابھارے۔ واقفین نو نوجوانوں کو اور میدان عمل میں نوجوان مربیان کو بھی میں یہ کہنا چاہوں گا کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے کوئی صدر امیر یا عہدیدار بلکہ کوئی فرد جماعت بھی آپ کی عزت اور احترام کرے یا نہ کرے آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے نیک نیتی سے نبھاتے رہیں۔ جب مربی بن گئے تو پھر ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے اور لوگوں کے رویوں کی کچھ پرواہ نہیں کرنی۔ اگر کوئی شکوے پیدا بھی ہو جائیں تب بھی بجائے بندوں سے اظہار کرنے کے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ پس اگر عہدیدار جماعت کے لئے مفید وجود نہیں بنتا تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ ایسے عہدیدار سے اللہ تعالیٰ جان چھڑا دے۔ اسی طرح میں عہدیداروں اور مربیان دونوں کو یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم افراد جماعت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے گھروں میں عہدیداروں کے متعلق باتیں نہ ہوں یعنی منفی باتیں تو پھر صدران اور امراء اور عہدیدارن اور اسی طرح مربیان کو بھی ہمیشہ اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ ان کے گھروں میں بھی ایک دوسرے کے متعلق کسی قسم کی منفی باتیں نہ ہوں۔ ہاں مثبت باتیں بیشک ہوں تا کہ مربیان کی نسلوں میں بھی اور عہدیداران کی نسلوں میں بھی نظام جماعت اور واقفین زندگی اور کسی بھی رنگ میں جماعت کی خدمت کرنے والوں کا احترام پیدا ہو۔ عہدیداران اور خاص طور پر صدران اور امراء یہ بھی یاد رکھیں کہ افراد جماعت کے لئے بھی ہمیشہ پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔ اپنی جماعت کے ہر فرد کو یہ احساس دلائیں کہ وہ محفوظ پَروں کے نیچے ہے۔ ہمیشہ ہر ایک سے نرمی سے اور مسکراتے ہوئے بات کریں۔ دفتر کی کرسی آپ میں تکبر کے بجائے عاجزی پیدا کرنے والی ہو۔ ہر عہدیدار کے بھی اور ہر مربی کے بھی دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہوں۔ معاملات کو نپٹانے میں جلدی کیا کریں لٹکایا نہ کریں۔

عہدیداروں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت کا کوئی عہدہ بھی کسی قسم کی بڑائی پیدا کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ عاجزی میں بڑھانے کے لئے ہے۔ اس لئے ہر فیصلہ کو اور ہر فیصلہ اور ہر کام اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور انتہائی عاجزی سے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب اختیار اور حاکموں کو یہ تنبیہ فرمائی ہے اگر ہر عہدیدار اسے سامنے رکھے تو یقینا اپنے کام کے معیار اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں کئی گنا اضافہ ہوسکتا ہے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا۔ یہ دیکھیں کتنا سخت انذار ہے اور انسان کو ہلا دینے والا ہے اگر خدا تعالیٰ اور آخرت پر یقین ہو تو ہر عہدیدار اپنا ہر کام انتہائی خوف کی حالت میں کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو انتہائی باریکی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی انصاف کے تقاضے بھی پورے ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں۔ ذیلی تنظیمیں بھی ہر سطح پر فعال ہوں انصار بھی لجنہ بھی خدام بھی۔ اگر باہمی تعاون ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام بھی فعال ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔

ایک بات یہ بھی ہر عہدیدار یاد رکھے کہ اگر اس کے اپنے خلاف بھی شکایت ہو یا اس کے خلاف کوئی بات کرے اُس کے سامنے تو اس کو سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ عہدیداروں میں سب سے زیادہ برداشت ہونی چاہئے اور بات کرنے والے سے بدلہ لینے کی بجائے سب سے پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہیں میرے میں یہ برائی تو نہیں۔ یہ بات بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ضروری ہے۔ افراد جماعت سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کا انہیں بھی حکم ہے۔ اگر افراد جماعت کے معیار نیکی اور تقویٰ کے زیادہ ہوں گے تو عہدیدار خودبخود نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے ملتے جائیں گے۔ ہر فرد جماعت کو اپنا فرض بھی پورا کرنا چاہئے جو اس کے ذمہ اطاعت کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ یہ ایک بڑا فرض ہے جو ہر فرد جماعت کے سپرد بھی ہے کہ تم اطاعت کرو۔ اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی بٹھا دیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کرنا ہے اور تنگدستی اور خوشحالی اور خوشی میں اور ناخوشی اور حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں اطاعت کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو ہم اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں شمولیت کا حق ادا کرنیوالے ہوں۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8143: میں منصورہ بیگم، زوجہ مکرم حبیب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 60 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 / دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، ڈیڑھ تولہ 22 کیرٹ، حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   الامۃ: منصورہ بیگم   گواہ: فضل الحق خان مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 8144: میں شعیب احمد خان ولد مکرم یاسین خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ زراعت، عمر 50 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالفضل، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 / نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   العبد: شعیب احمد خان   گواہ: فضل الحق خان مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 8145: میں حُسن آرا، زوجہ مکرم شیخ شریف صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 40 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 / نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 بھری 22 کیرٹ، زیور نقرئی: 20 بھری۔ حق مہر 25500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   الامۃ: حُسن آرا   گواہ: فضل الحق خان مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 8146: میں روشن آرا بیگم، زوجہ مکرم شیخ فرقان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 38 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالفضل، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 / نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 بھری 22 کیرٹ، زیور نقرئی: 20 بھری۔ حق مہر 25500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   الامۃ: روشن آرا   گواہ: محمد ندیم انوار

مسل نمبر 8147: میں آسہارا بیگم، زوجہ مکرم مبشر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 38 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 / دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 بھری 24 کیرٹ، 1 بھری 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی: 12 بھری۔ حق مہر 15125 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   الامۃ: آسہارا بیگم   گواہ: ادریس خان

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

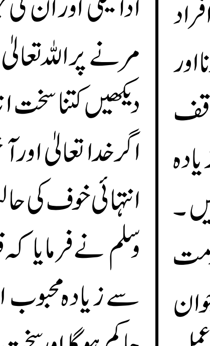

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 16 March 2017 Issue No. 11

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

واقفین نو کی کل تعداد ساٹھ ہزار دوسوانسٹھ (60259) ہوگئی ہے، اس میں دنیا بھر کے 111 ممالک سے واقفین نو شامل ہیں

تحریک وقف نَو، شعبہ مخزن تصاویر، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر، مجلس نصرت جہاں، انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز، ہیومینیٹی فرسٹ اور دیگر خیراتی کاموں کی تفصیلات کا تذکرہ

نومبائعین سے رابطے اور ان کے لئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد، بیعتیں

رؤیا کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی، حضور انور کے خطبات وخطابات کا اثر، مخالفت کے نتیجہ میں بیعتیں
بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات، بیعت کے نتیجہ میں پاک تبدیلیاں، مخالفین کا انجام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جو بیعتوں کی تعداد ہے وہ پانچ لاکھ چوراسی ہزار سے اوپر ہے
119 ممالک سے تقریباً تین سوتین (303) اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں

جماعت احمدیہ یو.کے کے 50ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 13 اگست 2016ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

(قسط 2- آخری)

تحریک وقف نو

تحریک وقف نو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال واقفین نَو کی تعداد میں (3441) کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے بعد واقفین نَو کی کُل تعداد (60259) ہوگئی ہے۔ اس میں دنیا بھر کے 111 ممالک سے واقفین نَو شامل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد (36437) ہے۔ لڑکیوں کی تعداد (23822) ہے اور تعداد کے لحاظ سے پاکستان اور بیرون پاکستان کا موازنہ اس طرح ہے کہ پاکستان کے واقفین نَو کی مجموعی تعداد (31401) ہے جبکہ بیرون پاکستان کی یہ تعداد (28858) ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ واقفین پیش کرنے والی جماعتوں میں اوّل ربوہ ہے جس کے دس ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ بیرون پاکستان زیادہ واقفین پیش کرنے والے ممالک میں پہلے نمبر پر جرمنی ہے جہاں سات ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ پھر انگلستان ہے جن کے پانچ ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ پھر انڈیا ہے جہاں چار ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ اور اس کے بعد دوسرے ہیں۔

شعبہ مخزن تصاویر

شعبہ مخزن تصاویر ہے یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ جماعتی تاریخ کو تصویروں کے ساتھ محفوظ کر رہا ہے اور اس میں بھی نئی اچھی ایڈیشن ہوئی ہے۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر ہے اس میں بھی نیا کام شروع ہوا ہے اور مختلف جگہوں سے پرانی تاریخ کو اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ پرانے تبرکات کو بھی محفوظ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور نئی نئی معلومات، پرانی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی لائبریریوں سے جمع کی جا رہی ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں (36) ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ پانچ ہومیو پیتھک کلینک بھی کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں ہمارے (41) مرکزی ڈاکٹرز اور پندرہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تیرہ ممالک میں ہمارے 714 ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے سترہ (17) مرکزی اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ ہمارے ہسپتال خدمت میں بہت نمایاں ہیں۔ حکومت گھانا نے ہمیشہ ان ہسپتالوں کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس سال ہمارے ہسپتالوں میں کل دو لاکھ چار ہزار انسٹھ مریضوں کا علاج کیا گیا جس میں سے دو ہزار نو سو انتیس مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ان ہسپتالوں میں جو بڑے آپریشن کئے گئے ان کی تعداد تین ہزار سے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز۔ انکے ذریعہ سے بھی بعض پراجیکٹس چل رہے ہیں۔ کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کرنا اور دوسرے پراجیکٹ۔ اس سال ایک سو انچاس پمپ لگائے گئے جن میں برکینا فاسو کے اکاون (51)۔ مالی سینتالیس (47)۔ یوگنڈا پینتیس (35) اور اسی طرح دوسرے ممالک کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 1704 واٹر پمپ افریقہ کے دُور دراز مقامات پر لگ چکے ہیں۔ اس وقت مزید دو سو تین (203) جگہوں پر پمپ لگ رہے ہیں جن سے پندرہ سے سترہ لاکھ افراد تک پینے کا صاف پانی پہنچے گا۔ سولر سسٹم استعمال کیا جا رہا ہے۔ مختلف افریقن ممالک میں لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے بجلی پہنچائی جا رہی ہے۔

ماڈرن ویلیج کے قیام کی کوشش کی جا رہی ہے۔ افریقہ کے آٹھ ممالک میں سولہ ماڈرن ویلیج کی تعمیر ہوئی ہے اور ابھی اور آگے مزید بھی بنائے جا رہے ہیں۔

الاڈا ریجن میں 'سویو ماڈرن ویلیج' کے افتتاح کے موقع پر الاڈا کمیون کے میئر نے کہا کہ مجھے یہاں آ کر خوشی ہوئی ہے۔ میں اپنے علاقے میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس ماڈرن ویلیج کی تعمیر سے اس گاؤں کے بہت سے مسائل حل ہو گئے ہیں۔ یہ جماعت کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ یہ موقع خدا کا بھی شکر کرنے کا ہے جس نے جماعت کو یہ توفیق دی۔ اس جماعت کو یہ احساس ہے کہ اکیلے شخص کی خوشی کوئی معنی نہیں رکھتی اس لئے انہوں نے اجتماعی مسائل حل کر کے بہت سارے لوگوں کو خوشی دی ہے اور یہی حقیقی خوشی ہے کہ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ اس غریب عوام کی بہبود کے لئے کام کر رہی ہے۔ اسی طرح پینے کا صاف پانی مختلف جگہوں پہ مہیا ہوا۔ لوگوں کے بڑے خوشی کے اظہار ہوتے ہیں۔

بینن سے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعت بے بومَے (Gbebome) میں ڈیڑھ سال قبل مخالفین نے گاؤں کے کنوئیں سے احمدیوں کا پانی بند کر دیا تھا۔ ایک احمدی خاتون کو پانی بھرتے مارا، اس کا پانی سے بھرا ہوا ٹب بھی توڑ دیا۔ اس کے بعد اس گاؤں میں جماعت نے بھی ایک کنواں بنوایا۔ اب گزشتہ ماہ اطلاع ملی ہے کہ غیر احمدیوں کا وہ کنواں جس سے انہوں نے احمدیوں کو پانی بھرنے سے روکا تھا وہ خشک ہو گیا ہے اور گاؤں والوں نے متعدد بار ماہرین بلوائے اور اس کی صفائی اور مرمت بھی کروائی مگر پانی نہیں نکلا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کے نیچے کا پانی خشک ہو چکا ہے۔ اب یہ غیر احمدی ہمارے کنوئیں سے پانی بھرنے آتے ہیں اور احمدی ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر احمدیوں کو پانی بھرنے کے لئے ترجیح دیتے ہیں۔ احمدیوں کا یہ نمونہ دیکھ کر اب گاؤں والے جماعت کے حق میں ہو رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ گزشتہ بائیس سال سے قائم ہے۔ دنیا کے انچاس ممالک میں رجسٹر ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آفات میں اور دوسرے عام پروگراموں میں جو جاری پروگرام ہیں ان میں اچھا کام انجام دے رہی ہے۔

چیریٹی واکس (Charity Walks)

چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی مختلف تنظیمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی چیریٹی جمع کرتی ہیں اور پھر مقامی چیریٹیز کو بھی اور ہیومینٹی فرسٹ کو بھی مہیا کرتی ہیں۔

فری میڈیکل کیمپس

فری میڈیکل کیمپس بھی لگائے جا رہے ہیں۔ اس سال انڈونیشیا، انڈیا، بینن اور مختلف ممالک میں فری میڈیکل کمپس کے ذریعہ سے ستانوے ہزار دو سو تیرہ (97213) سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

آنکھوں کے فری آپریشنز

آنکھوں کے فری آپریشنز۔ دوران سال اس پروگرام کے تحت ایک ہزار چار سو آپریشن کئے گئے۔ اور اب تک اس پروگرام کے تحت بارہ ہزار سے زائد افراد کے آنکھوں کے آپریشن کئے جا چکے ہیں۔

خون کے عطیات

خون کے عطیہ کے لئے انڈیا میں بھی کام ہو رہا ہے اور امریکہ میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی۔

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری کا کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہا ہے اور اسکا بھی حکومت پر بھی اور جیل کے محکمے پر بھی اور قیدیوں پر بھی نیک اثر ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے کی بحالی رپورٹ یہ ہے۔ جو بہت سارے رابطے ٹوٹ گئے تھے، ضائع ہو گئے تھے۔ غانا نے اس سال چھبیس ہزار سات سو تریسٹھ نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ برکینا فاسو نے تیئس ہزار سے اوپر نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ نائیجیریا نے اکیس ہزار سے اوپر۔ مالی نے گیارہ ہزار سے اوپر۔ آئیوری کوسٹ

باقی خطاب حضور انور صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad